معرکۂ عظیم

www.KitaboSunnat.com

رضی الدین سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آپ کے مطالعے کے لئے مزید قابل قدر کتابیں

۱۔	حکایتیں کیا کیا	رضی الدین سید	۱۲۰ روپے
۲۔	معرکہء عظیم	رضی الدین سید	۷۰ روپے
۳۔	دجال	رضی الدین سید	۱۵ روپے
۴۔	عیسائیت۔حقائق وواقعات	رضی الدین سید	۳۷ روپے
۵۔	جنت پکارتی ہے	رضی الدین سید	۵۵ روپے
۶۔	عالمی حالات اور قیامت کی نشانیاں	ترجمہ رضی الدین سید	۱۵ روپے
۷۔	یہودی (کتابچہ)	رضی الدین سید	۵ روپے
۸۔	تالمور بے نقاب ہوتی ہے	ترجمہ رضی الدین سید	۵۰ روپے
۹۔	کرۂ ارض کے آخری ایام	ترجمہ رضی الدین سید	۲۲۵ روپے
۱۰۔	ازواجی الجھنیں اور ان کا حل	رضی الدین سید	۳۰ روپے
۱۱۔	Christianity Mutilated	رضی الدین سید	۷۰ روپے
۱۲۔	A possible Series of Events	محمد ابو متوکل	۱۵ روپے
۱۳۔	Talmud Unmasked	فادر آئی پی۔پرینٹس	۴۰ روپے

زیر طبع کتابیں

۱۔	مغربی صحافی سوال کرتے	رضی الدین سید	۔
۲۔	مغربی صحافی سوال کرتے ہیں	رضی الدین سید	۔
۳۔	جب صور پھونکا جائے گا	رضی الدین سید	۔
۴۔	دنیائے صیہونیت	مرتب رضی الدین سید	۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکۂ عظیم

از

رضی الدین سیّد

نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ کراچی

فون: 0300-2397571

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	معرکۂ عظیم
مصنف	رضی الدین سیّد
اشاعت اوّل	1000
اشاعت دوم	1000
اشاعت سوم	1000
اشاعت چہارم جنوری 2005ء	1000
اشاعت پنجم جنوری 2006ء	1000
اشاعت ششم اپریل 2007ء	1000
تعداد صفحات	140
تعداد	1000
قیمت	60روپے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	قرآن پاک میں بیان کردہ یہودیوں کے جرائم	۶
۲۔	یہودیوں کے نزدیک دجال کا مقام	۱۴
۳۔	کیا دجال کی آمد کے لئے اسٹیج تیار ہو رہا ہے؟	۱۸
۴۔	مسلمانوں کی انفرادی عبادات بھی خطرے کی زد میں	۲۵
۵۔	اسرائیلی معیشت۔ زوال کا شکار	۳۱
۶۔	امریکی یہودی تنظیمیں اور ان کا کردار	۳۵
۷۔	ایک امریکی صدر جس نے اسرائیل کو اس کی اوقات یاد دلائی	۴۱
۸۔	ہولوکاسٹ اور اس وقت کی دنیا کا ردِّعمل	۴۶
۹۔	بنی اسرائیل پر ان کی مقدس کتابوں میں بھی پھٹکار کی گئی ہے	۵۱
۱۰۔	حضرت امام مہدی۔ احادیث کی روشنی میں	۵۶
۱۱۔	الملحمۃ الکبریٰ	۶۱
۱۲۔	''آرمیگاڈون'' کی تیاریاں عروج پر	۶۸
۱۳۔	یہودیو! ہمارا فلسطین چھوڑ دو	۷۳
۱۴۔	اسرائیل اپنے محسنوں کو بھی نہیں بخشتا	۷۷
۱۵۔	مسئلہ فلسطین اور ہماری ذمہ داریاں	۸۱
۱۶۔	عیسائیت آخر کار یہودیت کے آگے ڈھیر ہو گئی	۸۷
۱۷۔	یہودیوں اور عیسائیوں کا گٹھ جوڑ	۹۶
۱۸۔	دجال کے فتنے	۱۰۱
۱۹۔	نزول حضرت عیسیٰؑ: حکمتیں	۱۰۶
۲۰۔	قائداعظم اسرائیل کو ایک ناجائز وجود سمجھتے تھے	۱۰۹
۲۱۔	بھارت اور اسرائیل..... دو متضاد کیس	۱۱۴
۲۲۔	تحریک پاکستان اور تحریکِ اسرائیل۔ ایک تقابلی مطالعہ	۱۱۸
۲۳۔	عالمی حکومت	۱۲۳
۲۴۔	مبغوض قوم یہودی۔ مگر اس کی خوبیاں۔ آہ!	۱۲۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزارشات مصنف

یہودی سازشیں اتنی گہری ہیں کہ ان کا مکمل احاطہ کرنا شاید کسی کے بس کی بات نہیں۔ انہوں نے اپنی عیاری و ہوشیاری سے عیسائیوں تک کو اپنا ہمنوا بنا لیا ہے یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے قتل عام کے پُرزور وکیل بن گئے ہیں۔ جب کہ حیرت انگیز طور پر مدینے کے بعد ہماری ان سے کبھی لڑائی نہیں رہی ہے۔ بلکہ مسلمانوں نے تو انہیں ہمیشہ عزت و تحفظ ہی دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو نام نہاد طور پر مصلوب کرنے میں انہی یہودیوں کا ہاتھ ہے۔ دوسری طرف ہم مسلمان حضرت عیسیٰ ؑ کو عیسائیوں سے بھی بڑھ کر اللہ کے نبی مانتے ہیں۔ لہٰذا ہونا یہ چاہئے تھا کہ عیسائی قوم مسلمانوں کی ہمنوا ہوتی اور مل کر یہودیوں سے دشمنی کا اظہار کرتی لیکن اس وقت تمام عیسائی دنیا یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کے درپے ہے۔ ان دونوں اقوام نے مسلمانوں کا ساری دنیا میں گھیراؤ کر لیا ہے اور ہر ملک کے باہر اور اندر اپنی افواج بٹھا دی ہیں تاکہ کہیں سے مزاحمت ہو تو انہیں فوری طور پر دبوچ لیا جائے۔ ان کا ارادہ تو بلکہ مکے اور مدینے پر قبضے کا بھی ہے۔

عیسائی، یہودی اور مسلمان تینوں اقوام چونکہ صاحب کتاب ہیں اس لئے دجال، یاجوج ماجوج، ملحمۃ الکبریٰ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ واپسی پر سب کے سب متفق ہیں۔ لیکن عجیب بات بلکہ تشویشناک امر یہ ہے کہ یہودی اور عیسائی تو ان آخری نشانیوں کے لئے دیوانہ وار بے تاب ہیں اور ماحول کو دنیا کی آخری ساعت کے مطابق تبدیل کرنے کے لئے بے چین ہیں لیکن مسلمان اس قسم کسی بھی سرگرمی سے بالکل غافل ہیں۔ حالانکہ ان پر مذکورہ دونوں اقوام سے کہیں زیادہ دجال کا خوف طاری ہونا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے اور حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کا شدید انتظار کرنا چاہیئے۔

راقم کی اس مختصر سی کتاب میں یہودی سازشوں اور علامات قیامت کے موجودہ دور پر انطباق کو سہل انداز میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ وہ مضامین ہیں جو عام افراد کی آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً قومی اخبارات مثلاً نوائے وقت، ایکسپریس، کائنات اسلام، صحیفۂ اہل حدیث اور خواتین میگزین وغیرہ میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

راقم کو یقین ہے کہ محض انہی سادہ مضامین کو پڑھ کر مسلمانوں کو دجال کی سازشوں اور عالم اسلام کو درپیش خوفناک حالات کا بڑی حد تک اندازہ ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ راقم کی اس کوشش کو قبول کرے اور مسلمانوں میں قوتِ عمل بیدار کرے۔

رضی الدین سید

ہماری اس کتاب کو اللہ کے فضل و کرم سے بہت مقبولیت حاصل ہوئی اور اب ہم اس کتاب کا چھٹا ایڈیشن شائع کر رہے ہیں۔ نئے ایڈیشن میں ہم نے بعض مفید اضافے بھی کئے ہیں تاکہ یہ کتاب مزید مؤثر ثابت ہو سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں بیان کردہ یہود کے جرائم

روس، برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ سازش کے تحت وجود میں لائی جانے والی ناجائز یہودی ریاست ''اسرائیل'' اس وقت عالم اسلام اور عرب دنیا کے لئے ایک مسلسل عذاب بنی ہوئی ہے۔ وہ مہذب قومیں جنہوں نے دنیا میں امن کی خاطر اقوام متحدہ کو جنم دیا اور جنہوں نے احترام انسانیت کے عالمی منشور پر دستخط کئے، آج انہوں نے خود ''اسرائیل'' کو وحشیانہ بربریت کے فروغ کے لئے مادر پدر آزاد چھوڑا ہوا ہے۔ خود ہی یہ عظیم طاقتیں بقائے باہمی کی قراردادیں منظور کرواتی ہیں اور خود ہی نسلی تعصب میں ان قراردادوں کی ایک ایک شق کی دھجیاں اڑاتی ہیں۔

تم ہی تجویز صلح لاتے ہو، تم ہی سامان جنگ بانٹتے ہو
تم ہی کرتے ہو قتل کا ماتم، تم ہی تیر و تفنگ بانٹتے ہو

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہودیوں کی تعداد فی زمانہ ڈیڑھ کروڑ کے لگ بھگ ہے جن میں سے باسٹھ لاکھ خود اسرائیل میں بستے ہیں۔ ظاہر ہے کہ نہ تو یہ زمین ان کی تھی اور نہ یہ مکانات ان کے تھے۔ دنیا بھر میں راندۂ درگاہ بنے ہوئے ان یہودیوں کو عرب دنیا کے عین قلب میں آباد کرنے کی سازش جنگ عظیم اول کے اختتام پر شروع ہوئی جسے اعلان بالفور کا نام دیا گیا۔ یہ ٹھیک وہی زمانہ تھا جب عیسائی اقوام نے دنیا بھر میں مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی پر کاری ضرب لگائی تھی۔ انہوں نے وسیع و عریض خلافت عثمانیہ کو توڑ کر پاش پاش کیا اور دسیوں چھوٹی بڑی عرب ریاستیں وجود میں لے کر آئے۔ اس دن سے آج تک مسلمانوں کو نہ تو پھر ویسی اتحاد و یکجہتی میسر آئی اور نہ ''اسرائیلی'' ریاست سمٹ کر مختصر ہو سکی۔ حال یہ ہے کہ مسلم ریاستیں سکڑ کر چھوٹی ہو رہی ہیں جبکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی ریاست پھیل کر بڑی ہو رہی ہے۔ عالم یہ ہے کہ یہ یہودی ریاست 1948ء کے بعد سے مسلسل توسیع پذیر ہے اور اس کی سرحدیں آئے دن پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

بدقسمتی سے یہودی ایک ایسی قوم رہے ہیں جنہوں نے اپنی ہزاروں سالہ زندگی اللہ تعالیٰ کی مسلسل نافرمانیوں میں گزاری ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دور سے بنی اسرائیل نام کی قوم کا آغاز ہوا اور دم تحریر تک یہ قوم مسلسل بغاوت، سازش اور فساد کی علمبردار رہی ہے۔ اس قوم پر رب کائنات نے متعدد بار لعنت کی ہے۔ اسرائیلیوں کی مکر و فریب کی پوری تفصیل قرآن پاک میں محفوظ کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طویل چارج شیٹ ان کے نام سے مرتب کی ہے جس کے بعد اس نے اس قوم کو قیادت کے منصب سے معزول کر کے مسلمانوں کو اس مقام پر فائز کیا۔ دنیا بھر کی اقوام میں یہ وہ واحد قوم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ غضب و غصے اور پھٹکار و ملامت کا سزاوار ٹھہرایا ہے۔ قرآن پاک کے تفصیلی مطالعے سے یہودیوں کے جو طویل جرائم ہمارے سامنے آتے ہیں، انہیں پڑھ کر اس قوم کی نفسیاتی کیفیت ہمارے سامنے آتی ہے۔ ذیل کی سطور میں ایک تفصیل ان جرائم کی پیش کی جا رہی ہے جس سے بنی اسرائیل کے لوگوں کی تاریخ اور ان کا ذہن سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔

(۱) یہ قوم عہد و پیمان کی مسلسل نافرمانی کرتی تھی جس کے بعد کوہ طور کو ان کے سروں پر اٹھا کر لٹکایا گیا۔ تاہم اس کے باوجود عہد شکنیوں کا ان کا یہ سلسلہ جاری رہا۔

(۲) یہ لوگ اللہ کی آیات کو فروخت کرتے تھے اور ان سے اپنے ڈھب کے مطلب برآمد کرتے تھے۔

(۳) دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور خود کو بھول جاتے تھے۔

(۴) آل فرعون کے ظلم و ستم سے نجات پانے اور سمندر میں سے راستہ مہیا کئے جانے کے باوجود اپنے پروردگار کے مستقل ناشکر گزار بنے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران وہ بچھڑے کی پرستش میں لگ گئے۔

(۶) کھلے عام کہتے تھے کہ وہ آنکھوں سے دیکھے بغیر اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائیں گے۔

(۷) اللہ نے جب انہیں آسمان سے بلا محنت و مشقت رزق (من وسلویٰ) فراہم کیا تو ضد کر کے اسے بند کروایا اور مطالبہ کیا کہ ان کے لئے زمین سے اناج اور سبزیاں اگانے کا بندوبست کیا جائے۔

(۸) اللہ کی جانب سے صحرا کی چلچلاتی ہوئی دھوپ سے بچاؤ کے لئے ان پر بادلوں کا سایہ مہیا کیا گیا مگر کبھی اللہ کے آگے عاجزی اختیار نہیں کی۔

(۹) اللہ نے انہیں ایک بستی میں داخل ہوتے وقت ''حِطَّہ'' (معافی) کا لفظ ادا کرنے کے لئے کہا مگر انہوں نے ضد میں اسے بدل کر کسی اور لفظ میں تبدیل کر دیا۔

(۱۰) اس نے اپنی رحمت کی وجہ سے اس بستی میں بارہ قبیلوں کیلئے بارہ چشمے ایک چٹان سے برآمد کئے۔ مگر اسکے باوجود وہ اللہ کے نبیوں کی نافرمانی کرتے رہے۔

(۱۱) آسمان سے بھیجے گئے اپنے پیغمبروں کو قتل کرنے اور انہیں پھانسی پر چڑھانے سے بھی انہیں کوئی عار نہ تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر قلم کروایا۔ ایک نبی کو کنوئیں میں الٹا لٹکا کر چھوڑ دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تختہ دار تک پہنچانے کی سازش میں پیش پیش رہے۔

(۱۲) اللہ نے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو بہت ٹپٹائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانچ دفعہ مطالبہ کیا کہ وہ اپنے رب سے اس کے بارے میں ٹھیک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھیک حلم لے کر آئیں تا کہ کسی طرح گائے کے ذبح سے بچ جائیں۔

(۱۳) کہتے تھے کہ پیغمبری صرف بنی اسرائیل کی نسل کے لئے وقف ہے اس لئے وہ بنی اسماعیل کے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

(۱۴) ان سے کہا گیا تھا کہ وہ ہفتے میں ایک دن (یوم سبت) کوئی کاروبار کریں نہ کوئی شکار۔ مگر انہوں نے اس فرمان میں طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے یوم سبت کے احترام کو پامال کیا۔

(۱۵) آسمانی کتابوں میں لفظی و معنوی تحریف کرتے تھے۔

(۱۶) نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں اگر ان کے کسی فرد کے منہ سے کوئی سچی بات نکل جاتی تھی تو واپسی میں وہ اسے بے حد مطعون کرتے تھے۔

(۱۷) بڑے دعوے سے کہتے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے چہیتے ہیں اور دوزخ کی آگ انہیں کبھی نہ چھوئے گی۔

(۱۸) ان کے آپس میں بھی شدید اختلافات تھے چنانچہ وہ آپس میں قتل و غارت گری کرتے تھے اور قبیلوں کو ان کی بستیوں سے نکال دیتے تھے (جیسا کہ اب انہوں نے مسلم فلسطینیوں کے ساتھ کیا ہوا ہے)۔

(۱۹) اکثر و بیشتر کہا کرتے تھے کہ ان کے دلوں پر غلاف پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اسلام کی کوئی بات ان کے دلوں میں نہیں اتر سکتی۔

(۲۰) حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے ایک نبی کے آنے کی پیش گوئیاں کرتے تھے اور اہل مدینہ کو کہا کرتے تھے کہ اس نبی ﷺ کو آنے دو پھر ہم تم سے نمٹ لیں گے لیکن نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد یہ یہودی ہی نبی ﷺ کے بدترین دشمن ثابت ہوئے۔

(۲۱) حضرت جبریلؑ کو اپنا دشمن نمبر ایک قرار دیتے تھے کیونکہ وہ وحی کے ذریعے انکی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سازشیں تمام عالم پر آشکار کرتے تھے اور کیونکہ ان کے بقول حضرت جبریل نے نبوت کے لئے کسی غلط ہستی ﷺ کا انتخاب کیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

(۲۲) جادو سیکھتے اور سکھاتے تھے اور اس کے ذریعے سے میاں بیوی میں تفرقے ڈالتے تھے۔ جادو کو جناب سلیمان علیہ السلام سے منسوب کرتے تھے حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ ان کا جادو سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

(۲۳) حضور ﷺ کو مخاطب کرنے کے لئے ''راعنا'' کا لفظ استعمال کرتے تھے (یعنی ذرا ہماری بات سنئے) لیکن عادت کے مطابق آواز دبا کر ''راعنا'' کو ''راعینا'' کر دیتے تھے جس کا مطلب ہے نعوذ باللہ (اے ہمارے چرواہے)۔ تنبیہ کے باوجود وہ اس سے باز نہ آئے۔

(۲۴) قرآن پاک میں جب کسی سابقہ حکم کو منسوخ کیا جاتا تھا تو اس منسوخی پر اعتراض کرتے تھے۔

(۲۵) اپنے پیغمبروں اور خود حضور اقدس ﷺ سے کرید کرید کر سوالات کرتے تھے۔ نہ صرف وہ بلکہ خود مسلمانوں کو بھی اس کام پر اکساتے تھے۔

(۲۶) امان دیئے جانے کے باوجود خیبر میں بیٹھ کر مدینے کو تباہ کرنے کے منصوبے بناتے تھے۔

(۲۷) جھوٹ کے لئے کان لگاتے تھے اور دوسرے لوگوں کی خاطر سُن گن لیتے پھرتے تھے۔

(۲۸) کتاب اللہ کے الفاظ کو ان کا صحیح محل متعین ہونے کے باوجود اصل معنی سے پھیر دیتے تھے۔

(۲۹) لوگوں سے کہتے پھرتے تھے کہ اگر تمہیں فلاں حکم دیا جائے تو مانو نہیں تو نہ مانو۔

(۳۰) وہ لوگوں کو ہمیشہ اللہ کے راستے سے روکتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱) سود لینے دینے پر مرتے مٹتے تھے۔

(۳۲) لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے تھے۔

(۳۳) انہوں نے دو مرتبہ زمین میں فساد عظیم برپا کیا۔

(۳۴) دشمن پر غلبے کے لئے نبی سیموئیلؑ سے ایک بادشاہ مقرر کرنے کی درخواست کی لیکن جب انہوں نے حضرت طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا تو اس پر سخت اعتراض کیا۔

(۳۵) اپنے نبیوں پر دوسروں کی بیویوں کو تانک جھانک کرنے' ان سے اور اپنی بہن سے نعوذ باللہ بدکاری کرنے کے الزامات بھی بلا جھجک لگاتے تھے۔

(۳۶) نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا اور ایک بھاری چٹان کے ذریعے آپ ﷺ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

(۳۷) جب سیدنا موسیٰؑ نے یہودیوں کو فلسطین کے حکمران کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے جواب دیا کہ "موسیٰ ہم وہاں ہرگز داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں ہیں۔ آپ جائیں اور آپ کا رب جائے۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے (المائدہ ۲۴)۔

(۳۸) ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ کتاب ہی کی عبارت ہے۔ (آل عمران ۷۸)۔

(۳۹) وہ کہتے تھے کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔ (آل عمران ۱۸۱)۔

(۴۰) وہ کہتے تھے کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ (المائدہ ۶۴)۔

(۴۱) انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔ (المائدہ ۷۹)۔

(۴۲) کہتے تھے یہ جانور اور کھیت محفوظ ہیں۔ انہیں صرف وہی لوگ کھا سکتے ہیں جنہیں ہم کھلانا چاہیں۔ (الانعام ۱۳۸)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۳) وہ کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ (البقرہ:۵۵)۔

یہودیوں کے جرائم کی یہ ایک مختصر جھلک ہے جو ہم نے قرآن پاک کی سورۂ بقرہ (پارہ اول) کی آیات ۴۹ تا ۱۲۳، سورۂ مائدہ آیت ۴۱، سورۂ نساء آیات ۱۶۱ تا ۱۵۹ اور سورۂ بنی اسرائیل آیت ۵ سے اخذ کی ہیں۔ سورۂ بقرہ گویا بنی اسرائیل کی فرد جرم کا ایک دوسرا نام ہے۔ بنی اسرائیل کی عمر کم و بیش ۴ ہزار سال ہے۔ لیکن مندرجہ بالا جرائم پڑھ کر نظر آتا ہے کہ سچائی، فرمانبرداری اور شکر گزاری اس قوم کے قریب سے بھی نہیں گزری۔ ظاہر ہے کہ جب کسی قوم کی نفسیات میں اجتماعی طور پر ظلم و فساد بھرا ہوا ہو تو وہ آج بھی اپنی پست کرداری سے کیسے باز رہ سکتی ہے؟ خواہ اس کے ہاں کتنے ہی علماء موجود ہوں یا علم و فضل کے افراد کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہوں۔ یہ ان کی اسی ٹیڑھ کا نتیجہ تھا کہ انہیں بار بار تباہ و برباد کیا گیا۔ یہودی قوم کی تباہی و بربادی کی تاریخ کا ایک سرسری جائزہ سورۂ بنی اسرائیل (پارہ نمبر ۱۵ آیات ۵ تا ۸) میں کیا گیا ہے جس کی تفسیر کے ذریعے اس کی تاریخ بہت واضح ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے۔

کسی زمانے میں وہ اللہ تعالیٰ کی بہت پسندیدہ قوم تھی لیکن اُن کے گھناؤنے جرائم کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے اِسے امامت کے منصب سے ہمیشہ کے لئے معزول کر دیا۔ تاہم چونکہ وہ قرآن پاک کو نہیں مانتے اس لئے اپنی معزولی کو بھی وہ تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم آج بھی اللہ تعالیٰ کی سب سے چہیتی (Chosen) قوم ہیں۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

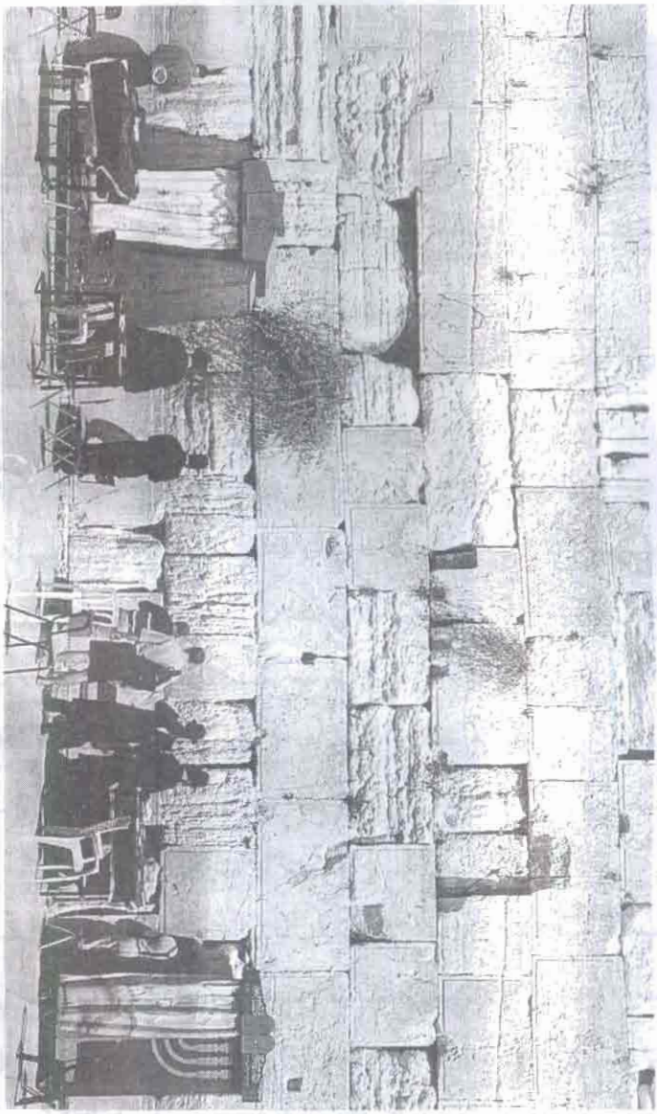

دیوارِ گریہ جہاں جا کر یہودی خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔
اتفاق سے یہ دیوار بھی ایک اُموی خلیفہ نے دریافت کر کے انہیں دی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کے نزدیک دجال کا مقام

فتنہ مسیح الدجال دنیا کا ایک ہولناک فتنہ ہے۔ اس فتنے سے آگاہی کے لئے نبی کریم ﷺ نے بے شمار ارشادات فرمائے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے نہ ڈرایا ہو۔ (متفق علیہ)

(۲) جناب آدمؑ کی پیدائش سے قیامت کے وجود تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہوسکتا۔ (مسلم)۔

(۳) ام المومنین حضرت زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن میرے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا ''لا الہ الا اللہ، خرابی ہے عرب کے لئے اس آفت سے جو قریب آ گئی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کے بند میں اتنا شگاف پڑ گیا ہے'' یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا۔ حضرت زینبؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہوجائیں گے کہ نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں (کیونکہ) اس وقت خباثت بڑھ جائے گی۔'' (بخاری)۔

اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ دجال کو مسیح کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہودی اسے اپنے دین کا زندہ کرنے والا سمجھتے ہیں۔ یہودیوں کے نزدیک دجال ان کا مسیحا اور نجات دہندہ ہے۔ اس کی ایک اور وجہ شاید یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح دجال بھی مردہ انسانوں کو زندہ کر سکے گا۔ چنانچہ اس مضمون میں ہم یہودیوں کا تعلق دجال کے حوالے سے دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ (واضح رہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کے مطابق دجال بذات خود یہودی فرد ہوگا)۔

جب یہودیت نے توحید، رسالت اور آخرت ہر ایک حقیقت سے اپنا رشتہ توڑ لیا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو انہی کو راہ ہدایت دکھانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اپنی دانست میں صلیب پر چڑھا دیا تو ان کا رشتہ اپنے انبیاء سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ چنانچہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اللہ کے ہاں، فرشتوں کے ہاں، آسمانوں اور زمین میں ان کے لئے اب کوئی گنجائش نہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اب ان کے لئے کوئی مسیح نہیں آئے گا اور جو آئے گا وہ ان کے لئے قہر بن کر آئے گا۔

چنانچہ انہوں نے اپنے دفاع کی خاطر 68 عیسوی میں دجال کو اپنا مسیحا تصور کر لیا اور اسی تصور کو وہ آج تک پروان چڑھا رہے ہیں۔ ان کے اس تصور میں اللہ اور اللہ کے فرشتوں سے مایوسی، ساری دنیا سے غصہ، اپنی طاقت اور ابلیس اور اس کے دجالوں کی مدد سے کھوئی ہوئی چیزوں (بشمول ہیکل سلیمانی) اور آئندہ کی بشارتوں کو حاصل کرنے کی کوشش شامل ہے۔

یہودیوں کے تصور مسیحا کی بنیادیں یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ یہودیوں کی مصیبتوں کے خاتمے اور ان کی سربلندی کے لئے مسیح بھیجے گا۔

(۲) یہ مسیح ان کے موجودہ دین کی تصدیق کرے گا۔

(۳) جو اس موجودہ دین کی توثیق نہیں کرے گا وہ جھوٹا مسیح اور قابل گردن زدنی ہوگا۔

(۴) وہ عیسیٰ ابن مریمؑ جو مسیح بن کر آئے تھے اور جسے انہوں نے (یہودیوں نے) ان کے بقول صلیب دے دیا تھا اور اب جن کے آنے کی عیسائی اور مسلمان خبر دیتے ہیں وہ ان کا دشمن ہوگا لہٰذا وہ مسیح نہیں (نعوذ باللہ) دجال Anti-Christ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) اب چونکہ عرش سے زمین تک یہودیوں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اس لئے اب تمام بشارتوں کے حصول کے لئے واحد امید وہ دجال ہے جو مسیح بن کر آئے گا لہٰذا وہ دجال ہی ان کا مسیح ہے۔ (حضرت عیسیٰؑ کو نعوذ باللہ وہ دجال (Anti Christ) اور دجال کو وہ مسیح کہتے ہیں۔

(۶) ان کے قدیم صحیفوں کے مطابق دجال کی حکومت مسیح کی حکومت ہے۔ اس کی حکومت کا دن خدا کا دن ہے۔ وہی اسرائیل کی نجات کا دن ہے۔ اسی روز ہیکل مکمل تعمیر ہوگا اور اسی دن صیہون آباد ہوگا۔

اس تصور مسیح کی بنیاد پر یہودی تین راستوں سے پیش قدمی کر رہے ہیں۔

(i) روحانی، ذہنی اور نفسیاتی طور پر ویسی دنیا بنانا جیسی مسیح ان کے لئے بناتا (چنانچہ ذہنی طور پر وہ دنیا پر پہلے ہی غلبہ پا چکے ہیں)

(ii) مادی طور پر ویسی دنیا بنانا جیسی مسیح ان کے لئے بناتا۔ (خلافت کا خاتمہ، اقوام متحدہ کا قیام، اسرائیل کا قیام اور ہیکل سلیمانی کی تعمیر وغیرہ اسی ضمن کے اقدام ہیں)۔

(iii) معاشی طور پر ساری دنیا کو اپنے شکنجے میں کس لینا اور انہیں اپنا محتاج بنا دینا۔

وہ چاہتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ توڑ کر وہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کریں تاکہ ان کا آنے والا مسیحا وہاں بیٹھ کر حکمرانی کر سکے۔

دجال کی اس تفصیل کے بعد اب ہم کچھ چشم کشا حقائق پیش کرتے ہیں جو ممکن ہے قارئین کو جھنجوڑ دیں اور حساس دلوں کو آمادہ عمل کر دیں۔

❁ امریکہ وہ دوسری یہودی ریاست ہے جو یہودیوں کی دربدری کے 1700 سال بعد زمین پر قائم ہوئی۔ امریکہ کے قیام کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کرۂ ارض سے خلافت اسلامیہ کا خاتمہ کر دیا جائے، فلسطین پر قبضہ کیا جائے، عظیم اسرائیلی سلطنت قائم کی جائے اور مسجد اقصیٰ کو ڈھا کر ہیکل سلیمانی کی تعمیر کی جائے۔

- امریکہ کی معروف سرکاری مہر اور نشان دراصل مشہور یہودی تنظیم فری میسن کی مہر اور نشان کی نقل ہے۔
- پینٹا گون جو امریکی افواج کا سپریم ہیڈ کوارٹر ہے۔ فری میسنوں کے مطابق یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مُہر یا ڈھال کا نام ہے۔
- صدر امریکہ کی رہائش گاہ ''وہائٹ ہاؤس'' بھی یہودیوں کی ایک تصوراتی مقدس آبادی کا دوسرا نام ہے۔ یہودی اس مقدس آبادی کو CASABLANKA بھی کہتے ہیں یعنی ''قصر ابیض''۔ اور وہائٹ ہاؤس کے معنی بھی قصر ابیض ہی ہیں۔
- برطانیہ بھی یہودیوں کی ریاست کا دوسرا نام ہے۔ یہ یہودیوں کی پہلی غیر اعلانیہ مملکت ہے۔
- لارڈ بالفور جس نے فلسطین پر قبضے کا معاہدہ ''بالفور ڈکلیریشن'' پیش کیا جس کی بنیاد پر آج اسرائیلی ریاست قائم ہے۔ وہ برطانوی حکومت ہی کا وزیر خارجہ تھا۔

یہ وہ چند حقائق ہیں جو صیہونیت کی در پردہ تصویر پیش کرتے ہیں صیہونیت کی تحریک دنیا میں کسی اسلامی ملک اور کسی اسلامی تحریک کو زندہ نہیں رہنے دینا چاہتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا دجال کی آمد کے لئے اسٹیج تیار ہو رہا ہے؟

چونکہ دجال کی آمد ایک اہم موضوع ہے اس لئے ہمیں اس کا بہت باریک بینی سے جائزہ لینا ہوگا۔ اس سلسلے میں ہم پہلے یہودیوں کے تصور دجال پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

(۱) یہودی دجال کو اپنا مسیح مانتے ہیں جو آ کر دنیا میں ان کی عالمی حکومت قائم کرے گا اور انہیں دنیا میں سرفرازی و سربلندی عطا کرے گا۔

(۲) یہ دجال ان کے موجودہ دین کی توثیق کرے گا۔

(۳) اسکے ذریعے سے ان کی موجودہ مصیبتوں کے دور ختم ہو جائیں گے۔

چنانچہ وہ بڑی شدت و بے چینی سے دجال مسیح کی آمد کے منتظر ہیں اور اس کی آمد کے لئے بے تابانہ دعائیں مانگتے ہیں۔ کتاب دانیال باب ۲ آیت ۴۰ میں لکھا ہوا ہے کہ ''اور چوتھی مملکت لوہے کی طرح مضبوط ہوگی لوہے سے تو ساری چیزیں چور چور ہو جاتی اور پس جاتی ہیں لہٰذا جس طرح لوہے سے وہ سب کچلی جاتی ہیں اسی طرح اس چوتھی مملکت سے سب کچھ چور چور ہو کر پس جائے گا۔'' لہٰذا وہ اسی چوتھی حکومت کے انتظار میں ہیں۔

دوسری طرف حضور ﷺ نے بھی دجال کی آمد کی پیشین گوئی متعدد ارشادات میں بہت واضح طور پر فرمائی ہے۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) لوگ دجال سے خوف کھا کر بھاگیں گے اور پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن دجال کے ساتھی کروڑوں میں ہوں گے۔ (مسلم)

(۲) میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یہ کہ وہ اترنے والے ہیں۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ ایک درمیانے قد کے آدمی ہیں۔ رنگ سرخی وسفیدی مائل ہے۔ وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے۔ حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے۔ وہ اسلام کے لئے لوگوں سے جنگ کریں گے۔ صلیب کو پاش پاش کردیں گے۔ سور کو قتل کردیں گے اور جزیہ ختم کردیں گے، اللہ اس زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دے گا۔ وہ مسیح دجال کو ہلاک کردیں گے اور زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے۔ پھر ان کا انتقال ہوجائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

(۳) اسی دوران کہ دجال یہ کچھ کر رہا ہوگا اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریمؑ کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک جائے گا (اور وہ ان کی حد نگاہ تک جائے گی) تو وہ زندہ نہ بچے گا پھر ابن مریمؑ دجال کا پیچھا کریں گے اور لُد کے دروازے پر اس کو جا پکڑیں گے اور پھر اس کو قتل کردیں گے۔ (مسلم وترمذی)

واضح رہے کہ لُد اس وقت تل ابیب سے چند میل کے فاصلے پر اسرائیل کا ایک بڑا فوجی ایئرپورٹ ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے ڈیڑھ ہزار سال پہلے اس وقت لُد کا ذکر فرمایا تھا جب اسرائیل کا کوئی وجود بھی نہ تھا۔ لُد کا شہر آج کل شام اور موجودہ اسرائیل کی سرحد پر آخری شہر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اتریں گے اور نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ لے کر دجال کی طرف چل پڑیں گے۔ جب وہ ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اسے اپنے حربے سے ہلاک کر دیں گے پھر آپ مسلمانوں کو اپنے حربے سے دجال کا ٹپکتا ہوا خون دکھائیں گے۔ (مسند احمد)

حقیقت یہ ہے کہ دجال کا فتنہ ایک عظیم فتنہ ہوگا جس میں مسلمانوں کو اپنا ایمان بچانا بھی مشکل ہوگا اور حالت یہ ہوگی کہ بقول نبی کریم ﷺ ایک شخص صبح کو مسلمان ہو گا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مسلمان ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔

چونکہ دجال یہودیوں کا مسیح اعظم ہے اس لئے وہ اس کی آمد کے لئے ابھی سے اسٹیج تیار کر رہے ہیں۔

(1) انیسویں صدی، دجال کی آمد کی تیاریوں کی صدی تھی لیکن بیسویں اور اکیسویں صدی یہودیوں کی جانب اس مقصد کے حصول کی صدیاں ہیں۔ یہودی چاہتے ہیں کہ پوری دنیا میں ایک ہی یہودی مملکت ہو اور باقی تمام ممالک اپنی فوجیں ختم کر دیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں یہودی دماغوں نے ایک خوبصورت نام سے اقوام متحدہ کو جنم دیا جس کا اگلا قدم تمام ممالک پر فوجی کنٹرول حاصل کرنا اور ان کی ذاتی فوجیں ختم کرنا ہے۔

(2) اسی طرح یہودی دنیا بھر میں کسی بھی اسلامی ملک اور کسی بھی اسلامی تحریک کو زندہ نہیں رہنے دینا چاہتے۔ افغانستان اور عراق پر حملہ اسی سلسلے کی کڑی تھی۔

(3) اور اب امریکہ نے (جس کے پیچھے یہودی اور فری میسنری تحریک کام کر رہی ہے) واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ اس کا اگلا نشانہ صومالیہ، عراق، سوڈان،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران، شام، سعودی عرب اور یمن ہیں (واضح رہے کہ یہ تمام ممالک اسلامی ہیں اور ان سب پر دہشت گرد ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ نیز ان ممالک پر یہ بھی شک ہے کہ وہ اسامہ بن لادن اور ملا عمر کو پناہ دیتے رہے ہوں گے)

(4) اس کے بعد پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کو تلف کرنے کی کارروائی کی جائے گی جسے ہماری حکومتیں شاید بہ آسانی مان لیں اور جس کے لئے ہماری گزشتہ حکومتوں نے اشارے بھی دیئے تھے۔ اور موجودہ حکومت نے پاکستانی ایٹم بم کے موجد کو انتہائی اذیت میں بھی رکھا ہوا ہے۔

(5) اسرائیلی مملکت کا قیام بھی دجال کی آمد کی ایک کڑی تھی۔ اور اب ہر سال اس کی سرحد کی مستقل توسیع ہو رہی ہے۔ آج کا اسرائیل 1948ء کے اسرائیل سے کم از کم تین گنا وسیع ہے۔ اسرائیل آئندہ کہاں تک پھیلے گا اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے اندر شام، لبنان، اردن، عراق، ترکی کا کچھ حصہ، مصر کا کچھ حصہ اور سعودی عرب کے نجد اور مدینہ منورہ شامل ہیں۔ ان کے یہ عزائم پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ اعلانیہ ہیں اور اس کے نقشے خود یہودیوں نے دنیا بھر میں پھیلائے ہیں۔ اسرائیل کے پرچم پر اوپر اور نیچے دو نیلی پٹیاں دریائے نیل اور دریائے فرات کو ظاہر کرتی ہیں۔

(6) موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ آئندہ کسی بڑی عالمی جنگ کی ہڑبونگ سے فائدہ اٹھا کر یہودی اور ان کی مددگار حکومتیں مذکورہ علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گی اور ٹھیک ایسے ہی موقعہ پر دجال اکبر سامنے آئے گا۔ مذکورہ احادیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے اور دمشق کے مقام پر محاذ جنگ گرم ہوگا دجال آپؑ کو دیکھ کر واپس اسرائیل کی طرف بھاگے گا جس کا پیچھا کرتے ہوئے آپؑ لد کے ہوائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈے پر اسے پکڑ لیں گے اور وہیں اسے قتل کر کے قصہ ختم کر دیں گے۔

(7) یہودی چاہتے ہیں کہ دجال کی آمد سے پہلے یروشلم میں اپنی عبادت گاہ ہیکل سلیمانی تعمیر کر دی جائے۔ ان کے مطابق حضرت سلیمانؑ نے یروشلم میں مسجد اقصیٰ نہیں بلکہ ہیکل سلیمانی تعمیر کی تھی پھر بعد کے مسلم حکمرانوں نے اسے توڑ کر مسجد اقصیٰ تعمیر کر لی ہے۔ 1985ء کے بعد سے تو ہر مہینے ایسی کارروائی پکڑی جاتی ہے جس کا مقصد مسجد اقصیٰ کو ڈھا دینا ہے۔ 1999ء تک یہ کوششیں کم از کم 100 مرتبہ ہو چکی ہیں۔ رابرٹ آئی ویڈمین نے THE VILLAGE VOICE کے 1985ء کے ایک شمارے میں لکھا تھا کہ مسجد اقصیٰ کا ایک ماڈل تیار کیا گیا اسے تباہ کرنے کے طریقوں کو جانچا گیا اور صحرا میں دھماکہ کا تجربہ کیا گیا تاکہ یہ دیکھا جائے کہ جب مسجد اقصیٰ ڈائنامائٹ سے اڑائی جائے گی تو وہ کس جانب گرے گی اور اس کے ٹکڑے کس طرح گریں گے؟ یہ تجربہ اس لئے بھی کیا گیا تاکہ دیکھا جا سکے کہ اس دھماکے سے قریب ہی موجود ان کی متبرک دیوار (دیوار گریہ) تو کہیں متاثر نہیں ہوتی ہے۔

(8) اس ضمن میں یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ یہودی اسرائیل میں ایسے ہزاروں درخت پیشگی طور پر لگا رہے ہیں جو جناب عیسیٰؑ کی آمد کے بعد بقول نبی مکرم ﷺ، ان کیلئے عارضی پناہ گاہ کا کام دیں گے۔ اس درخت کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ بیت المقدس میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس درخت کا نام آپ ﷺ نے ''الغرقد'' فرمایا تھا۔ (متفق علیہ کتاب الفتن)

(9) 1948ء تا 1967ء جب تک یروشلم (ایلیاہ) ان کے قبضے میں نہیں آیا تھا یہودی ہر روز یہی دعا کرتے تھے کہ (خدایا اگلا سال یروشلم میں!) پھر جب یروشلم ان کے قبضہ میں آ گیا تو اب وہ ہر روز یہ دعا کرتے ہیں کہ خدایا ہمارا مسیح جلد آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا علامات کا خلاصہ

یہودیوں کی جانب سے دجال کی آمد کے لئے اسٹیج کی تیاریوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(ا) عالمی بینک اور انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) کے ذریعے عالم اسلام کو مکمل طور پر یہودی قرضے میں جکڑ لینا۔

(ب) تیل کی دولت پر قبضے کے لئے امریکی افواج کو سعودی عرب اور عراق میں لاکر بٹھا دینا۔

(ج) عثمانی خلافت کا بالجبر خاتمہ کر دینا۔

(د) مسلم حکومتوں کی جانب سے تمام اسلامی تحریکوں پر پابندی کی خبریں آنا نیز غیر ملکی طلباء کو گرفتار کرنا۔

(ہ) کشمیر کے حل کی صورت میں ایک اور اسرائیل نما ریاست کے قیام کی کوشش کرنا۔

(و) افغانستان پر قبضہ کر لینا۔

(ز) شہر یروشلم کو جبراً ہتھیا لینا۔

(ح) دنیا بھر میں موجود نمایاں بنیاد پرستوں کو گرفتار کر کے امریکہ طلب کرنا۔ یہ تمام ایسے معاملات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودی دجال کی آمد کے لئے فضا تیار کر رہے ہیں۔

ضروری ہے کہ ہم اس موقع پر یہودیوں کی مقدس کتاب ''تنک'' (TANAK) کے ایک باب کا ترجمہ پیش کر دیں جو کچھ اس طرح ہے:

''میں تم کو قوموں میں سے نکال لوں گا اور تمام ملکوں سے جمع کروں گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے اپنے ملک میں پہنچا دوں گا... تم میرے حکم پر چلو گے اور میرے قانون کو مان کر اس کے مطابق عمل کرو گے، تم اس ملک میں جا بسو گے جو میں نے تمہارے آباؤ اجداد کو دیا تھا۔''

یہ ترجمہ واضح طور پر اسرائیل کے قیام کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس وقت دنیا بھر کے یہودی ملکوں ملکوں سے کھینچ کر اسرائیل میں جا رہے ہیں۔

غالباً یہ وہی بات ہے جسے قرآن پاک نے بیان کیا ہے (ترجمہ) ''اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہہ دیا ہے کہ اب تم اس سرزمین میں رہو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ ہوگا تو ہم تم سب کو جمع کر کے حاضر کر دیں گے۔'' (بنی اسرائیل آیت ۱۰۴) قرآن پاک اور تنک کی پیشین گوئیوں میں کتنی حیرت انگیز مماثلت ہے۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی انفرادی عبادات بھی خطرے کی زد میں

پاکستان کا تو خیر معاملہ یہ رہا ہے کہ یہاں قیام پاکستان کے بعد ہی سے مقتدر طبقے کو دین کا نام سننا پسند نہ تھا۔ انہیں دین و مذہب کے نام سے سخت وحشت ہوتی تھی۔ کتنی عجب بات ہے کہ وہ ملک جو اسلام کے نعرے پر حاصل کیا گیا تھا اور جس کی بنیاد ہی نظریہ پاکستان رہی اسی سرزمین میں دین کو برسر اقتدار آنے سے روکنے کے لئے ہر ممکن جتن اختیار کئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ملک کو کوئی خالص دینی آئین میسر نہ آ سکا۔ اور اسی جرم میں ممتاز عالم دین مولانا مودودی مرحوم کو پھانسی کی سزا بھی سنائی گئی۔

افغانستان میں طالبان کی بظاہر ''سرکوبی'' کے بعد حالات جس تیزی سے بدل گئے ہیں اور جس شدت کے ساتھ مغرب کو اسلام سے وحشت ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں مسلمانوں کے لئے پوری دنیا میں حالات بہت کٹھن ہو جائیں گے۔ دجالی قوتیں مسلمانوں کی ایک ایک حرکت پر انفرادی و اجتماعی دونوں لحاظ سے نظریں رکھ رہی ہوں گی۔ چنانچہ اللہ کے بندوں کے لئے اس کے بعد دین کی خاطر کام کرنا دشوار بنا دیا جائے گا اور پھر ان کی ذاتی عبادات بھی خطرے کی زد میں لے آئی جائیں گی۔ موجودہ حالات میں اس کی کچھ جھلکیاں ہمیں نظر بھی آ رہی ہیں۔ مثلاً ان صیہونی طاقتوں نے اسلام کے بنیادی فریضے ''جہاد'' کو دہشت گردی کا نام دے کر عالمی طور پر پہلے ہی بدنام کر دیا ہے۔

آج دنیا بھر کے خطوں سے مسلمانوں کو ''دہشت گرد'' کا نام دے کر چن چن کر تلاش کیا جا رہا ہے۔ ان کی اپنی امریکہ نواز حکومتیں انہیں پکڑ پکڑ کر بلا جھجک امریکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے کر رہی ہیں۔ اس ضمن میں ہر ایئرپورٹ پر عربی، فلسطینی، سوڈانی، پاکستانی اور دیگر مسلم ممالک کے افراد شک و شبے میں حراست میں لئے جا رہے ہیں اور ان سے اسامہ بن لادن، القاعدہ، ملا عمر، طالبان اور دہشت گردی سے کھلا یا چھپا تعلق دریافت کیا جا رہا ہے۔

اس دوران اگر کسی عالم دین یا تحریکی شخصیت نے اتفاق سے افغانستان کا سفر بھی کیا ہو تو گویا اس کی تو شامت ہی آ جاتی ہے۔ پھر تو وہ سو فیصد دہشت گرد اور القائدہ کا رکن شمار ہوتا ہے۔ دوسری طرف طلبہ کے نصاب سے یہود دشمن اور جہاد سے متعلق آیات مسلسل نکالی جا رہی ہیں۔ (واضح رہے کہ یہ کام ہر مسلم ملک میں یکسانی سے انجام دیا جا رہا ہے)۔

یہ وہ صورت حال ہے جس کی وجہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہودی طاقتیں آئندہ کسی متحرک دینی شخصیت کو دین کا کام کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہتیں۔ اس مقصد کے لئے وہ متعلقہ حکومتوں کو احکامات جاری کرتی ہیں اور پھر وہ حکومتیں اس پر من وعن عمل کرتی ہیں۔ تنگ آ کر اگر یہ شخصیات کسی غیر ملک میں منتقل ہونا چاہیں تب بھی ایئرپورٹ پر FIA اور FBI کے افسران پاسپورٹ کی گہری چھان بین کر کے اسے گرفتار کر لیتے ہیں۔ کیا ہم نہیں دیکھتے کہ کس طرح مغربی ایئرپورٹس پر باشرع داڑھی اور جبہ وٹوپی والے مسلمان اور اسکارف و برقعہ پہننے والی خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی اور انہیں علیحدہ لے جا کر تفصیلی تفتیش کی جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اب یہودی قوتیں اس سے آگے بڑھ کر اپنے اقدامات کریں گی اور مسلمانوں کی انفرادی عبادات مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ اور حج پر بھی پابندی لگانے کے احکامات جاری کریں گی۔ جسے شاید ہماری مسلم حکومتیں خوشی یا ناخوشی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قبول کرلیں گی۔ انہیں ہماری ذاتی عبادتوں سے بھی دہشت گردی کی مہک آتی ہے۔ حکم دیا جائے گا کہ مسجدیں توڑ دو، حج کی پروازیں بند کردو، مسلمانوں کو عمرے کے لئے ویزے جاری کرنا ختم کردو اور روزے رکھوانے کا سلسلہ بند کردو وغیرہ۔ اور شاید مسلم حکومتیں ان احکامات کی تعمیل میں آناً فاناً مصروف ہوجائیں گی۔ جبریہ ہدایات جاری کی جائیں گی کہ قرآن پاک سے جہاد کی آیات نکال دی جائیں جیسا کہ حال ہی میں امریکی یہودی نے وہاں کے میڈیا پر تجویز دی تھی کہ خانہ کعبہ پر بم گرا کر اسے ہمیشہ کے لئے برباد کردیا جائے۔ اس کے بعد ہماری تابعدار حکومتیں بڑے خوبصورت دلائل کے ساتھ ان آیات کو خارج کرنے کے لئے مہم شروع کردیں گی۔ یہودی طاقتیں جانتی ہیں کہ مسلمانوں کو دینی غذا مدرسوں ہی سے فراہم ہوتی ہے اس لئے انہیں بند کردینا ہی مسئلے کا اصل حل ہے۔ یہ وہ ہزار سالہ پرانے مدرسے ہیں جنہیں انگریزوں اور فرانسیسیوں نے بھی اپنے دورِ اقتدار میں کبھی بند کرنے کا نہ سوچا تھا حالانکہ انہی مدرسوں میں سلطان صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم نے بھی تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کے نزدیک اس دور میں ان اداروں کے اساتذہ وطلبہ بالکل بے ضرر قسم کے لوگ تھے۔ لیکن آج یہی لوگ صیہونیوں کو سب سے زیادہ خطرناک نظر آرہے ہیں۔ یہ کوئی بعید امر نہیں ہے کہ امریکی و یہودی طاقتیں مسلمانوں کو سیٹلائٹ کے ذریعے سحری کرتے اور گھروں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں اور میزائل کے ذریعے سے انہیں سزا دینے کی کوشش کریں۔ اس کے باوجود جو مسلمان ان احکامات کی پرواہ نہیں کریں گے اور اپنے فرائض وعبادات پر عمل کے لئے اصرار کریں گے تو ان کے لئے سخت سزائیں تجویز کی جائیں گی۔ انہیں ملازمتوں سے برخواست کیا جائے گا۔ ان کے بینک اکاؤنٹس منجمد کئے جائیں گے اور انہیں جیل کی سزائیں سنائی جائیں گی وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ مغرب کے اندر رہنے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو بھی جہاں تحریر وتقریر کی آزادی اور جمہوریت کا بہت چلن ہے اور جہاں اختلاف رائے کو حق سمجھ کر برداشت کیا جاتا ہے۔ وہاں بھی یہ تمام کارروائیاں بغیر کسی رو رعایت کے دہرائی جائیں گی۔ یہ وہ دور ہوگا جو مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ کٹھن ہو گا۔ اسی لئے اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''قیامت سے پہلے دو خیمے ہوں گے جن میں سے ایک میں نفاق اور دوسرے میں اسلام ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نفاق کے خیمے میں 90 فیصد اور اسلام کے خیمے میں صرف 10 فیصد لوگ ہوں گے۔ (ابوداؤد)

چنانچہ دجال کے خاتمے تک اللہ کے یہ دشمن مسلمانوں کے خلاف اسی طرح دہشت گردی کرتے رہیں گے تاکہ انہیں دباؤ میں رکھ سکیں۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ قابل رحم صورت حال دور خلافت کے خاتمے ہی سے جاری ہے۔ جبر کی حکمرانی کا موجودہ دور، خلافت کے احیاء کے آخری دور تک جاری رہے گا۔ جس کے بعد دنیا پر اسلام کی حکمرانی کا دور واپس آئے گا۔

بہرحال ان تابناک ایام کے آنے سے پہلے تک، موجودہ جبریہ دور سے گزرنے کے باعث ایک طرف مومنوں کو زبردست چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور دوسری طرف اس کی وجہ سے مومنوں اور منافقوں کے درمیان شناخت آسان ہوتی جا رہی ہے۔ نفاق نے آج کے اکثر و بیشتر مسلمانوں کے دل میں گھر کر لیا ہے۔

مسلمانوں کی وعدہ شدہ آخری کامیابی حاصل ہونے تک یوں تو بہت ساری نشانیاں طویل عرصے سے ہمارے سامنے آچکی ہیں۔ تاہم بہت ساری نشانیاں ابھی ظاہر ہونی باقی ہیں۔ جن آزمائشوں سے امت مسلمہ کو دوچار ہونا پڑے گا ان میں سے چند یہ ہیں:

- معصوم مسلم مرد، عورتیں اور بچے ہلاک کئے جائیں گے لیکن الٹا ہم ہی کو قاتل اور بربریت پسند کہا جائے گا اور اس طرح مسلمانوں کے قتل عام کو جائز قرار دے دیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مسلمانوں کو کچلا اور دبایا جائے گا، ان کے خلاف سازشیں کی جائیں گی۔ اور پھر بھی انہیں کو دہشت گرد کہہ کر پکارا جائے گا۔ دہشت گردی اور ظلم وستم عالمی ثقافت کا حصہ بن جائیں گے۔
- تمام مسلمان ''مشکوک'' کہلائیں گے اور جو لوگ ان سے اظہار ہمدردی کریں گے وہ بھی ''ہدف'' سمجھے جائیں گے۔
- ہمارے ہی ممالک لوٹے اور برباد کئے جائیں گے مگر اس کے باوجود ہمیں ہی مجرم کہہ کر پکارا جائے گا۔
- ''اقتصادی پابندیوں'' کے نام سے اکثر مسلم ممالک کا گھیراؤ کیا جائے گا۔
- اللہ تعالیٰ کی دشمن طاقتیں مسلم ممالک کے دولت اور وسائل پر قبضہ کر کے خود مسلم ممالک ہی کے خلاف استعمال کریں گی۔
- منافقین اللہ کے دشمنوں کے ساتھ مل کر ان کی مدد کریں گے اور مومنوں کے خلاف غلط بیانیوں کا سہارا لیں گے۔
- مسلمانوں کی اکثریت بے بسی کے ساتھ بس اتنا ہی کہہ کر رہ جائے گی کہ ''ہم کیا کریں۔ ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔''
- کفر کا رعب بڑھتا رہے گا یہاں تک کہ یہ بڑھتے بڑھتے دجال کی شکل میں ظاہر ہونے لگے گا۔ یہ دجال جھوٹ، فریب، استحصال اور ظلم میں ماہر ترین ہوگا۔
- مسلمانوں کو اس وقت اپنے ایمان پر چلنا انتہائی مشکل ہو جائے گا۔

غالباً یہی وہ حالات ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے آج سے پندرہ سو سال قبل پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ''وہ ایسی صورت حال ہوگی جس میں ایک شخص اگر صبح کو مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مسلمان ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''عنقریب ایسے فتنے جنم لیں گے جس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔'' پھر آپ ﷺ نے آگاہ کیا کہ ''جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا وہ فتنے اس کی طرف دوڑیں گے۔ لہٰذا جو شخص بھی کوئی پناہ گاہ پائے، وہ اس میں چھپ جائے۔'' (بخاری و مسلم)

اس انتہائی آزمائش والے دور میں اہل ایمان کی نوے فیصد اکثریت نفاق کے خیمے میں داخل ہو جائے گی جب کہ صرف دس فیصد ایمان والے باقی رہ جائیں گے اور وہ اپنے ایمان کے خیمے میں منتقل ہو جائیں گے۔

یہ وہ سخت آزمائشوں کا دور ہو گا جس میں سے مسلمانوں کو لازماً گزرنا ہو گا۔ یہودی بھی مسلمانوں کو اس مصیبت میں مبتلا کروانے کے لئے اس وقت کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ وہ عالمی سطح پر مسلسل ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کی نہ صرف تمام تحریکیں ختم ہو جائیں بلکہ ان کی انفرادی و ذاتی عبادات بھی باقی نہ رہیں۔ کیونکہ ان کا مسیح دجال ان کے بقول انہیں سرخروئی اور تمام عالم پر غلبہ دلائے گا۔

یہ تمام علامات قرب قیامت کی ہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت سے بچنے کے لئے اللہ سے توبہ کرنی چاہئے اور اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ تاہم فی الوقت مسلمان محض دنیوی چمک دمک پر ریجھے ہوئے ہیں اور اس سے آگے کچھ بھی سوچنے پر تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ کتنی ہولناک صورت حال تیزی سے ان کے قریب بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ اپنے نزدیک ہم سب کچھ ہیں سوائے مسلمان کے، اور غیروں کے نزدیک ہم کچھ بھی نہیں ہیں سوائے مسلمان کے۔ کیسا عجیب تضاد ہے مسلم اور غیر مسلم کے طرز عمل میں!

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیلی معیشت۔ زوال کا شکار

اس وقت دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہودیوں کی کل آبادی صرف ایک کروڑ پچاس لاکھ ہے جس میں سے 48 لاکھ یہودی ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اور تقریباً باسٹھ لاکھ یہودی اسرائیل میں آباد ہیں۔ اسرائیل کی آبادی پہلے اور بھی کم تھی لیکن افغان روس جنگ میں روس کی شکست و ریخت کے بعد روس کی ریاستوں سے یہودی اسرائیل پہنچ رہے تھے۔ اس دور میں دن رات کے حساب سے تقریباً 5 لاکھ یہودی ہجرت کر کے مستقل طور قیام کی خاطر اسرائیل وارد ہوئے تھے۔ اس طرح ان کی تعداد میں وہاں بڑا اضافہ ہوا۔ البتہ امریکی یہودیوں کا معاملہ ذرا مختلف ہے۔ تمام تر ترغیب اور تحریص اور اسرائیلی ریاست کے مذہبی تقدس کا درجہ رکھنے کے باوجود امریکی یہودی اسرائیل آنے کو تیار نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اسرائیل کے وفادار ضرور ہیں اور اس کی تمام تر مالی امداد بھی کریں گے لیکن امریکہ چھوڑ کر اسرائیل میں جا بسنا ان کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ انہیں امریکی سہولتیں، آزادی اور ذاتی مفاد کی تسکین امریکہ سے نکلنے پر آمادہ نہیں کرتی۔

اس وقت مقبوضہ فلسطین میں مسلمانوں کی تعداد 2000 کے اعداد و شمار کے مطابق 37 لاکھ جبکہ اوپر بتائی گئی حقیقت کے لحاظ سے فلسطین میں یہودیوں کی تعداد 62 لاکھ ہے جو فلسطینیوں کی نسبت 174 فیصد ہیں۔ لیکن حیرت انگیز طور پر اپنے تمام تر اسلحے، ساز و سامان اور عالمی تعاون کے باوجود وہ آج تک ان 37 لاکھ فلسطینیوں پر قابو نہیں پا سکے ہیں جبکہ غریب فلسطینی نہتے اور دربدر بھی ہیں۔ تاریخ کا یہ حیرت انگیز کمال ہے اور اس کی واحد وجہ مسلمانوں کا قدرتی رعب ہے۔ جہاد کرنے والے مسلمانوں کے اندر اللہ تعالیٰ قدرتی طور پر ایک ایسا رُعب ڈال دیتا ہے کہ بڑی بڑی طاقتور افواج بھی ان سے غیر محسوس طور پر مرعوب رہنے لگتی ہیں۔ مسلمانوں کا رُعب یہودیوں کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک لحاظ سے DETERRENT کا کام دے رہا ہے، ورنہ 62 لاکھ یہودی ان 26 فیصد فلسطینیوں کو نہ جانے کب کا تباہ و برباد کر چکے ہوتے۔

اسرائیل کا معاشی بحران ہر روز بڑھتا جا رہا ہے اور وہاں کی سرکردہ تجارتی شخصیات مطالبہ کر رہی ہیں کہ تباہی کے خطرے سے دوچار ملکی معیشت کو بچانے کے لئے ایک متحدہ قومی حکومت بہت ضروری ہے۔ امریکہ اسرائیل کو ہر سال سوا تین ارب ڈالر کی خطیر رقم بطور امداد فراہم کرتا ہے تاہم اس کے باوجود اسرائیلی حکومت امریکہ سے مسلسل مزید مالی تعاون مانگتی رہتی ہے۔ گذشتہ عشرے میں صیہونیوں کے خلاف جو دو انتفاضے شروع ہوئے تھے، اس نے اسرائیلی معیشت پر کاری ضربیں لگائی ہیں جن کے باعث اسرائیل کی سیاحت، زراعت، تعمیرات اور صنعت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل میں بے روزگاری کی شرح بھی بڑھ رہی ہے۔ اے این پی کی رپورٹ کے لحاظ سے اگست 2003ء تک اسرائیل کے 65 فیصد تجارتی مراکز بند ہو چکے تھے جس کی وجہ سے اُس سال 48 ہزار افراد ملازمتوں سے فارغ کئے گئے تھے۔ اب حال ہی میں حماس کی قیادت نے اعلان کیا ہے اگر ان کی منتخب حکومت کو تباہ و برباد کیا گیا تو وہ اسرائیل میں ایک بار پھر تیسری انتفاضہ شروع کر دے گی۔ اسرائیلی شہریوں پر خودکش بم دھماکوں کا اتنا بھاری خوف طاری ہے کہ شاپنگ علاقے اور تفریحی مقامات عام طور پر خالی نظر آتے ہیں۔

مذکورہ انتفاضوں کے باعث اسرائیل کے فوجی اخراجات بھی حد سے سوا ہو گئے ہیں۔ میجر جنرل یوزی دریان نے جو 2001ء میں اسرائیل کی نیشنل سیکورٹی کاؤنسل کا سربراہ تھا، ستمبر 2001ء میں وضاحت کی تھی کہ انتفاضہ کی تحریک کی وجہ سے اسرائیل کو ہر سال 3 ارب ڈالر کا خسارہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ دوسری طرف اسرائیلی فوجیوں میں بھی بغاوت کے آثار پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے کئی فوجیوں نے اسرائیلی حکومت کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیلی معیشت کے زوال کی ایک اور بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کی تیار کردہ اکثر مصنوعات مسلم دنیا کے 56 ممالک میں سے محض دو یا تین ممالک میں برآمد کی جاتی ہیں کیونکہ ان کے سفارتی تعلقات اسرائیل کے ساتھ قائم نہیں ہیں۔ روزنامہ انقلاب بمبئی کے ایک تجزیئے کے مطابق اسرائیل میں دنیا بھر کے یہودیوں کی آمد کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بڑی تعداد اب خوابوں کے اپنے اس ملک سے ترک وطن کرنے پر مجبور ہوئی ہے۔ یہ یہودی خیال کرتے ہیں کہ اسرائیلی حکومت کا ہر شہری کو لازمی فوجی خدمت انجام دینے کا قانون ان کے ساتھ زیادتی ہے جس کی بنیاد پر ہر شہری کو اسرائیلی فوج کے ساتھ فلسطینیوں اور لبنانیوں وغیرہ سے لڑنے کیلئے جنگی کاروائیوں میں لازماً حصہ لینا ہوتا ہے۔ پنسلوانیا (امریکہ) کے ایک پروفیسر ایان لیسٹک کے مطابق اگر فلسطینی انتفاضہ تحریک یونہی جاری رہی تو اسرائیل سے بھاگنے والے یہودیوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی جائے گی۔

یورپی ممالک کی طرح ہندوستان کے یہودی بھی بھاری تعداد میں اسرائیل آ کر آباد ہوئے تھے لیکن ان کے ساتھ اس حکومت نے متعصّبانہ سلوک کیا اور انہیں غیر آباد اور غیر سہولیاتی علاقوں میں بسایا گیا۔ حکومت کی اس غیر منصفانہ پالیسی پر ہیبرو یونیورسٹی کی ڈاکٹر سیلوا ابیل خاصی برہم نظر آتی ہیں۔ انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یورپی یہودیوں کو تو یروشلم اور تل ابیب جیسے شہروں میں بسایا جاتا ہے جبکہ ہندوستان سے آئے ہوئے یہودیوں کو دھول اور گندگی سے بھرے چھوٹے چھوٹے قصباتی علاقوں میں آباد کیا جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ فلسطینی علاقوں سے قریب ان چھوٹے شہروں میں اکثر بمباری بھی ہوتی رہتی ہے۔ 1970ء میں اسرائیل کی طرف ہجرت کرنے والے اسرائیلی رہنما الاریمیڈ کے مطابق ''ہندوستان میں ہم کافی خوش تھے۔ وہاں ہمیں کبھی اپنے حقوق کی لڑائی نہیں لڑنی پڑی لیکن یہاں ہمیں ہر روز یہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ ہمارے کالے رنگ کی وجہ سے ہوتا ہے''۔ ایک دوسرا بھارتی یہودی انجینئر یووال ابراہیم کہتا ہے کہ ''اگر آپ گورے یہودی نہیں ہیں تو آپ کے ساتھ درجہ دوئم کے شہری جیسا برتاؤ کیا جائے گا''۔ (بحوالہ سہ روز دعوت، نئی دہلی 7 نومبر 2006ء)۔

قارئین کے لئے یہ بات بھی حیرت و مسرت کا باعث ہوگی کہ دنیا میں یہودیوں کی آبادی ویسے ہی کم ہو رہی ہے۔ یہودی افراد عیسائیوں کے ساتھ باہم شادیاں کرتے ہیں لیکن چونکہ عیسائیوں میں مذہب کی گرفت بہت کمزور ہے، اس لئے پیدا ہونے والی اولاد 30 فیصد لادین بن جاتی ہے۔ 40 فیصد عیسائی اور صرف 30 فیصد یہودی رہتی ہے۔ بی بی سی کے ایک جائزے کے مطابق اسرائیل میں آباد فلسطینی مسلمانوں میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو آئندہ دس سے پندرہ برسوں میں یہودی ان علاقوں میں اقلیت بن کر رہ جائیں گے جہاں اسرائیل نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ آبادی میں اضافے کی اس جنگ میں اسرائیل کی شکست واضح ہے۔ (پندرہ روزہ جہاد کشمیر۔ راولپنڈی۔ 6 ستمبر 2006ء بحوالہ انقلاب بمبئی)۔

سینٹرل بینک آف اسرائیل نے نومبر 2002ء میں حکومت کو متنبہ کر دیا تھا کہ 2003ء میں اسرائیل کو معاشی ابتری (Resurrection) کا سامنا کرتے ہوئے لگاتار تین سال ہو جائیں گے۔ اسرائیلی معیشت کی قسمت پھیرنے کے لئے حکومتی مشیروں کی نظریں صرف امریکا کی امداد پر جمی ہوئی ہیں لیکن اسرائیل کے خلاف بار بار اٹھنے والی انتفاضہ اسرائیلی حکومت کی ہر کوشش پر پانی پھیر دیتی ہے۔ جس طرح کا بھاری معاشی خسارہ اسرائیل کو درپیش ہے اور جس طرح اسرائیلیوں کی ذاتی خوشحالی اور تحفظ خطرے میں پڑے ہوئے ہیں، اس کا لازمی نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ یہودیوں کی بہت بڑی تعداد اب اسرائیل سے اپنے آبائی وطن پرواز کر رہی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆☆☆☆☆

امریکی یہودی تنظیمیں اور ان کا کردار

یہ بات تو اب بہت عام ہو چکی ہے کہ امریکہ آج مکمل طور پر اسرائیل کی گرفت میں ہے بلکہ ایک سابق امریکی فوجی افسر کے بقول پینٹاگون تو اسرائیل کے لئے ایک گھر کی حیثیت رکھتا ہے۔ امریکہ میں اس وقت کئی یہودی تنظیمیں بیک وقت کام کر رہی ہیں جن سب کے مقاصد ایک ہی ہیں۔ (۱) امریکی حکومت اور پارلیمنٹ کو مکمل طور پر یہودی گرفت میں رکھیں۔ (۲) اسرائیل مخالف امریکیوں کے لئے زندگی دشوار کر دیں (اسی لئے امریکہ میں اسرائیل کے خلاف بات کرتے ہوئے ہر رکنِ کانگریس سخت کانپتا ہے)۔ (۳) اسرائیل کے لئے امریکی حکومت سے زیادہ سے زیادہ اسلحہ اور امداد کی ترسیل کروائی جائے۔ (۴)۔ امریکی عوام سے کروڑوں ڈالر عطیات جمع کئے جائیں اور (۵) مسلم ممالک کے خلاف کریک ڈاؤن پر ہر امریکی حکومت پر دباؤ بڑھایا جائے۔

یہ یہودی تنظیمیں امریکہ میں آباد یہودیوں کے اندر اس انداز میں کام کرتی ہیں کہ ان میں صیہونی مقاصد کے ساتھ لگن پیدا ہو سکے اور وہ یہ باور کر لیں کہ اسرائیل ہی ان کی زندگی کا محور و مرکز ہے۔ ایک امریکی یہودی تنظیم ''امریکن زائنسٹ فیڈریشن'' مختلف شہروں میں عوامی اجتماعات کا انعقاد کرتی ہے جن کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ غیر یہودیوں سمیت زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اسرائیل کا بطور ریاست تصور پہنچایا جائے اور یروشلم کو اسرائیل کا سرکاری دارالحکومت تسلیم کرانے کے لئے عوامی دباؤ بڑھایا جائے۔ اس تنظیم نے ایک صیہونی کارواں بھی تشکیل دیا ہے جو ہر سال امریکہ کے بیس شہروں کا دورہ کرتا ہے اور اسرائیل کے حق میں فضا ہموار کرتا ہے۔ بعض یہودی تنظیموں نے تعلیمی اداروں میں اپنے اثر و نفوذ کے لئے اکیڈمک کونسلیں قائم کر رکھی ہیں جن کے ذریعے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونیورسٹیوں کے اساتذہ کو اسرائیل کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔ امریکہ ہی میں یہودی خواتین کی بھی ایک تنظیم (حداشہ) کام کر رہی ہے جس کا اثر ونفوذ اسکول کے طلبہ و طالبات میں ہے۔ حداشہ نوجوانوں کی قیادت کے لئے تربیتی کیمپ بھی منعقد کرتی ہے اور تیرہ سال سے زائد عمر کے بچوں کے لئے مسلم گرما میں ''اسرائیل کی سیر'' کا انتظام بھی کرواتی ہے۔

امریکہ کی یہودی سماجی انجمنوں کا ایک بنیادی کام یہ رہا ہے کہ امریکی معاشرے میں یہودیوں کے خلاف تعصّبات یا شہری حقوق کی خلاف ورزی کی سرعام مذمت کی جائے۔ لہٰذا اب یہ انجمنیں ان افراد یا شعبوں کو بھی ہدف تنقید بنانے سے نہیں چوکتیں جو اسرائیل پر معمولی سی بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ان تنظیموں کے عہدیدار، جو خود بھی بااثر امریکی یہودی ہوتے ہیں، امریکی حکومت اور انتظامیہ کے بڑوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور انہیں اپنی کانفرنسوں میں مدعو کرتے ہیں جہاں ان سے صیہونیت کے حق میں تقریر کروائی جاتی ہیں۔ ان تقریروں کے عوض یہودی تنظیمیں ان امریکی سیاست دانوں کو بھاری رقوم بطور ''اعزازیہ'' ادا کرتی ہیں۔ امریکی جیوئش کمیٹی کے صدر بلاسٹن نے اب سے کئی عشرے قبل ڈیوڈ بن گوریان (جو بعد میں اسرائیل کا وزیراعظم بنا) کے ساتھ ایک بیان میں کہا: ''کسی کو اسرائیل کے لئے ہماری محبت کو غلط نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ہم دن رات اس محبت کا اظہار کرتے رہیں گے۔ ہم اسرائیل کے لئے اپنی پوری قوت، اپنی ذہنی اور بدنی صلاحیتوں سے کام کریں گے۔ ہم اپنے تمام وسائل اور توانائی کو بروئے کار لائیں گے۔ اسرائیل سے بڑھ کر ہماری کوئی ترجیح نہیں ہے''۔ ایک دوسری یہودی تنظیم جس سے گذشتہ دنوں پاکستان کے صدر مشرف نے بھی خطاب کیا تھا، یعنی امریکن جیوئش کانگریس، رائے عامہ کی تشکیل کرنے والوں کے اشتراک وتعاون کے ذریعے یہ باور کروانے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ اقتصادی اور فوجی اعتبار سے ایک مضبوط اسرائیل مشرقِ وسطیٰ کے امن اور امریکہ کے نازک دفاعی مفادات کے تحفظ کے لئے ناگزیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہم وہائٹ ہاؤس میں پیدا ہونے والے ہر اس رجحان کے خلاف کام کرتے رہیں گے جو کیمپ ڈیوڈ معاہدے کی روح کے منافی ہو۔1976ء میں اسی امریکی یہودی کانگریس نے نیویارک ٹائمز میں پورے صفحے کا ایک اشتہار شائع کروایا جس کا عنوان تھا: ''یہودی ہونے پر فخر کیجئے''۔

یہ کانگریس امریکہ کے بڑے بڑے شہروں کے میئر حضرات کو یروشلم کے دورے پر بھیجنے کے انتظامات کرتی ہے۔ ان دوروں پر جانے والوں کو کانفرنسوں میں سب سے پہلے یہ باور کرایا جاتا ہے کہ پورے یروشلم میں اسرائیل کی بالادستی کیوں ضروری ہے؟ اس کے بعد جب یہ امریکی میئر دوروں سے واپس آتے ہیں تو وہ امریکی عوام اور انتظامیہ پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہیں۔ یہ کانگریس اپنے ارکان پر زور دیتی ہے کہ جب حالات معمول پر ہوں تو ذرائع ابلاغ کے اہم افراد اور کالم نگاروں سے ذاتی سطح پر تعلقات استوار کریں، اس طرح دوررس نتائج پیدا ہوں گے اور ''بحران'' کے دنوں میں ان تعلقات کو ضرورت کے مطابق کام میں لایا جا سکے گا۔ اس کانگریس کے تحت ذرائع ابلاغ سے متعلق شخصیات کو اسرائیل کے دوروں کا بھی بندوبست کرایا جاتا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اخبارات میں اشتہارات صرف اسی صورت میں دیئے جائیں جب آپ کا نقطہ نظر شائع کرانے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں۔

ایک اور معروف یہودی تنظیم اینٹی ڈی فیمیشن لیگ (ADF) کی کارروائیوں کی تعریف کرتے ہوئے سابق امریکی صدر ہنری ٹرومین نے اسے ''امریکی عوام کے لئے کھلا ہوا گلاب'' قرار دیا۔ ایک اور صدر لنڈن بی جانسن نے اس کی ستائش کے لئے حسب ذیل الفاظ ادا کئے: ''آپ نے جہاں جہاں بھی اپنی شمع روشن کی، وہاں تحمل، برداشت، شائستگی، اور فیاضی جگمگا اٹھی اور تعصب اور ہٹ دھرمی نے اپنا منہ چھپا لیا''۔ (اس بیان کی شاعرانہ نوعیت پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے)۔ اسی ADF نے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار اسرائیلی صحافی اور رکن پارلیمنٹ (KENESSET) ''یوری ایویزی'' کے خلاف پورا محاذ کھول دیا جو 1970ء میں امریکی دورے پر تھا۔ ADF نے ملحقہ یہودی تنظیموں کو ہدایت کی کہ اسے نہ تو اپنے کسی پروگرام میں مدعو کریں اور نہ کسی اور تنظیم کے ساتھ مل کر اس کی کوئی تقریر کرائیں۔ ہدایات میں مذکورہ اسرائیلی صحافی کو صیہونیت اور یہودیت کے نظریئے کا مخالف قرار دیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ یہ صحافی ایسی باتیں کہہ سکتا ہے جو یہودیوں کے لئے تکلیف دہ اور پریشان کن ثابت ہوں۔

1982ء کی لبنان اسرائیل جنگ کے دوران نیویارک ٹائمز نے ایک اداریہ لکھا جس میں اس نے اسرائیل کو اس بات پر سخت سست کہا تھا کہ اس نے اس جنگ میں امریکیوں کو بھی گھسیٹ لیا ہے۔ اس کے جواب میں ANTI DEFAMATION LEAGUE (ADF) نے ایک تجزیہ شائع کروایا جس میں کہا گیا تھا کہ شام اور سعودی عرب اسرائیل کی قیمت پر امریکہ سے مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ اضافی طور پر اسی نیویارک ٹائمز میں ایک اشتہار شائع کروایا گیا جس کے الفاظ تھے کہ ''مشرق وسطیٰ کے 36 سال پرانے مرض اور عربوں کی طرف سے بار بار مسترد کئے جانے کے باعث ''امن'' بالآخر چل بسا۔ امن کی اس موت پر صرف ADF ہی کو ماتم نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان تمام لوگوں کو بھی آنسو بہانے چاہئیں جو بربریت پر تہذیب کی فتح کے قائل ہیں''۔

ایک اور اسرائیلی تنظیم ''ماعا'' کے سابقہ ایگزیکٹیو ڈائریکٹر تھامسن ڈائن سرعام یہ کہتا رہا کہ ہم اپنی سیاسی قوت کا صرف زبانی ہی اظہار نہیں کرتے بلکہ اسے عمل میں بھی لاتے ہیں۔ تھامسن ڈائن اس تصور کی سختی سے مخالفت کرتا تھا کہ امریکی یہودیوں کو اسرائیل کی حمایت میں دبے پاؤں ہی چلنا چاہیئے۔ اور اسرائیل و یہودیت کی مخالفت کو بلاوجہ ابھارنے سے گریز کرنا چاہیئے۔ امریکی ہاؤس آف ریپریزنٹیٹیو کی اُمور خارجہ کی کمیٹی کا ڈیموکریٹ رکن مارون، اسرائیل کو امریکی امداد پر زیرلب نکتہ چینی کرتا رہتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکی جریدے وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق اس رکن نے بتایا کہ وہ جب بھی اسرائیلی امداد پر معمولی سی بھی تنقید کرتا تھا تو فوراً ہی ''ماعا'' (یہودی امریکی تنظیم) کا ایک وفد اس سے ملنے آجاتا تھا۔ اس رکن نے مزید بتایا کہ وہ بات تو ضرور اسرائیل کی امداد کے خلاف کرتا ہے لیکن ووٹ وہ بالآخر اسرائیل کے حق میں ہی استعمال کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے ''ماعا'' کے رکن کو بتایا کہ اس نے ایک بار بھی ان کے مفاد کے خلاف ووٹ نہیں دیا۔ لیکن وفد کے ارکان نے کہا کہ فلاں موقع پر آپ اسرائیل کے حق میں ووٹنگ سے غیر حاضر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''ماعا'' کتنی باخبر ہے! ضرورت کے وقت ماعا جذباتی دباؤ بھی ڈالتی ہے۔ گذشتہ ایام میں کانگریس میں جب سعودی عرب کو اواکس طیارے دینے کے سوال پر بحث ہو رہی تھی تو اس دوران ماعا نے ہر رکن کانگریس کو ڈاک سے ''ہولوکاسٹ'' نامی ناول کی ایک ایک جلد فراہم کی۔ (واضح رہے کہ یہ ناول بے حد جذباتی مناظر پیش کرتا ہے)۔

کانگریس کے انتخاب پر یہودی کتنا اثر رکھتے ہیں؟ اس کی ایک مثال ''اسٹیونسن'' کی ہے۔ اس نے اسرائیل کے خلاف جس معاندانہ طرز عمل کا مظاہرہ کیا، اس کے نتیجے میں 1982ء کے انتخاب میں ریاست الی نوائس کے یہودی ووٹروں نے اسے ووٹ دینے سے انکار کر دیا اور یوں وہ انتخاب ہار گیا۔ اسی طرح اسرائیلی طرز عمل کے مخالف پندرہ بار کے منتخب امریکی سینیٹر کو برداشت کی انتہا کے بعد ''الی نوائس'' سے ''پال فنڈلے'' کو ہرا دیا گیا۔ اسی طرح سینیٹر ابراہیم ربی کوف نے ایک بار اسرائیلی وزیر اعظم اور ''ماعا'' پر شدید نکتہ چینی کی تو کینٹکی کٹ کے علاقے سے تاروں اور خطوط کا تانتا بندھ گیا جن میں ربی کوف کے اس موقف کی مذمت کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ''ماعا'' نے کینٹکی کٹ کے اپنے ارکان کو ایک یادداشت پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ ربی کوف نے PLO کے یاسر عرفات کے ساتھ ایک ظہرانے میں شرکت کی ہے۔ اسی طرح اسے بھرپور طریقے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔

امریکہ میں مختلف یہودی تنظیموں کے سازشی کردار کی ہم نے محض ایک مختصر جھلک دکھائی ہے جسے خود ایک امریکی مصنفہ ''لی اوبرائن'' نے اپنی کتاب "American Jewish Organisations" میں بہت تفصیل اور اعداد و شمار کے ساتھ رقم کیا ہے۔ اس جھلک میں ان یہودی تنظیموں کی اسرائیل کے ساتھ اپنی محبت کی انتہا جھلکتی ہے۔ لیکن دوسری طرف ہم ہیں کہ اپنے پاکستان کی بنیاد نظریہ پاکستان ہی کو کھودنے میں مصروف ہیں۔ خان عبدالولی خان نے انڈیا آفس لائبریری لندن سے جو خصوصی تحقیقات اخذ کیں وہ یہ تھیں کہ قائداعظم انگریز کے ایجنٹ تھے۔ ایک اور سیاستدان نے بھارت میں بیٹھ کر بیان دیا کہ ہمارے بزرگوں نے پاکستان بنا کر غلطی کی تھی جبکہ آج کئی حکومتی ذمے داران برسرعام کہہ رہے ہیں کہ ہندی اور پاکستانی تہذیب ایک ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب صورتِ حال ایسی ہو تو اسرائیل لازماً مضبوط سے مضبوط تر ہو گا اور پاکستان کی قسمت میں غلامی در غلامی ہی لکھی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک امریکی صدر جس نے اسرائیل کو اس کی اوقات یاد دلائی

امریکہ کے لئے اسرائیل آج ایک اس کی اپنی ریاست کی حیثیت رکھتا ہے۔ امریکی حکومت سے اسرائیل اپنا جو بھی مطالبہ چاہے، منوا سکتا ہے۔ قیام اسرائیل کے بعد امریکہ کا ہر صدر خود کو اسرائیل کا فرمانبردار غلام سمجھتا رہا ہے۔ البتہ امریکی تاریخ میں ایک امریکی صدر ایسا بھی گذرا ہے جس نے اسرائیل کو اپنے آگے ناک رگڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس نے اسرائیل کے دھونس، دباؤ اور غیر قانونی اقدام پر کسی بھی قسم کے سمجھوتے سے صاف انکار کیا تھا۔ اور الٹا اسرائیل پر دباؤ ڈالا تھا کہ وہ اٹھائے گئے اپنے ناجائز اقدام کو فوری طور پر واپس لے ورنہ اس کا حشر برا کر دیا جائے گا۔

اس ''مجاہد'' امریکی صدر کا نام ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور تھا جسے دنیا آج محض آئزن ہاور کے نام سے پہچانتی ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کے بحران کا تذکرہ کرتے ہوئے نہ جانے کیوں آئزن ہاور کے اس جراتمندانہ کردار کا ذکر نہیں کیا جاتا؟۔ آج ہم اپنے قارئین کے لئے تاریخ کا یہی اہم ورق پلٹ رہے ہیں۔

یہ اکتوبر 1956ء کی بات ہے جبکہ اسرائیل نے برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مل کر ایک خفیہ معاہدہ کیا کہ یہ تینوں ممالک مل کر مصر پر حملہ کریں گے اور صدر ناصر کا تختہ الٹ دیں گے۔ اصولی طور پر برطانیہ اور فرانس امریکہ کے حلیف تھے اور ایسی کسی کاروائی سے قبل ان تینوں ممالک کو امریکہ کے ساتھ بھی مشاورت کرنی چاہیئے تھی لیکن انہوں نے امریکہ کو اطلاع دینے سے پہلو تہی کی۔ اسرائیل کی جانب سے یہ حملہ 29 اکتوبر 1956ء کو شروع ہوا تھا اور 7 نومبر 1956ء کو یہ حملہ ختم ہوا۔ کرنل ناصر نے انہی دنوں نہر سوئیز کو اپنے قبضے میں (قومیا) لیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوبہ یہ تھا کہ اسرائیل صحرائے سینا پار کر کے نہر سوئز کی طرف بڑھے گا جبکہ برطانیہ اور فرانس فضائی بمباری کرتے ہوئے شمال کی جانب سے مصر پر حملہ آور ہوں گے۔ امریکہ سے اس حملے کو خفیہ رکھنے کی خاطر اسرائیل نے واشنگٹن میں اپنے سفیر کو امریکہ کو تسلی دلانے کی خاطر یہ ہدایت جاری کی کہ مسلح افواج کی یہ نقل و حرکت محض حفاظتی نقطہ نظر سے ہے اور اس کا کوئی تعلق مصر پر حملہ کرنے سے نہیں ہے۔ تینوں ممالک سمجھتے تھے کہ صدر آئزن ہاور اپنے سابقہ جنگی حلیفوں (برطانیہ اور فرانس) کی اعلانیہ مخالفت نہیں کرے گا۔

تاہم صدر امریکہ کو جب اس خفیہ حملے کی اطلاع ملی تو اسے سخت غصہ آیا اور اس نے اسرائیل کو امریکی امداد بند کر دینے کی دھمکی دی۔ اس نے اپنے سیکرٹری آف اسٹیٹ جان فوسٹر کو تحکمانہ انداز سے ہدایت جاری کی کہ ''فوسٹر انہیں بتا دو کہ ہم ان کے خلاف پابندیاں عائد کریں گے۔ ہم یہ معاملہ اقوام متحدہ میں اٹھائیں گے اور ہر وہ اقدام کریں گے جس سے یہ حملہ رُک جائے''۔ آئزن ہاور نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اسرائیلیوں کو واضح طور پر بتا دیا ہے کہ اگر وہ (اسرائیلی) یہ چاہتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ میں ہم ان کی پوزیشن کی حمایت کریں تو انہیں اپنے رویئے کی اصلاح کرنی ہوگی۔

تاہم اسرائیل برطانیہ اور فرانس نے امریکہ کی ان دھمکیوں کی مطلق پرواہ نہ کی اور اپنا حملہ جاری رکھا۔ آخر کار مجبور ہو کر صدر آئزن ہاور نے اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا اور اسرائیل کو ہر قسم کی امداد پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد اسرائیل نے مجبور ہو کر مصر پر اپنا حملہ روک دیا اور فوجیں اپنے اپنے مقام پر رُک گئیں۔ فرانس اور برطانیہ نے بھی اسرائیل کی پیروی کی اور شمالی علاقوں پر اپنے بمبار حملے بند کر دیئے۔ مصر پر تین ممالک کا مشترکہ حملہ رکوانا صدر آئزن ہاور کی بہت بڑی کامیابی تھی باوجود اس کے کہ برطانیہ اور فرانس امریکہ کے حلیف تھے جبکہ مصر اپنی وابستگی امریکہ مخالف روس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ رکھے ہوئے تھا۔تاہم آئزن ہاور محض جنگ بندی پر خوش نہ تھا کیونکہ حملہ روک دینے کے بعد بھی اسرائیل نے مصر کی اہم بندگاہ ''شرم الشیخ'' اور اس کے زیر انتظام غزہ کی پٹی پر اپنا غاصبانہ فوجی قبضہ برقرار رکھا تھا اور وہاں سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا۔امریکہ کے کہنے پر اقوام متحدہ نے بھی مقبوضہ علاقے خالی کرانے کی چھ قراردادیں منظور کیں لیکن اسرائیل نے ان میں سے کسی ایک کی بھی پرواہ نہ کی۔

یہ وہ دور تھا جب آئزن ہاور اپنے صدارتی انتخاب کی مہم کے آخری مرحلے میں تھا اور امریکی مبصرین اندازہ کر رہے تھے کہ اسرائیل پر بھاری دباؤ ڈالنے کے سبب وہ اپنا یہ انتخاب ہار جائیں گے (امریکی یہودی جس اُمیدوار کو ووٹ دینے سے دست کش ہو جائیں تقریباً ناممکنات میں سے ہے کہ پھر وہ امیدوار اپنی نشست آسانی سے نکال لے)۔لیکن حیرت انگیز طور پر آئزن ہاور نے اپنی صدارت کا یہ معرکہ پہلے سے زیادہ ووٹوں سے جیتا۔1952ء کے 36 فیصد یہودی ووٹوں کے مقابلے میں 1956ء میں اسے 40 فیصد یہودی ووٹ حاصل ہوئے۔

شرم الشیخ اور غزہ کی پٹی سے انخلا پر دباؤ سے دستبردار ہونے کے لئے اب یہودیوں نے آئزن ہاور پر اپنا بھرپور دباؤ استعمال کرنا شروع کیا۔ایک موقعہ ایسا بھی آیا جب آئزن ہاور سے سابق امریکی صدر روز ویلیٹ کی بیوہ، سابقہ متصل صدر ٹرومین اور سینیٹ میں ڈیموکریٹک اور ریپبلکن سینیٹرز نے ملاقات کی اور صدر کو اپنا اصرار واپس لینے کی درخواست کی۔سیکرٹری آف اسٹیٹ جان فاؤسٹر ڈلس کو انہوں نے یہ الفاظ بھی کہے تھے کہ ''اس طرز عمل سے ہمارے اور امریکہ کے راستے جدا جدا ہو جائیں گے''۔لیکن ڈلس نے بھی دوبدو جواب دیتے ہوئے نرمی سے کہا: ''تم اپنی دھمکی پر ذرا غور کرو۔ظاہر بات ہے کہ امریکہ کی ساری پالیساں یروشلم میں تشکیل نہیں پا سکتیں''۔ڈلس نے مزید کہا کہ ''مجھے معلوم ہے کہ اس ملک میں یہودی حمایت سے عاری، خارجہ پالیسی پر عمل کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر دشوار ہوتا ہے لیکن پھر بھی میں ایک آزاد پالیسی تشکیل دینے کی کوشش کروں گا'' اس نے کہا کہ ''اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں ایک اسرائیل دشمن فرد ہوں بلکہ میں جارج واشنگٹن کے ان الفاظ پر یقین رکھتا ہوں کہ ''معاملات پر دوسرے ملک کے ساتھ جذباتی وابستگی کو اثر انداز نہیں ہونا چاہیئے''۔

1957ء میں صدر میں صدر آئزن ہاور نے ایک TV خطاب کے ذریعے امریکی عوام سے کہا ''ایک ملک جو حملہ آور بھی ہو اور اقوام متحدہ کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر ملکی علاقے (مصر) پر قبضہ بھی جاری رکھے، کیا اپنے انخلاء کے لئے اسے خود ساختہ شرائط منوانے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟؟'' اس نے مزید کہا کہ ''اگر ہم یہ بات مان لیں کہ جارحیت سے جارح ملک کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے تو میرے خیال میں ہم عالمی نظام کو (جنگلی نظام) کی طرف دھکیل رہے ہیں''۔

آئزن ہاور کی اس TV تقریر کے بعد وہائٹ ہاؤس میں یہودیوں کی جانب سے خطوط اور تاروں کا تانتا بندھ گیا۔ ان میں سے ہر خط اسرائیلی اقدام کی حمایت اور امریکی صدر کی مذمت میں تھا۔ لیکن وہ جرأت مند صدر مرد استقلال بنا رہا اور اس نے مزید دھمکی دی کہ اگر اسرائیل نے سارا جزیرہ نمائے سینائی اور غزہ کی پٹی خالی نہ کی تو امریکہ اقوام متحدہ میں اسرائیل کے خلاف پابندیوں کی قرارداد کی حمایت کرے گا اور اسرائیل کے لئے ملک میں جمع کئے جانے والے عطیات پر انکم ٹیکس سے چھوٹ کی رعایت واپس لے لے گا۔

لہٰذا بالآخر آئزن ہاور کی صد اور اصول پسندی نے اسرائیل سے گھٹنے ٹکوا دیئے اور اسے شرم الشیخ اور غزہ کی پٹی سے دستبردار ہونا پڑا۔ اس سابق امریکی صدر کی استقامت نے اسرائیل کو اس کی اوقات یاد دلا دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئزن ہاور کے اس جرأت مندانہ کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کے سوانح نگار اسٹیفن ای ایمبر وز نے لکھا کہ صدر کی ''اقوام متحدہ کی برتری پر اصرار، معاہدوں کی پاسداری اور تمام اقوام کے حقوق پر زور دینے کے باعث امریکہ کا وقار اس قدر بلند ہوا کہ اس جیسا پہلے کبھی نہ تھا''۔

قاہرہ سے امریکی سفیر ریمنڈ ہیئر نے وہائٹ ہاؤس کو تار بھیجا کہ ''امریکہ یکا یک سچ کا چیمپئن بن کر ابھرا ہے''۔

امریکہ کے بارے میں یہ دو تبصرے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ آج ساری دنیا میں امریکی وقار پامال ہے اور ہر جگہ اس کے پرچم پیروں تلے روندے جا رہے ہیں۔ دنیا کا شاید ہی کوئی فرد ہو جسے امریکہ سے نفرت نہ ہو۔ کیونکہ امریکہ آج سچ کی بجائے محض جھوٹ کا چیمپئن بنا ہوا ہے۔ اگر کوئی امریکی صدر آج بھی اسرائیل کے مقابلے میں سچائی و انصاف پر ڈٹ جائے تو امریکہ کا وقار آج بھی بلندیوں پر جا سکتا ہے۔

گذشتہ دور میں ایک اور سابق صدر جمی کارٹر کے دل میں بھی آئزن ہاور بننے کا خیال پیدا ہوا تھا اور اس نے کہا تھا کہ وہ ایک ایسا صدر ثابت ہوگا جو اسرائیل کے دباؤ میں نہیں آئے گا۔ صدارت سنبھالنے کے بعد اس کی تمنا تھی کہ وہ فلسطینیوں کے لئے بھی ایک علیحدہ خود مختار وطن قائم کروائے لیکن یہودی لابی نے اسے چین سے نہ بیٹھنے دیا اور اس پر اتنا شدید دباؤ ڈالا کہ کارٹر جلد ہی اپنے تمام خیالات سے تائب ہو گیا۔

مشرق وسطی کی تاریخ پڑھنے والوں کو سابق امریکی صدر آئزن ہاور کے اس مجاہدانہ کردار کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہولوکاسٹ اور اس وقت کی دنیا کا ردّعمل

ہولوکاسٹ (HOLOCUAST) یہودیوں کا ایک اہم موضوع ہے۔ اس موہوم واقعے کی بنیاد پر وہ آج تک ساری دنیا (خصوصاً عیسائیوں) کی ہمدردی سمیٹتے رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ سارے عالمی میڈیا پر تقریباً انہی کا قبضہ ہے۔ اس لئے اس کے ذریعے سے انہوں نے ساری دنیا کو باور کرایا ہے (اور اس میں وہ مکمل طور پر کامیاب رہے ہیں) کہ جرمن ڈکٹیٹر ہٹلر نے اپنے دورِ حکومت میں یہودیوں پر بے پناہ تشدد کیا تھا اور ملک کے مختلف چیمبروں میں بیک وقت سینکڑوں یہودیوں کو زہریلی گیس سے ہلاک کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہٹلر نے اپنے دورِ اقتدار میں 60 لاکھ یہودیوں کو ہلاک کیا تھا۔ اگرچہ یہ سوال آج نمایاں طور پر اُٹھ رہا ہے کہ کیا اس دور میں جرمنی میں 60 لاکھ سے زائد یہودی موجود بھی تھے یا نہیں؟ اس لئے کہ اس دور میں عیسائی دنیا یہودیوں کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑی ہوئی تھی اور یہودی ساری دنیا میں دربدری کی زندگی گزار رہے تھے۔ لہٰذا 70-80 لاکھ کی تعداد میں صرف یہودیوں کا جرمنی میں پایا جانا واقعی ایک بہت بڑا سوال ہے۔ تاہم ہولوکاسٹ کے واقعے سے یہودی دنیا بھر سے نہ صرف ہمدردیاں سمیٹتے ہیں بلکہ بیشمار رعایتیں بھی وصول کرتے ہیں جن میں سے ایک، اسرائیلی ریاست کا قیام بھی شامل ہے۔ قارئین کے علم میں ہونا چاہیئے کہ یورپ اور امریکہ میں یہودی جہاں بھی رہے، اندرونِ خانہ سازشیں کرتے رہے اور ریاست کے اندر ریاست قائم کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی آئین کا بانی بنجامن فرنکلین ان کی سازشوں کو دیکھ کر چیخ اٹھا تھا کہ ''اے امریکیو! ان یہودیوں کو اٹھا کر امریکہ سے باہر پھینک دو، ورنہ کل تمہارے بچے تمہاری قبروں پر کھڑے ہو کر تمہیں کوس رہے ہوں گے''۔ (کتاب اینٹی زائن۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیئم گرمسٹاڈ) لہٰذا فلسطین میں اسرائیل کے قیام کو اس نظریئے سے بھی دیکھا جانا چاہیئے کہ یورپ کے عیسائیوں نے اس گندگی کو اپنے ہاں (مغرب) سے اٹھا کر مشرق میں پھینک دیا ہے۔

اب اکیسویں صدی میں بعض عیسائی دانشوروں اور پروفیسروں کو ہولوکاسٹ کے یہ قصے سمجھ میں آنے لگے ہیں اور وہ برملا کہنے لگے ہیں کہ یہ سب محض فرضی باتیں ہیں جن کی کوئی جڑ بنیاد نہیں ہے۔ اس قسم کی تحریر وتقریر اب ان کی طرف سے منظر عام پر بھی آنے لگی ہے جو ایک طرح سے انسانیت کے حق میں ہے کیونکہ اگر دنیا کو یہودیوں کی حقیقت سمجھ میں آ جائے گی تو ان کی بربریت اور سفاکی کا پردہ چاک ہوگا اور دنیا امن کی طرف گامزن ہوگی لیکن چونکہ ہولوکاسٹ کا افشاء یہودیوں کے خلاف جاتا ہے اس لئے وہ ان لوگوں کے لئے سخت رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آج کسی بھی یورپی ملک میں ہولوکاسٹ کے خلاف لکھنا یا بولنا قانوناً جرم ہے۔ یہودیوں نے آج ہر یورپی ملک کو اپنے شکنجے میں کسا ہوا ہے، اس لئے وہاں کے قوانین یہودیوں کو بہت ساری رعایتیں دیتے ہیں۔ لہٰذا اسی بنیاد پر جرمنی، ہالینڈ، آسٹریا اور بیلجیم وغیرہ میں ہولوکاسٹ کے خلاف لکھنے اور بولنے والے کو ملک کا باغی اور مجرم گردانا جاتا ہے اور انہیں قید و بند کی سزائیں دی جاتی ہیں۔

ہٹلر نے بے شک یہودیوں کو ایک بڑے عذاب سے گذارا تھا لیکن یہ بات کہ اس نے 60 لاکھ افراد کو ہلاک کیا، بذات خود ثبوت کی طلبگار ہے۔ اسی لئے کل کا ''مقدس ہولوکاسٹ'' آج کا محض افسانہ بنتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

ہولوکاسٹ کی اس حقیقت سے قطع نظر اس مضمون میں ہم قارئین کو آج یہ دکھانا چاہیں گے کہ جرمنی میں ہٹلر جب یہودیوں پر ظلم وتشدد کر رہا تھا تو اس کے عظیم سرپرست ملک امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک کا ردعمل کیا تھا؟ نیز خود صیہونیوں نے اس واقعے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی؟ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ امریکہ، یورپ اور صیہونیوں نے اس واقعہ پر ناقابل یقین سردمہری کا مظاہرہ کیا۔ ایک امریکی مصنف رون ڈیوڈ اپنی کتاب ''عرب اینڈ از رائیل'' میں لکھتا ہے:

''جنوری 1930ء میں جرمنی کا چانسلر منتخب ہونے کے بعد اس نے اگلے چند برسوں میں یہودیوں کے لئے (۱) اچھی ملازمتوں پر پابندیاں لگائیں۔ (۲) یہودی قوم سے جرمن شہریت چھین لی۔ (۳) انہیں جرمن عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت کی گئی اور (۴) ''پاک'' ہونے کی سند جاری کرنے سے پہلے 1800ء تک یہودی خون کی تحقیقات کی گئی''۔

جولائی 1938ء میں 32 ممالک کے نمائندے فرانس میں جمع ہوئے تاکہ غور کیا جائے کہ کون سا ملک کتنے یہودیوں کو اپنے ہاں پناہ دے سکتا ہے؟

جواب: (۱) یوراگوئے اور وینزولا نے جواب دیا ''نہیں''۔

(۲) فرانس جس کے پاس پہلے سے دو لاکھ یہودی پناہ گزین موجود تھے، نے کہا کہ وہ پہلے ہی انتہاء تک پہنچا ہوا ہے، اس لئے وہ مزید یہودی ''نہیں'' لے سکتا۔

(۳) ارجنٹائن نے بھی جس کے پاس پہلے سے کافی یہودی پناہ گزین موجود تھے، یہودیوں کا مزید بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔

(۴) ہالینڈ اور ڈنمارک نے بھی ''پیک'' ہونے کی وجہ سے معذرت کر لی۔

(۵) امریکہ جس نے بڑی کوشش سے یہ کانفرنس خود بلائی تھی، یہودیوں کے لئے کوئی بھی پیشکش ''نہیں'' کی بلکہ صرف اسی بات پر زور دیا کہ پہلے سے موجود یہودیوں کو اپنے ہاں سے نہ نکالا جائے۔ مذکورہ مصنف لکھا ہے:

''اس ساری کاروائی پر نازی قوم ہم امریکیوں کو منافقوں کا ایک گروہ قرار دیتے ہوئے ہم پر ہنسنے لگی''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اپریل 1939ء میں امریکی کانگریس یہ فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھی کہ بیس ہزار یہودی بچوں، جی ہاں بچوں کو امریکہ میں لاکر بسایا جائے تاکہ وہ ہٹلر کے مظالم سے محفوظ رہ سکیں تو کانگریس نے ایک بار پھر فیصلہ دیا کہ ''نہیں''۔

1941ء میں جبکہ یہودیوں کے قتل عام کا سلسلہ رومانیہ تک پہنچ چکا تھا، رومانیہ میں ترکی کے سفیر نے امریکہ کو 3 لاکھ رومانی یہودیوں کے تحفظ کا ایک منصوبہ پیش کیا لیکن امریکہ نے اس منصوبے پر عملدرآمد کرنے سے ایک بار پھر معذرت کر لی۔

اوپر کی تفصیل سے ہم نے دیکھا کہ آج امریکہ اور یورپ جن یہودیوں کے دوست بنے ہوئے ہیں، کل جب ان یہودیوں کے اوپر خود بیت رہی تھی، تو ان میں سے ہر ملک نے یہودیوں کو اپنے ہاں پناہ دینے سے انکار کر دیا تھا حتیٰ کہ ان کے بچوں کو بھی پناہ دینے سے بے رحمانہ طور پر معذرت کر لی تھی۔

یہی مصنف آگے چل کر لکھتا ہے کہ ''سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکا کا یہ جواب تو جو کچھ تھا، سو تھا، لیکن خود صیہونی لیڈروں نے یہودیوں کی واپسی کے لئے امریکہ پر دباؤ کیوں نہ ڈالا کہ انہیں نازیوں کے کیمپوں سے نجات دلائی جائے''؟

رَون ڈیوڈ لکھتا ہے کہ اس سوال کا جواب بہت تلخ ہے۔ صیہونی اس بات سے کم دلچسپی رکھتے تھے کہ یہودیوں کو ہٹلر کے مظالم سے بچایا جائے۔ اس کے برعکس انہیں اس بات سے زیادہ دلچسپی تھی کہ (یہودی مریں تو مریں لیکن) فلسطین میں ایک علیحدہ ریاست بہرطور قائم ہو جائے۔ اس لئے صیہونیوں نے نہ صرف یہ کہ یہودی پناہ گزینوں کو امریکہ بھیجنے میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی بلکہ ان کی کوشش یہ رہی کہ الٹا انہیں امریکہ سے دور ہی رکھا جائے''۔ (تاکہ یہودی مظلومیت کی بنیاد پر ایک علیحدہ اسرائیلی ریاست وجود میں آسکے)۔

اس زمانے کے امریکی صدر روز ویلیٹ کے مشیر ارنیسٹ مورس نے 1948ء میں لکھا کہ ''خود اسے یورپ کے ان ستم رسیدہ لوگوں کو امریکہ میں تحفظ دلوانے کی بجائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لئے صرف فلسطین (اسرائیل) ہی کو آخری پناہ گاہ کے طور پر پیش کئے جانے کے عمل سے سخت دھچکا پہنچا''۔ اس نے مزید لکھا کہ ''جب میں نے ہولوکاسٹ سے زندہ بچ رہ جانے والوں کے لئے امریکہ میں داخلے کی تحریک شروع کی تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ صیہونیوں نے نہ صرف یہ کہ میری تجویز سے انکار کیا بلکہ میری تذلیل کی اور مجھ پر حملہ کیا۔ مجھے ایسا لگا جیسے (یہ تجویز پیش کر کے) میں ان کے نزدیک ایک غدار فرد بن گیا ہوں''۔

یہ تھا ان ممالک اور خود صیہونیوں کا رویہ یہودیوں کے بارے میں، جن کے لئے انہوں نے ساری دنیا کو اپنا ماتحت بنایا ہوا ہے۔ مغرب کی ان ساری قوموں کا رویہ محض منافقت پر مبنی ہوتا ہے۔ یہودیوں کے لئے عیسائیوں اور صیہونیوں دونوں کا جواب سخت منافقانہ تھا۔ اگرچہ وہ آج باہم ملے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن دراصل اندر ہی اندر وہ ایک دوسرے کو کاٹ رہے ہیں۔

واشنگٹن ڈی سی میں ''ہولوکاسٹ'' کی یاد میں تعمیر کیا گیا ''ہولوکاسٹ میموریل میوزیم''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل پر ان کی مقدس کتابوں میں بھی پھٹکار کی گئی ہے

بنی اسرائیل پر صرف قرآنِ پاک ہی میں پھٹکار نہیں کی گئی ہے بلکہ خود ان کے صحیفوں میں بھی یہ لعنت اور پھٹکار جا بجا درج ہے۔ قومِ بنی اسرائیل کا مزاج سمجھنے کے لئے ان کے صحیفوں زبور، ڈیوٹرونومی، جرمیاہ اور ایسیاہ وغیرہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ ذیل میں ہم وہ اقتباسات پیش کر رہے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان پر پھٹکار اور غضب نمایاں ہے۔ یہ آیتیں ان کی مقدس کتابوں میں آج بھی موجود ہیں اور ان میں سے بیشتر کا تعلق اولڈ ٹیسٹامنٹ یعنی عہد نامہء قدیم سے ہے۔

❀ زیم (زبور) باب 106 کو پڑھتے ہوئے ہمیں ایسا لگے گا جیسے ہم قرآنِ پاک کی سورۂ بقرہ پڑھ رہے ہوں۔ یعنی اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر اپنے بعض انعامات گنوائے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی سرکشیاں اور بغاوتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کی انہی نافرمانیوں کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے انہی دھمکی دی ''اس لئے اللہ نے قسم ظاہر کرنے کے لئے ان کی مخالفت کی خاطر اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تاکہ انہیں صحراؤں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دے اور ان کی نسلوں کو دنیا کی دوسری قوموں میں ذلیل وخوار کرے''۔ (زیم 106 آیات 26-26)۔

❀ ''اے زمین کان دھر اور اے آسمانو سنو! خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے بچوں (بنی اسرائیل) کی نگہداشت کی لیکن انہوں نے میرے خلاف بغاوت کر دی۔ بیل اور گدھا اپنے آقا کو خوب پہچانتے ہیں لیکن بنی اسرائیل اپنے آقا کو نہیں پہچانتے۔ افسوس کہ یہ لوگ ایک گناہ گار قوم ہیں جو ظلم وسرکشی سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ جرائم کی جڑیں ہیں۔ یہ وہ بچے ہیں جو بدکار ہیں۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے مقدس خدا کو ناراض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے۔ تمہارا سارا سر اور تمہارا سارا دل بیمار ہے۔ تمہارے پاؤں سے لے کر تمہارے سر تک پورا جسم بیمار ہے۔ اس میں کوئی حصہ صحت مند نہیں ہے۔ زخم اور پکے ہوئے بدبودار پھوڑے کے سوا وہاں کوئی جگہ صاف نہیں ہے''۔ (ایسیاہ 1 آیات 2 تا 6)

❁ لعنت ہے ان تمام افراد پر جو برائیوں کو نیکیاں اور نیکیوں کو برائیاں قرار دیتے ہیں۔ جو روشنی کی جگہ اندھیرا اور اندھیرے کی جگہ روشنی لاتے ہیں۔ جو مٹھاس کی جگہ کڑواہٹ اور کڑواہٹ کی جگہ مٹھاس لاتے ہیں۔ لعنت ہے ان لوگوں پر جو اپنی نظروں میں عقلمند اور چالاک ہیں۔ لعنت ہے ان آدمیوں پر جو شراب پینے میں بہت جرات مند اور مشروبات میں ملاوٹ کرنے میں بہت تیز ہیں۔ جو پیسے کے عوض ظلم کو حلال کر لیتے ہیں اور مظلم شخص کو انصاف فراہم نہیں کرتے''۔ (ایسیاہ باب 5۔ آیا 20 تا 25)۔

❁ ''او یعقوب کے سردارو اور اے بنی اسرائیل کے حکمرانو سنو! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم انصاف کو پہچانو؟ تم جو برائی کو پسند اور اچھائی کو ناپسند کرتے ہو۔ او اہل یعقوب! او بنی اسرائیل کے حکمرانو! جو انصاف سے نفرت اور اصولِ مساوات سے بغاوت کرتے ہو جو صیہونیت کو خون خراب سے قائم کرتے اور یروشلم کو ناانصافی سے بھرتے ہو؟''۔ (میکاہ 3 آیات 9-10)۔

❁ ''اور تم خود کو بے شک کسی کیمیاوی مادے سے دھولو اور بے تحاشا صابن استعمال کر لو۔ پھر بھی تمہاری ناپاکی برقرار رہے گی۔ تم کیسے دعوے کرتے ہو کہ میں ناپاک نہیں ہوں؟''۔ (جرمیاہ 2۔ آیات 22-23)۔

❁ ''بدکاری تمہاری ناپاکی کا ایک حصہ ہے۔ میں نے تمہیں پاک کیا تھا مگر تم نے خود کو پاک نہیں کیا۔ اب آخر وقت میں یہ ناپاکی تم سے دور نہیں ہو سکتی۔ میرا انتقام آخر کار تم تک پہنچ کر رہے گا''۔ (ایزاخیل 24۔ آیت 13)۔

❁ ''یہ روئے زمین ناپاکی سے بھر گئی ہے۔ انہوں نے (میرے) قوانین میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف کی۔ انہیں تبدیل کیا اور میرے ساتھ کئے گئے عہد کو توڑا۔ انہی حرکتوں کی وجہ سے زمین پر میرا غضب ٹوٹ پڑا''۔ (ایسیاہ 24۔ آیات 5-6)۔

❁ ''یہ لعنت تم پر آ کے رہے گی۔ اگر تم اپنے خدا کی پکار پر دھیان نہیں دو گے اور اس کے احکامات سے لاپروائی اختیار کرو گے تو میری لعنت تمہیں ڈھانپ لے گی۔ تم پر تمہارے شہروں میں، تمہارے دیہاتوں میں لعنت کی گئی ہے۔ تمہارے تھیلوں میں، تمہارے کھانے والے پیالوں میں لعنت کی گئی ہے۔ تمہاری جسمانی محنت اور فصلوں کی پیداوار پر لعنت ہے۔ جب تم گھر کے اندر آؤ گے اور جب تم گھر سے باہر نکلو گے تو میری لعنت تم پر قائم رہے گی''۔ ''تمہارا آقا، تمہارا مالک، تم پر غصہ اور لعنت بھیجتا رہے گا۔ اس پر بھی (لعنت بھیجے گا) جو تم اپنے ہاتھوں سے بناؤ گے یہاں تک کہ تم مٹ جاؤ اور تباہ ہو جاؤ۔ یہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ ہو گا کیونکہ تم نے مجھے بھلا دیا ہے۔ تم پر یہ تمام غضب ٹوٹے گا اور تمہیں گھیرے میں لے لے گا اور پھر بالآخر تمہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ اس نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ تم اس کے احکام کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ہم یہ سزا تمہیں اور تمہاری نسلوں کو ہمیشہ کے لئے دیں گے تاکہ تم دنیا کے لئے عبرت کا سامان بنو''۔ (ڈیوٹرونومی 28۔ آیات 15 تا 19۔ اور 46)۔

❁ ''کیا ایک حبشی اپنی کھال اور ایک چیتا اپنے نشانات کو تبدیل کر سکتا ہے؟ تو کیا تم جو گناہ کے کام کرتے ہو، کبھی نیکیاں بھی کر سکتے ہو؟ (یعنی تمہارے لئے بھی یہ تبدیلی ناممکن ہے۔ مصنف)۔ لہٰذا اب میں تمہاری قمیض کے دامن کو تمہارے چہروں پر پلٹ دوں گا تاکہ تمہاری شرمگاہ سب پر ظاہر ہو جائے۔ میں نے تمہاری بدکاریاں، تمہاری بکواسیں، تمہاری فحبہ کاریاں، تمہاری نفرتیں، پہاڑوں میں اور میدانوں میں دیکھی ہیں۔ لعنت ہو تم پر اے یروشلم والو۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا ہے کہ تم پاک و صاف ہو جاؤ؟''۔ (جرمیاہ باب 13۔ آیات 23 تا 27)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ''اے اسرائیل کی شہزادی (یروشلم۔مصنف) دیکھ، ہر شخص نے خون بہانے کے لئے اپنی پوری طاقت استعمال کر لی ہے۔ تیرے اندر ہی انہوں نے اجنبیوں کو ستایا ہے۔ تیرے اندر ہی انہوں نے یتیموں اور بیواؤں کو دق کیا ہے۔ تیرے اندر ہی وہ لوگ ہیں جو خون بہانے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ تیرے اندر رہ کر ہی وہ قحبہ خانے چلاتے ہیں۔ تیرے اندر ہی ایسے لوگ موجود ہیں جو سود لیتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ اپنے پڑوسی کا استحصال کر کے منافع کماتے ہیں۔ تیرے اندر ہی کے لوگ قتل کے لئے اجرتیں طلب کرتے ہیں۔ میں تم کو دنیا بھر میں تمام ملکوں میں بکھیر کر رکھ دوں گا۔ تم دنیا کی قوں میں ناپاک اور گندے سمجھے جاؤ گے اور پھر جا کر تمہیں یقین آئے گا کہ میں تمہارا خدا ہوں''۔

''یہ لوگ چاندی کے بدلے کھوٹ ہیں۔ اس لئے ٹھہرو میں انہیں یروشلم کے بیچ میں جمع کروں گا۔ پھر جس طرح چاندی، کانسی، لوہا اور سکہ جمع کرتے ہیں اور انہیں بھٹی میں جھونک دیتے ہیں، اسی طرح میں تمہیں اپنے غضب اور انتقام کے اندر اکٹھا کروں گا۔ میں تمہیں اس میں پگھلا کر دکھ دوں گا۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ میں نے تم پر اپنا غضب نازل کر دیا ہے''۔ (ایزاخیل 22۔آیات 7 تا 22)۔

❁ ''انہوں نے اپنے مذہبی رہنماؤں کے ظلم اور نام نہاد ''پیغمبروں'' کے گناہوں کے سبب انصاف اور عدل کا خون کر دیا ہے۔ وہ گلیوں، بازاروں میں اندھوں کی طرح پھرتے رہے۔ انہوں نے خود کو خون سے بھر لیا ہے اور اب کوئی ان کے کپڑوں کو بھی نہیں چھوئے گا۔ وہ انہیں پکار پکار کر دور کر رہے ہیں۔ اے ناپاک آدمی۔ دور ہو جا۔ دور ہو جا۔ ہمیں ہرگز نہ چھونا۔ (لیمنٹیشن آف جرمیاہ۔ یرمیاہ نبی کی آہ وفغاں باب 4۔ آیات 13-15)۔

اوپر دی گئی مثالوں سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اللہ کی نفرت وحقارت محض انہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند کتابوں اور آیات پر مشتمل ہے بلکہ ان کی بیشتر کتابیں اس قسم کی دھمکیوں اور غیض و غضب سے بھری ہوئی ہیں۔ یہودی انہیں پڑھتے ہیں اور ایک بار پھر نافرمانیوں اور برائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ انہیں اپنی مقدس کتابوں میں سے مندرجہ بالا کوئی بھی مضمون یاد نہیں ہے۔ بس لے دے کے انہیں یہ آیت یاد رہ گئی ہے کہ بنی اسرائیل خدا کی منتخب اور چنی ہوئی قوم ہے یعنی THE CHOSEN PEOPLE OF GOD دیوار گریہ پر جا کر وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں لیکن باہر نکل کر وہ مسلمانوں کا اجتماعی قتل عام کرتے ہیں۔

تاہم اگر آج ہم مسلمانوں کے اپنے اعمال دیکھیں تو وہ بھی مندرجہ بالا صورتِ حال سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہیں۔ مسلم قوم کا حال آج بنی اسرائیل سے کچھ بھی مختلف نہیں ہے۔!

☆☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام مہدی ..... احادیث کی روشنی میں

مسلمانوں میں امام مہدی کا عقیدہ بڑا متنازعہ سا ہے۔ بعض علماء و محدثین کا خیال ہے کہ یہ محض عقیدے کی بات ہے ورنہ اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ابن خلدون جیسے دانشور نے ان سے متعلق احادیث کو یہ کہہ کر رد کیا ہے کہ وہ ضعیف یا جعلی ہیں تاہم یہ نظریہ بھی مکمل طور پر درست نہیں ہے۔ اس قسم کی بعض احادیث بیشک ضعیف اور جعلی ہیں تاہم حضرت امام مہدی کے بارے میں صحاح ستہ کی کتابوں (۱) ابو داؤد، (۲) ابن ماجہ، (۳) نسائی اور (۴) ترمذی میں کئی احادیث موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی کا ظہور آخر کار ہو کر رہے گا۔

احادیث کے مطالعے سے البتہ یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنے والے مہدی اسلام میں کوئی نئی چیز لے کر نہیں آئیں گے کیونکہ ہمارا دین تو پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے وہ تو مسلمانوں پر بیتنے والے مظالم کو ختم کرنے اور زمین پر خلافت راشدہ کا نظام دوبارہ قائم کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔

حضرت امام مہدی کی خصوصیات میں سے چند یہ ہیں:۔

- وہ پرامن حالات میں نہیں بلکہ دنیا میں برپا رہنے والی جنگوں کے پس منظر میں سامنے آئیں گے۔
- سیدنا علی بن ابی طالب حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ میرے خاندان میں سے ایک فرد کو اٹھائے گا جو زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح اسے فساد سے بھر دیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)
- آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی میری نسل میں سے ہوں گے ان کا نام محمد ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا ان کی عمر ۵۱ یا ۵۲ سال ہو گی اور وہ لوگوں پر سات سال حکمرانی کریں گے۔ (ابوداؤد)

- امام مہدی کی پیشانی چوڑی اور ناک چیل کی چونچ کی طرح ہو گی (ابوداؤد، ترمذی)
- حضرت امام مہدی کا ظہور سعودی عرب کے دو شہروں کے درمیان خانہ جنگی کے دوران ہو گا۔ (ابوداؤد)
- ابتدا انہیں خود پتہ نہیں ہو گا کہ وہ امام مہدی ہیں۔

امام مہدی اپنے دور کی ٹیکنالوجی اور سائنسی ترقی سے پوری طرح بہرہ ور ہوں گے۔ دنیا کے لوگ عموماً اور مسلمان خصوصاً اس دور میں جن مسائل سے دوچار ہوں گے ان کا انہیں مکمل علم ہو گا۔ مولانا مودودی اپنی کتاب تجدید و احیائے دین میں لکھتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ امام مہدی کوئی اگلے وقتوں کے مولویانہ وضع قطع کے آدمی ہوں گے۔ مگر میں جو کچھ سمجھا ہوں اس سے مجھ کو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانے میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہو گا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہو گی اور سیاسی تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جما دے گا۔ (تجدید و احیائے دین)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت امام مہدی سات پرچموں والے لوگوں سے جنگ کریں گے۔ (المستدرک) یہاں سات پرچموں والے لوگوں سے آج کے G-7 کے ممالک بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ یعنی برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، فرانس، اٹلی اور جاپان۔ منافقین، عیسائی اور یہودی انہیں نعوذ باللہ اینٹی کرائسٹ یعنی دجال کا خطاب دیں گے لیکن امام مہدی کی حکمت و تدبر کی وجہ سے دشمنان اسلام کو سخت ترین جانی و مالی نقصان پہنچے گا۔ وہ دن بدن ناامیدی اور مایوسی میں تبدیل ہوتے جائیں گے حالانکہ ان گنت سائنسی و فوجی قوت ان کے پاس موجود ہو گی۔ دجال کچھ اس طرح کا رویہ اختیار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا کہ ہر دھوکے باز، ظالم اور اقتدار کے بھوکے افراد اور اقوام اسے اپنا نجات دہندہ سمجھ لیں گی۔ چنانچہ پہلے مرحلے پر دجال امام مہدی کو شکست دینے میں کامیاب ہوجائے گا۔ منافق مسلمان بھی اس موقع پر ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح جیسے انہوں نے کبھی حضرت حسینؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا ساتھ چھوڑا تھا۔ ان کے ساتھ بے وفائی کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ مسجد عیسیٰؑ میں ان کا بری طرح محاصرہ کرلیا جائے گا۔ (یہ مسجد دمشق میں آج بھی موجود ہے) اس موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمام کفر کو شکست فاش دیں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''کالے جھنڈوں والے خراسان سے آئیں گے اور کوئی بھی انہیں پسپا نہیں کرسکے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پرچم (ایلیا) یروشلم پر لہرا دیں گے'' (ابن ماجہ)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (دشمنان اسلام) تمہیں اس عظیم پیمانے پر قتل کریں گے کہ اس سے پہلے اتنے بڑے پیمانے پر تمہیں کسی نے قتل نہیں کیا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اسے (مہدی) کو دیکھو تو اس سے بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے اوپر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ ہوگا'' (ابن ماجہ، مسند احمد)۔

مسلمانوں کے خلاف خوفناک آخری صلیبی جنگ Armegaddon امام مہدی کے ظہور کے وقت واقع ہوگی اور اس کے اثرات امت مسلمہ پر عموماً اور عرب پر خصوصاً بہت گہرے پڑیں گے (حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت مدینہ تباہ ہورہا ہوگا اور یروشلم پھل پھول رہا ہوگا)۔ (ابوداؤد)

یہ بات قابل توجہ ہے کہ حضرت امام مہدی مدینے سے مکے کی طرف تیزی سے جائیں گے جہاں لوگ انہیں شناخت کرلیں گے اور ان سے بیعت کریں گے۔ مدینے سے ان کی ہجرت شاید اسی وجہ سے ہو کہ مفاد پرست انہیں قتل کرنے کی کوشش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ جیسا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی اور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ شروع شروع میں تو امام مہدی بیعت سے انکار کریں گے کیونکہ اپنے بارے میں انہیں خصوصی ذمہ داریوں کا کچھ بھی پتہ نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کے پرزور اصرار پر وہ آمادہ ہوجائیں گے جس کے بعد مسلمان اپنے ان خوابوں کو تعبیر پاتا ہوا دیکھیں گے جنہیں وہ صدیوں سے پامال ہوتا ہوا دیکھتے چلے آرہے ہیں۔

منافقین ہمیشہ کی طرح اپنی چالبازیاں کرتے رہیں گے۔ سب سے پہلے شام کے مسلم حکمرانوں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ امام مہدی اور ان کے ساتھیوں کو کچل دیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ''خانہ کعبہ پر (شام کی) ایک فوج حملہ آور ہوگی لیکن جب وہ میدان میں پہنچے گی تو فوج کا درمیانہ حصہ دھنسا دیا جائے گا۔ فوج کا اگلا حصہ ابھی پچھلے حصے کو بلا نہیں سکے گا کہ وہ بھی زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور فوج کا دایاں حصہ بھی باقی نہیں بچے گا۔ سوائے چند فوجیوں کے جو واپس پلٹ کے اپنے عزیز و اقارب کو اطلاع دینے کیلئے باقی رہ جائیں گے۔ (مسلم، ابن ماجہ) اللہ تعالیٰ کی یہ کیسی حکمت ہے کہ وہ المہدی کے خلاف لڑنے والی فوج کو مکمل طور پر زمین میں دھنسا دے گا۔ برسر اقتدار آنے کے بعد امام مہدی معاملات کو سنبھالیں گے۔ فوج اور حکومت کو درست کریں گے۔ دیانت دار افراد کو حکومت میں شامل کریں گے اور ظاہر ہے کہ اس کیلئے انہیں ایک مدت درکار ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے قبل ہی مخالف لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا۔

اس شکست کا ایک اور حوصلہ افزاء پہلو یہ ہوگا کہ تیل کے ذخائر مکمل طور پر امام مہدی کے قبضے میں ہوں گے اس لئے عالمی منڈی میں تیل نایاب ہونا شروع ہوجائے گا۔ مغربی معیشت زوال کا شکار ہوگی اور اس کے باشندے اپنی عیاشانہ طرز زندگی کو بدلنے پر مجبور ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شامی فوج کی بربادی کے بعد جو مشرق وسطیٰ میں سب سے مضبوط فوج سمجھی جاتی ہے، اسرائیل اپنی ہوس ملک گیری کے باعث تیزی سے شام کی طرف بڑھے گا تاکہ اس پر قبضہ کرلے۔ وہاں اس وقت کوئی قابل ذکر فوج شام کا دفاع کرنے کے لئے موجود نہیں ہوگی۔ ان کا مقصد یہ بھی ہوگا کہ وہ امام مہدی کو نعوذ باللہ دنیا سے ختم کردیں۔ یہودی اپنی سرحدیں وسیع کرنا چاہتے ہیں تاکہ مسلم ممالک اپنی ہی دولت اور ذرائع سے محروم ہوجائیں۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ وہ حضور ﷺ کی نسل اور حضرت امام حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یعنی ان کا اصل نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ مہدی تو ان کا محض ایک لقب ہے یعنی ہدایت یافتہ خلیفہ۔ ان کی پیشانی چوڑی اور ناک نمایاں ہوگی۔ وہ حضور ﷺ سے معاملات، کردار، اخلاق اور قائدانہ صفات میں مماثلت رکھتے ہوں گے لیکن حلئے میں ان سے مختلف ہوں گے۔

حضرت امام مہدی کی عمر ۵۱ یا ۵۲ سال ہوگی اور وہ لوگوں پر سات سال (یا آٹھ سال) حکمرانی کریں گے۔ (الوراوہ کتاب الفتن)۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اس وقت سخت ترین آزمائشوں میں ہوں گے جن کی مدد کے لئے اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی کو دنیا میں ظاہر کرے گا۔ وہ دجال کے مقابلے میں سرنگوں ہونے سے انکار کردیں گے اور اسے برابر کی حیثیت سے للکاریں گے۔ چونکہ وہ ابتداء ہی سے عام فرد ہوں گے (کیونکہ ان کے لئے کوئی خاص نشانی نہیں بتائی گئی ہے)، اس لئے شروع میں لوگ انہیں شناخت نہیں کرسکیں گے۔ البتہ جب مسلم شامی فوج زمین میں دھنسا دی جائے گی تب دنیا کے مسلمان انہیں شناخت کرلیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے ٹوٹ پڑیں گے۔ بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر افواج کی کمان خود سنبھال لیں گے اور دجال کو قتل کرکے روئے زمین پر اسلام کا پرچم بلند کردیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الملحمۃ الکبریٰ

مسلمانوں کے خلاف دنیا کی سب سے عظیم خونی جنگ

حضور ﷺ نے متعدد حدیثوں میں پیشین گوئی کی ہے کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں کے خلاف ایک زبردست عالمی خونی جنگ لڑی جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنگ دنیا کی سب سے ہولناک جنگ ہوگی۔ جس میں انتہائی بڑے پیمانے پر اموات ہوں گی (مسلم کتاب الفتن)۔ بیشتر احادیث میں اس جنگ کو الملحمۃ الکبری کہا گیا ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے شہید ہونے والے افراد کی تعداد بے حد وحساب ہوگی یعنی حال یہ ہوگا کہ ۱۰۰ میں سے ۹۹ مسلمان شہید ہو جائیں گے جب کہ صرف ایک مسلمان زندہ باقی بچے گا (ایضاً)۔ جنگ کی اسی ہولنا کی کی وجہ سے آپ ﷺ نے اس جنگ کو ملحمۃ الکبریٰ (The Ever Greatest Bloody War) قرار دیا ہے جس کی قیادت حضرت امام مہدی کریں گے۔ دوسری طرف دشمن افواج کی قیادت دجال کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اس طرح امام مہدی اور دجال آمنے سامنے کھڑے ہوں گے۔ یہودی اور عیسائی بھی اس آخری عظیم جنگ پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور دنیا کی تباہی کے لئے نیوکلیائی اور جراثیمی ہتھیاروں کے ذریعے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وہ اس جنگ میں اس لئے دلچسپی لے رہے ہیں کہ دنیا سے ایک ایک مسلمان کو فنا کر دیا جائے۔ انہوں نے اس کے لئے Armeggadon کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اس کی ہولنا کی کا یہ حال ہو گا کہ کوئی پرندہ بھی اس جنگ میں زندہ نہ اُڑ سکے گا۔ (مسلم۔ کتاب الفتن)۔ ظاہر ہے کہ عام روایتی اسلحوں یعنی رائفل اور ٹینک وغیرہ سے تو پرندے ہلاک نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ لازماً کوئی غیر معمولی ہتھیار ہی استعمال کئے جائیں گے۔ وہ ہتھیار لازماً کیمیائی، ایٹمی اور جراثیمی ہوں گے جو بڑے پیمانے پر استعمال کئے جائیں گے اور جن کی تابکاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے زمین کی کوئی جاندار شئے زندہ باقی نہ رہ سکے گی۔

واضح رہے کہ آرمیگاڈون کا نظریہ امریکہ میں بے حد مقبول ہے۔ اس اصطلاح کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ختم کر دو۔ اس کے ماننے اور تبلیغ کرنے والوں میں امریکی حکمران خود بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد ایک اور دلچسپ سوال ابھرتا ہے کہ اگر امریکہ کو دوسری جنگ عظیم میں دو دفعہ ایٹم بم استعمال کرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکی تو اس ملحمۃ الکبریٰ میں مذکورہ کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں کو امام مہدی کے خلاف امریکہ کی جانب سے دوبارہ استعمال میں کون سی جھجک رکاوٹ بن سکتی ہے؟ چنانچہ مسلمانوں کے خلاف وہ ان ہتھیاروں کا بے شرمانہ استعمال پوری آزادی کے ساتھ کریں گے۔ واضح رہے کہ آرمیگاڈون کا علاقہ بھی مسلمان ممالک خصوصاً شرق اوسط میں ہوگا۔ یہ حقیقت بھی نوٹ کئے جانے کے قابل ہے کہ اکثر و بیشتر انبیاء شرق اوسط یعنی عراق، شام، مصر، سعودیہ اور فلسطین وغیرہ میں مبعوث کئے جاتے رہے ہیں جبکہ دنیا کی آخری ہولناک جنگ بھی اسی شرق اوسط میں لڑی جائے گی۔ خیال رہے کہ مغربی طاقتوں نے اس وقت بھی اس علاقے کا فوجی لحاظ سے مکمل گھیراؤ کیا ہوا ہے۔

ایک حدیث کے مطابق اس جنگ میں (مسلمانوں کی) ''افواج کا ایک تہائی حصہ بھاگ کھڑا ہوگا جسے اللہ کبھی معاف نہیں کرے گا۔ پھر جب چوتھا دن آئے گا تو مسلم افواج کے سپاہی اللہ سے جان کی بازی لگانے کا عہد و پیمان کریں گے اور اس کے نتیجے میں اللہ دشمن کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔'' (مسلم، کتاب الفتن) واضح رہے کہ حدیث شریف کے مطابق یہ ملحمۃ الکبریٰ محض تین سے چار دن تک باقی رہے گی۔ ظاہر ہے کہ ایٹمی اسلحوں کی جنگ میں آج بھی تین یا چار دنوں میں فیصلہ کن نتائج سامنے آجاتے ہیں۔ (حضور ﷺ اس زمانے میں کتنی درست پیشن گوئی کی تھی)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تہائی حصہ کا فرار

جنگ اُحد میں جس طرح منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی حضور ﷺ کی افواج سے اپنے ساتھیوں (یعنی ایک تہائی افراد) کو لے کر الگ ہو گیا تھا اسی طرح اس جنگ میں بھی ایک تہائی افواج کے فرار کا واقعہ ہوگا (مسلم کتاب الفتن)۔ البتہ چوتھے دن باقی رہ جانے والی افواج کو اللہ تعالیٰ فتح و کامرانی سے سرفراز کرے گا۔

یہی وہ جنگ ہوگی جس میں امام مہدی مغرب کی طاقتوں کے دانت کھٹے کریں گے جو اس وقت تک مسلمانوں کے محبوب مقامات مدینے اور مکے تک پہنچ چکی ہوں گی۔ اور اسی جنگ میں اسرائیل کے سوا سارا شرق اوسط مغربی طاقتوں سے خالی ہو جائے گا۔ یہ امر ذہن نشین رہنا چاہئے کہ مسلمانوں کی یہ جنگ عیسائی قوتوں کے خلاف ہوگی کیونکہ احادیث میں ملحمۃ الکبریٰ رومیوں (یعنی عیسائیوں) کے ساتھ بتائی گئی ہے نہ کہ یہودیوں کے ساتھ۔ یہودی اپنی فطرت کے حساب سے غالباً اس جنگ میں بھی عیسائیوں کا سہارا لیں گے۔

اتنی عظیم پسپائی اور شکست کے باوجود مغرب کی فوجی قوت اور ذرائع وسائل کی اکثریت برقرار رہے گی۔ وہ کوشش کرتا رہے گا کہ امام مہدی کی راہ میں ہر ممکن رکاوٹیں کھڑی کرے اور مسلم ممالک کے خلاف اقتصادی پابندیاں جاری رکھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کمانڈو آپریشن کر کے امام مہدی کو گرفتار اور قتل کرنے کی سازشیں کرے۔ جیسے کہ اس نے کبھی اسامہ بن لادن کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

امریکہ یا کسی اور ملک کی منافقانہ قیادت کے تحت مغرب چاہے گا کہ عرب قیادت کو مسلم بنیاد پرستوں سے محفوظ رکھ کر اسے انہی ممالک کے فرمانبردار حکمرانوں کے ہاتھوں میں محفوظ رہنے دے جس کے لئے وہ اپنی منافقانہ اصطلاح ''اصل فرمانروا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان'' یا ''اصل فرمانروا جماعت'' استعمال کرے گا۔ دنیا کو دھوکے میں رکھنے کی خاطر وہ اپنے ظالمانہ اقدامات کو ہمیشہ اصولی قرار دیتا ہے جس کی مدد کے لئے اس کے متعصب ذرائع ابلاغ ہمہ تن تیار رہتے ہیں۔

ہزاروں سال گزر جانے کے باوجود مندرجہ ذیل حدیث ان پر پوری اترتی ہے کہ ''قیامت اس وقت آئے گی جب رومی ایک بہت بڑی اکثریت جمع کرلیں گے۔'' (مسلم کتاب الفتن) ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ ''مدینے تک مسلمانوں کا گھیراؤ ہو چکا ہوگا اور ان کی دور دراز کی آخری فوجی چوکی ''سلاح'' ہوگی۔'' (ابوداؤد) اسی طرح ایک دوسری حدیث میں درج ہے کہ ایک دفعہ کوفے میں سرخ آندھی آئی۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس نے یہ الفاظ کہے کہ ''اے عبداللہ بن مسعودؓ، قیامت کی گھڑی آ گئی ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس وقت کسی چیز سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ یہ سن کر آپ نے جواب دیا کہ ''لوگو سن لو کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ ورثہ کی تقسیم نہ کرلیں اور مال غنیمت نہ حاصل کرلیں۔'' پھر انہوں نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ دشمن اپنی فوجیں شام کے خلاف لا کھڑی کرے گا۔ اس موقع پر ایک صحابی نے ان سے سوال کیا کہ دشمن سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا رومی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں رومی۔ پھر انہوں نے کہا کہ اس وقت ایک خوفناک جنگ (الملحمۃ الکبریٰ) ہوگی جس میں مسلمان آخری سانس تک جنگ کرنے کا عہد کریں گے۔ وہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور کوئی بھی فوج فاتح نہیں ہو سکے گی۔ پھر مسلمان ایک بار پھر جان کی بازی لگانے کا عہد کریں گے۔ چوتھے دن بچے ہوئے مسلمان ایک بار پھر فتح یا شہادت کا عہد کرتے ہوئے میدان میں اتریں گے۔ اس کے بعد ایسی خونریز جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی پرندہ بھی ان کے اوپر سے گزرنا چاہے گا تو وہ بھی آخری حصے تک پہنچنے سے پہلے ہی مر کر گر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے (یعنی خونریزی اتنے بڑے پیمانے پر ہوگی کہ کوئی پرندہ بھی زندہ نہ بچ سکے گا)۔ جب آخر میں گنتی کی جائے گی تو سو میں سے صرف ایک آدمی زندہ پایا جائے گا۔ باقی تمام افراد شہید ہو چکے ہوں گے۔ (مسلم کتاب الفتن)۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم نے اس شہر کے بارے میں سنا ہے کہ جس کا ایک حصہ خشکی ہے اور باقی حصہ سمندر ہے؟'' انہوں نے جواب دیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ بنی اسرائیل (یہودیوں) کے ستر ہزار افراد اس پر حملہ نہیں کریں گے۔

''جب مسلمان وہاں اتریں گے تو نہ تو وہ ہتھیاروں سے لڑیں گے نہ تیراندازی کریں گے۔ بلکہ صرف یہ کہیں گے۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ کلمہ سن کر ہی (سمندر کی طرف کی) ایک دیوار گر جائے گی۔ اس کے بعد وہ ایک بار پھر یہی کلمہ دہرائیں گے اور شہر کی دوسری طرف کی دیوار بھی گر جائے گی۔ اب وہ ایک بار پھر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے اور شہر کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے۔ ابھی وہ اس جنگ کے ثمرات سمیٹ ہی رہے ہوں گے کہ یکا یک شور ہوگا اور آواز آئے گی کہ ''دجال آ گیا ہے'' (مسلم)۔

ایک اور موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ رومی (مشرق وسطیٰ کے علاقے) ''العمق'' یا ''دابق'' میں نہیں اتریں گے۔ ان کے خلاف لڑنے کے لئے مدینہ سے دنیا کی بہترین فوج آئے گی۔ جب یہ لوگ صفیں بنالیں گے تو رومی مسلمانوں سے کہیں گے کہ ''ان کے درمیان مت کھڑے ہو'' جب کہ مسلمان جواب دیں گے ''نہیں خدا کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔'' پھر وہ جنگ کریں گے اور اس کے نتیجے میں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) فوج کا تیسرا حصہ بھاگ کھڑا ہوگا جسے اللہ کبھی معاف نہیں کرے گا۔

(۲) ایک اور تہائی حصہ اعلیٰ درجے کا شہید ہوگا۔

(۳) اور باقی تیسرا حصہ فتحیاب ہوگا اور قسطنطنیہ کو حاصل کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی مسلمان مال غنیمت کی تقسیم میں مصروف ہی ہوں گے اور ابھی انہوں نے زیتون کے درختوں پر اپنی تلواریں لٹکائی ہی ہوں گی کہ اچانک شیطان کی آواز آئے گی ''لوگو تمہارے گھروں پر دجال نے قبضہ کرلیا ہے۔'' یہ سن کر تمام مجاہدین نکل کھڑے ہوں گے۔ جب یہ مسلمان شام کی طرف آئیں گے تو دجال ظاہر ہو جائے گا حالانکہ مسلمان ابھی اپنی صفیں ہی درست کر رہے ہوں گے۔ (مسلم کتاب الفتن)۔ غالباً امام مہدی کے ظہور تک قسطنطنیہ دوبارہ عیسائیوں کے قبضے میں جا چکا ہوگا۔

شام کی سرحد اس وقت چونکہ غیر محفوظ ہوگی اس لئے مغرب العمق یا دابق پر اتر کر اس پر قبضہ کر لے گا۔ وہاں سے مغرب کی یہ فوجیں مدینہ کی طرف روانہ ہوں گی جو المہدی کا مرکز ہوگا۔ امام مہدی کا گھیراؤ اگرچہ (مدینے کی آخری چوکی) سلاح کے علاقہ تک ہو چکا ہوگا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس عرصے کے دوران امام مہدی اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور دنیا کی بہترین فوج تیار کر چکے ہوں گے جس میں بہترین مخلص اور متقی سپاہی شامل ہوں گے۔ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام کے ذریعے امام مہدی کو بہترین فوج تیار کرنے اور بہترین جنگی بندوبست کرنا سکھا دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں حضور ﷺ کو بہترین جنگی حکمت عملی سمجھائی تھی۔

الملحمۃ الکبریٰ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا پیچھا کر کے اسے اسرائیل اور شام کی سرحد لُد ایئرپورٹ پر قتل کر دیں گے اس کے بعد وہ زمین سے صلیب اور جزیہ کا خاتمہ کریں گے اور ساری دنیا پر ایک بار پھر خلافت راشدہ کا نظام قائم کریں گے۔ کفر زمین سے مٹ جائے گا اور اسلام گھر گھر میں داخل ہو جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

☆ تم عرب پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔

☆ پھر تم ایران پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔

☆ پھر تم روم پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔

☆ پھر تم دجال پر حملہ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا۔ (مسلم)

☆☆☆☆☆

سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اگر یہودیوں پر ظلم و تشدد کا بدترین پہاڑ یورپ نے توڑا تھا تو عربوں کے قلب میں اسرائیل قائم کر کے اس کی سزا عربوں کو کیوں دی گئی؟ ان کے لیے یورپ ہی میں کوئی جگہ کیوں نہ بنائی گئی؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آرمیگاڈون'' کی تیاریاں عروج پر

آج کل مغرب خصوصاً امریکہ میں آرمیگاڈون(Armegaddon) کا نظریہ بہت مقبول ہو رہا ہے، بلکہ اب اس کی مقبولیت نظریئے سے بڑھ کر ایک تحریک کی سی ہوگئی ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ ایک مقدس جنگ ہے جس کی کمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود کریں گے۔ ان کے مطابق اس جنگ میں کم از کم تین ارب انسان ختم ہو جائیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ خیر اور شر کے درمیان یہ خوفناک جنگ فلسطین کے علاقے میں واقع ہوگی۔ ان کے پادری کہتے ہیں کہ خدا کی ہدایت کے مطابق ہمیں اس دنیا کو کلی طور پر ختم کر دینا چاہئے، ان کا عقیدہ ہے کہ یہ جنگ بت پرستوں اور حق پرستوں یعنی عیسائیوں کے درمیان واقع ہوگی۔ واضح رہے کہ بت پرستوں سے عیسائی مبلغین کی مراد مسلمان اور یہودی دونوں ہیں۔ اس ضمن میں امریکا کے سابق صدر ریگن کے الفاظ قابل غور ہیں۔ انہوں نے ایک چرچ میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''کم سے کم بیس کروڑ سپاہی مشرق یعنی مسلم ممالک سے آئیں گے جب کہ کروڑوں سپاہی مغربی طاقتوں کے ہوں گے، سلطنت روما کی تجدید و قیام کے بعد پھر عیسیٰ مسیح" ان مشرقی افواج پر حملہ کریں گے، جنہوں نے ان کے یروشلم کو غارت کر دیا ہے''۔ (ہال لینڈ سے کتاب دی لیٹ گریٹ پلینٹ ارتھ) وہ کہتے ہیں کہ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم سے دوسو میل تک اتنا خون بہے گا کہ وہ زمین سے گھوڑوں کی باگ کی بلندی تک پہنچ جائے گا اور یہ ساری وادی انسانوں اور جانوروں کے خون سے بھر جائے گی۔'' (ہال سیل۔ کتاب خوفناک جدید صلیبی جنگ)۔

صدر ریگن گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''اگرچہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دے دے گا کہ وہ اپنے آپ کو پوری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ظاہر کر دے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک اور شکاگو وغیرہ سب کے سب اس دن صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیں گے۔'' (ایضاً)۔ امریکا کے ایک اور صدر جمی کارٹر آرمیگاڈون کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''اسرائیل کا قیام، بائبل کی پیشین گوئی کی تکمیل اور بائبل کے بیان کا حاصل ہے۔'' (ایضاً: صفحہ ۶۹) ایک عیسائی بنیاد پرست اوول کہتا ہے کہ ''کٹر یہودی مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑا دیں گے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی، یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی اور اس کے نتیجے میں مسیح علیہ السلام مجبور ہو جائیں گے کہ درمیان میں مداخلت کریں۔'' (ایضاً ص: ۷۵)۔ ایک اور بڑا مبلغ ڈیلوک علی الاعلان کہتا ہے کہ ''اسرائیل اپنے ہمسائے کے خلاف جنگ کرتے ہوئے خدا کی رضا پوری کر رہا ہے۔'' (ایضاً: صفحہ ۸۰)۔

1990ء میں جب خلیج کی جنگ جاری تھی اور حالیہ عراق جنگ میں بھی عالمی ذرائع ابلاغ سے آرمیگاڈون کا ذکر بڑے زور و شور سے ہو رہا تھا، امریکا کے سب سے زیادہ سنے جانے والے مبلغ جیری فال ویل اعلانیہ کہتے ہیں کہ آخری جنگ ایک خوفناک حقیقت ہے اور ہم سب آخری نسل کا حصہ ہیں۔ فال ویل کہتے ہیں کہ ایک آخری جھڑپ ہوگی اور پھر خدا تعالیٰ اس کرۂ ارض کو ٹھکانے لگا دے گا۔ (ایضاً صفحہ: ۸)۔

فال ویل کے ساتھ ایک اور بنیاد پرست مبلغ Lindsey کہتا ہے کہ ''اس وقت ایک درجن ممالک کے پاس ایٹمی اسلحے موجود ہیں، چنانچہ ہم یقینی طور پر دنیا کو ختم کر سکتے ہیں۔'' (ایضاً۔ صفحہ ۷)۔ آخری جنگ عظیم کے نظریئے پر کاربند مقبول عام پادری نہ صرف بڑے بڑے ہجوموں کو متاثر کرتے ہیں بلکہ بہت دولت بھی کماتے ہیں۔ ایک پادری اوول نے اپنے سننے والوں سے اسی لاکھ ڈالر طلب کئے تو وہ رقم انہیں اسی وقت فراہم کر دی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرمیگاڈون کی جنگ کے موضوع پر اس وقت لاکھوں نہیں کروڑوں کے حساب سے کتابیں فروخت ہو رہی ہیں۔ ''آنجہانی کرۂ ارض'' (The Late Great Plannet) نامی کتاب مصنفہ ''ہال لینڈسے'' کی اب تک دو کروڑ پچاس لاکھ کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔ ایک اور بڑے مصنف Tim Lahaye کی کتاب کی تیس لاکھ سے زائد کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔ ایک ہفت روزہ اخبار کے ایڈیٹر نے بتایا کہ ان کتابوں کی مقبولیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مسیحیوں سے نکل کر سیکولر افراد میں بھی پہنچ گئی ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتابیں ہمارے کلچر پر بھی حاوی ہوگئی ہیں۔

امریکہ کی نامور مصنفہ گریس ہالسیلز نے ایک بار ایک ممتاز مذہبی اسکالر ''براڈ'' سے دریافت کیا کہ کیا یہ جنگ عظیم فلسطین میں ہوگی؟ تو انہوں نے جواب دیا، ہاں یہیں ہوگی۔ جب مصنفہ نے مزید سوال کیا کہ آرمیگاڈون کی فتح کے بعد کیا ہوگا؟ تو براڈ نے جواب دیا ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور بادشاہ داؤد علیہ السلام کے تخت پر بیٹھ کر حکومت کریں گے۔'' (ایضاً صفحہ ۵۴) اس نے سوال کیا کہ کیا یہودی عبادت گاہ (ہیکل) میں؟ (واضح رہے کہ یہودیوں کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام ہیکل میں بیٹھ کر عبادت کیا کرتے تھے)۔ براڈ نے جواب دیا کہ ہاں وہ بادشاہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کر ساری دنیا پر حکومت کریں گے۔ (ایضاً صفحہ ۵۴)۔ ایک امریکی بنیاد پرست پادری نے کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''میں بائبل کا عالم ہوں اور علوم دینی کا ماہر۔ میری اپنی بصیرت کے مطابق خدا کا قانون امریکی حکومت اور امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے قانون سے بالاتر ہے۔'' (ایضاً صفحہ ۱۰۲)۔

ایک اور نمایاں عیسائی مذہبی مبلغ Cloyd تبلیغ کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ پہلا وار حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود کریں گے۔ وہ ایک نیا ہتھیار استعمال کریں گے جس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی اثرات ہوں گے جو نیوٹرون بم کے ہوتے ہیں۔ لوگ اپنے قدموں پر کھڑے رہیں گے لیکن ان کا سارا گوشت گل چکا ہوگا، ان کی آنکھیں اپنے خولوں میں ختم ہو چکی ہوں گی اور زبانیں منہ کے اندر گل چکیں ہوں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ تم انہیں محض ایک مذہبی رہنما نہ سمجھو بلکہ وہ ایک فائیو اسٹار جنرل ہوں گے۔ (ایضاً صفحہ ۲۵)۔

اس وقت سارے امریکہ میں بنیاد پرستی کو فروغ دیا جا رہا ہے اور حکومت امریکا اس میں خود پیش پیش ہے، جیسا کہ ہم نے اوپر دیکھا کہ بنیاد پرست عیسائی مبلغین کو نہ صرف عام افراد پوری توجہ سے سنتے ہیں بلکہ امریکہ صدر بھی ان کی باتوں پر من وعن ایمان لاتے ہیں۔ انہیں ان کی طلب کے مطابق بھاری عطیات بھی فوری طور پر دیئے جاتے ہیں، دوسری طرف بنیاد پرستی اور جنگی جنون کے نظریئے پر مبنی کتابیں بھی لاکھوں، کروڑوں کی تعداد میں فروخت ہو رہی ہیں۔

اب ایک طرف تو آرمیگاڈون کو آگے بڑھانے اور اس کی تیاری کے لئے یہ صورت حال ہے اور دوسری طرف پوری اسلامی دنیا میں بنیاد پرستی کو ایک گناہ اور گھناؤنا جرم بنا کر اسے جڑ سے نکالا جا رہا ہے۔ علماء اور تحریکی افراد کو پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال مسلم دنیا کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔

واضح رہے کہ آرمیگاڈون جیسی خوفناک خونی جنگوں سے بچنے کے لئے عیسائی مبلغین نے ایک نیا عقیدہ اپنے عوام کو دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس جنگ کے وقوع سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر آ کر تمام عیسائیوں کو بادلوں پر بلا لیں گے اور وہاں انہیں نجات عطا کریں گے۔ عیسائی اس عقیدے کو Rapture یعنی فضائی نجات کہہ کر پکارتے ہیں، ان کو یقین ہے کہ اس ایٹمی و جراثیمی جنگ میں نزول مسیح ہوگا اور ایمان والے عیسائی ان کے ساتھ بادلوں میں اوپر چلے جائیں گے۔ اس کے بعد دنیا سے بت پرستوں اور مشرکوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اوپر آسمان سے وہ خیر وشر کا آخری معرکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں گے۔ واضح رہے کہ آج کی مسیحی دنیا میں تیزی سے پھیلنے والی تحریک یہی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۷)۔

ان کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بار پھر اپنے ماننے والوں کو لینے کے لئے زمین پر آئیں گے اور اس کے بعد وہ آخری جنگ عظیم لڑنے کے لئے دوبارہ فلسطین (یروشلم) میں آئیں گے۔ (ایضاً صفحہ:۴۲)۔ ایک ممتاز دانشور کارل ملین ٹائر لکھتا ہے کہ ''خدا کا شکر ہے کہ میں جنت کی بلند و بالا نشست سے آرمیگاڈون کی جنگ کا منظر دیکھوں گا۔'' (ایک ممتاز ایونجلسٹ کارل میلنٹائر۔ جدید صلیبی جنگ۔ گریس ہالسیل صفحہ۴۲)۔

عیسائیوں کے یہ عقائد و خیالات جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہیں، لیکن اوپر سے لے کر نیچے تک وہ سب کے سب اس میں مگن ہیں بلکہ وہ ان کو حقیقت بنانے کے لئے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ ان کی نظر میں ہر آنے والا دن عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا دن ہے۔ دوسری طرف جب نظر مسلمانوں کے حالات پر جاتی ہے تو دل خوف سے بیٹھ جاتا ہے۔ پوری مسلم دنیا پر بے حسی طاری ہے۔ کسی کو خبر ہی نہیں ہے کہ کتنے خوفناک لمحات ان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان کی بود و باش، چلنا پھرنا، گفت و شنید، شب و روز کی سرگرمیاں اور شادی و بیاہ کی تقریبات سب کی سب یہی کہہ رہی ہیں کہ انہیں اپنے ذبح کئے جانے کا احساس بھی نہیں ہے۔ حالانکہ ہر طرف ''ہماری بربادیوں کے مشورے ہیں''۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم دنیا میں کسی کو بھی خوفناک آرمیگاڈون کی آمد کی کوئی فکر نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیو! ہمارا فلسطین چھوڑ دو

یہودیوں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ ہماری ارض مقدس فلسطین سے نکل جائیں۔ یہ سرزمین ہماری ہے۔ اس پر ان کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ بیت المقدس کو سب سے پہلے حضرت سلیمانؑ نے تعمیر کیا تھا جو ایک سچے مسلمان اور نبی تھے۔ اس کے بعد اسے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں ۶۳۸ عیسوی میں عیسائیوں سے حاصل کیا اور پھر وہاں مسلمان رہنے بسنے لگے۔ نو سو سال قبل ۱۱۸۷ء میں مسلمانوں کے عظیم اور دلیر سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسے ایک بار پھر عیسائی سپہ سالار رچرڈ سے حاصل کیا۔ اس سرزمین مقدس پر مسلمان حضرت عمر فاروقؓ کے دور ہی سے رہتے چلے آ رہے تھے جسے آج ۱۴۰۰ سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے۔ اس عرصے میں یہودی اس سرزمین پر کبھی موجود نہیں رہے۔ وہ مصر سے نکلنے کے بعد سزا کے طور پر ساری دنیا میں پھیلا دیئے گئے تھے۔ اب سے چار ہزار سال پہلے حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں البتہ وہ چالیس سال کے لئے یہاں رہے بسے تھے لیکن مسلمانوں کے مقابلے میں ان کا عرصہ رہائش نہ ہونے کے برابر ہے چنانچہ فلسطین پر ان کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تو یوں بھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکاری ہوئی قوم ہے۔ یہ بات صرف قرآن مجید ہی میں نہیں بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں کی اپنی کتابوں انجیل اور توریت میں بھی موجود ہے۔ انہوں نے اللہ کے ساتھ دھوکے بازی کی اس کا تمسخر اڑایا، اسے اپنے آپ سے چھوٹا قرار دیا، انہوں نے اس کے بھیجے ہوئے نبیوں کے ساتھ فریب کا سلوک کیا، انہیں قتل کیا، کنویں میں لٹکایا، پتھر مارے اور صلیب پر چڑھایا۔

اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر پے در پے عذاب بھیجے۔ کبھی پسوؤں کا، کبھی مینڈکوں کا، کبھی خون کا اور کبھی بندر کی شکل میں تبدیل ہو جانے کا۔ آج بھی یہودی قوم سرزمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسطین پر قبضہ کرنے کے باوجود عذاب سے دوچار ہیں۔ پوری طرح زرہ و بکتر میں ڈوبی ہوئی اس قوم پر ننھے معصوم فلسطینی اور نوجوان عرب مسلمان سنگ باری کر رہے ہیں اور خودکش حملے کر کے انہیں زندگی سے ہاتھ دھونے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہودیوں کی زندگی کی آج کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ان کی جان، مال، آبرو سب کچھ خطرے سے دوچار ہے۔ وہ جہاں جاتے ہیں، ذلت ان کا پیچھا کرتی ہے۔ ان کے ''وطن'' کا کوئی گوشہ اور کوئی کونہ محفوظ نہیں ہے۔ وہ آج سے چار ہزار سال قبل بھی غیر محفوظ تھے اور آج چار ہزار سال کے بعد بھی غیر محفوظ ہیں۔ موت کے خوف سے ان کی آنکھیں ابل پڑی ہیں اور چہرے زرد پڑ گئے ہیں۔ فلسطینی نوجوانوں کے خودکش حملوں نے جن میں کبھی چھ چھ اور کبھی بیس بیس یہودی جانیں ایک ساتھ جہنم رسید ہوتی ہیں، ان کی زندگی کو دردناک بنا دیا ہے۔ ان کی سیاحت، معیشت اور روزمرہ کے کاروبار سخت انجام سے دوچار ہیں۔

پہلے وہ اپنے مقدس وطن کی طرف دنیا بھر سے اُڑ اُڑ کر پہنچتے تھے لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ اب وہ دوبارہ اپنے اصل ممالک کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ وہ فلسطین خالی کر رہے ہیں۔ ان کے اعصاب پر بیماریاں سوار ہیں ان کے دن کا چین اور راتوں کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ حماس کے سربراہ شیخ یاسین (مرحوم) نے جو ایک معذور شخص تھے اور وہیل چیئر پر بیٹھ کر اتنی عظیم الشان تحریک چلا رہے تھے، اعلان کیا تھا کہ وہ خودکش حملے کبھی بند نہیں کریں گے۔ سڑکوں پر، بازاروں میں، نائٹ کلبوں میں اور بس اسٹاپوں پر وہ یہ حملے کرتے رہیں گے۔ انہوں نے یہودیوں کو تنبیہ کی تھی کہ صیہونی اگر اپنی زندگی چاہتے ہیں تو فلسطین سے نکل جائیں ورنہ وہ اسی طرح سسک کر مارے جائیں گے

دنیا کی یہ واحد ریاست ہے جو دہشت گردی اور بدمعاشی کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے۔ کل بھی اسکا فلسفہ یہی تھا اور آج بھی یہی ہے۔ یہودی قائدین چاہے سول ہوں یا فوجی، ایہود بارک ہو یا ایریل شیرون، یہ سب دہشت گردی کی یکساں سوچ رکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ قوم ہے جسے دنیا کی ہر قوم نے تباہ کیا ہے۔ ۵۸۶ قبل مسیح میں شاہ بابل نے اپنی پوری طاقت سے اس کی سرزمین پر قبضہ کیا اور یروشلم میں ان کے عبادت خانے کو تباہ کر دیا۔ ۷۰ء میں رومی بادشاہ Titus نے بھی یروشلم پر حملہ کر کے انہیں بالکل تباہ و برباد کر دیا۔ ۱۳۵ء میں رومی عیسائیوں بادشاہ ہیڈریان نے بیت المقدس کو ایک بار پھر تباہ و برباد کیا اور سارے یہودی قید کر لئے۔ ہٹلر نے بھی پہلی جنگ عظیم میں ان پر دردناک ظلم توڑے۔ اس سے قبل ۴۷۲ قبل مسیح میں بھی یونانی بادشاہ انہولینس نے بیت المقدس پر حملہ کر کے نوتعمیر ہیکل سلیمانی کا ایک بار پھر نام ونشان مٹا دیا تھا اور اسے بت خانے میں تبدیل کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۶۷ میں پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ ''وہ قیامت تک ایسے لوگ بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیں گے۔''

چنانچہ یہ قوم تو اپنے کرتوتوں کی بنیاد پر ہمیشہ ساری قوموں کی ٹھوکروں پر پڑی رہی۔ یہ صرف مسلمان ہی تھے جنہوں نے اسے تحفظ اور امان دیا۔ اس کے باوجود ان کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں جاری رہیں۔ انہوں نے اپنے عبرتناک انجام سے کبھی سبق نہ سیکھا۔ اب اس دور میں نہتے معصوم فلسطینی ان کے لئے طیطوس، ہٹلر اور ہیڈریان ثابت ہو رہے ہیں۔

یہودیوں کو ہم بتانا چاہتے ہیں کہ تم وہ قوم ہو کہ محض امریکہ کی سرپرستی سے تمہارا وجود قائم ہے ورنہ دنیا کی ہر قوم تم سے نفرت کرتی ہے۔ چند سال قبل افریقہ کے شہر ڈربن میں ہونے والی ایک کانفرنس میں تمہارے ملک کو ''نسل پرست'' اور ''نفرت انگیز ریاست'' کے خطاب سے نوازا گیا۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی 4-9-01) عظیم عربی مسلمان مفکر ڈاکٹر سفر عبدالرحمان الحوالی نے تو تمہاری موجودہ ذلت و تباہی کی ایک تاریخ تک متعین کر دی ہے۔ انہوں نے انجیل اور توریت کی بے شمار پیشن گوئیوں کو کھنگالنے کے بعد نتیجہ نکالا ہے کہ یہودی قوم ۲۰۱۲ء تک اسرائیل سے ذلت و رسوائی کے ساتھ نکال باہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جائے گی۔ (کتاب یوم الغضب۔ ترجمہ راقم صفحہ 174) اس لئے یہودیو! تم کو ہمارا پیغام ہے کہ تم اپنے انجام کو سامنے رکھو اور اسرائیل سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ مرتے مرتے تمہاری قلیل آبادی یونہی ختم ہو جائے گی۔

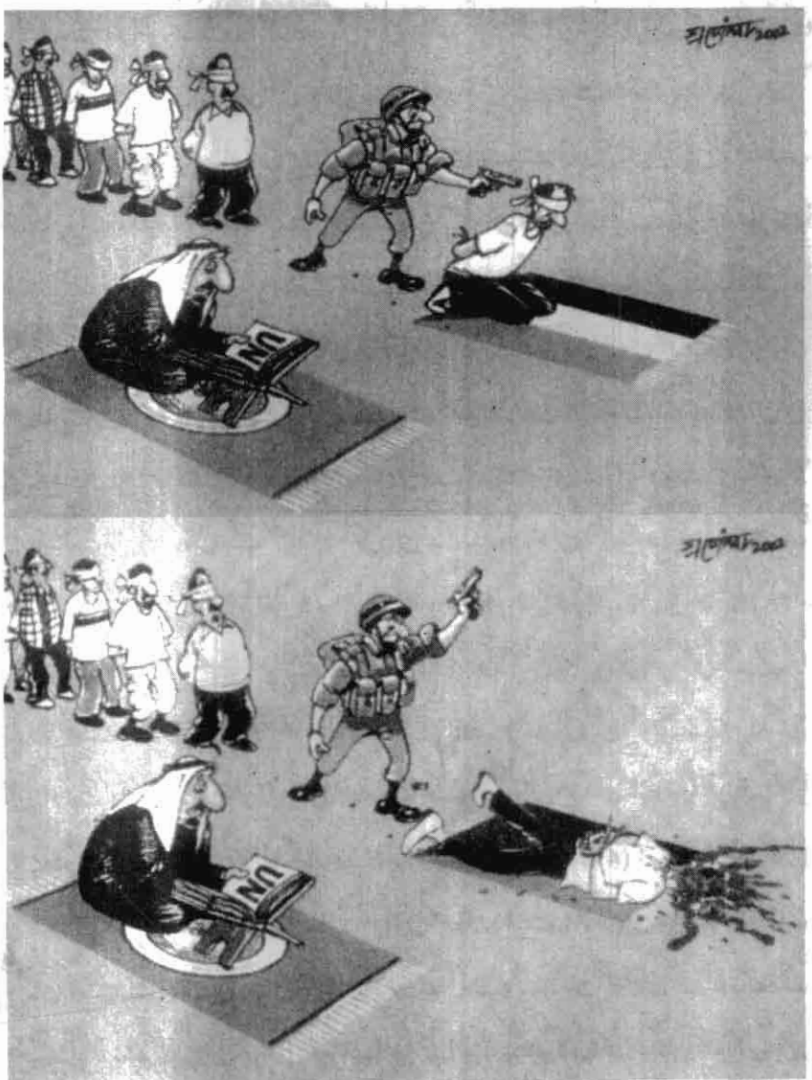

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل اپنے محسنوں کو بھی نہیں بخشتا

ظاہری طور پر اسرائیل کی دہشت گردی ہمیں بس اتنی نظر آتی ہے کہ وہ فلسطینیوں پر تشدد کر رہا ہے۔ ان کی جان، مال، آبرو اور زمین کسی چیز کی کوئی قدر و قیمت اسرائیل کے نزدیک باقی نہیں ہے۔ دوسری طرف آس پاس کے عرب ممالک بھی اس کی دہشت گردی سے محفوظ نہیں ہیں۔ عرب ممالک میں کون سا ایسا ملک ہے جو اس کے ظلم و تشدد سے بچا ہوا ہے لیکن اسرائیل کی جارحیت کا یہ محض ایک رخ ہے۔ دوسرا رخ یہ ہے کہ وہ اپنی دہشت گردانہ کارروائیاں خود برطانیہ، امریکہ اور اقوام متحدہ کے خلاف بھی جاری رکھتا ہے۔ قارئین کے لئے یہ شاید اچنبھے کی بات ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسرائیل اپنے ان محسن ممالک و اداروں پر بھی تشدد کرنے سے باز نہیں آتا۔ اسرائیل کی فطرت ہی میں محسن کشی داخل ہے۔ یہودیوں نے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی سازشیں اور دغا بازی کی اور اپنے مہربان پیغمبروں پر بے پناہ تشدد کیا تو امریکہ، برطانیہ اور اقوام متحدہ آخر کیا شے ہیں؟ ذیل میں ہم وہ چند اہم تاریخی حقائق بیان کرتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان ممالک کے خلاف اسرائیل نے کس کس طرح دہشت گردی کی؟

برطانوی تسلط سے اسرائیل کو آزاد کرانے کی خاطر صیہونیوں نے خوفناک کارروائیوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جس میں ایک کنگ ڈیوڈ ہوٹل پر ان کی بمباری تھی۔ ۱۹۴۶ء میں اس بمباری سے مجموعی طور پر ۹۳ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے برطانوی سپاہیوں اور افسران کو بھی جو اس ہوٹل میں مقیم تھے، بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیا تھا۔ ان بے رحم اور سخت دل یہودیوں کا ایک اور طریقہ واردات یہ بھی تھا کہ وہ برطانوی سپاہیوں کو اغوا کر لیتے اور انہیں آہستہ آہستہ سزا دیتے یہاں تک کہ وہ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ اس دہشتگردانہ کاروائی کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ جلد از جلد فلسطین سے نکل جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۴ء میں اسرائیلی حکومت نے امریکہ کے خلاف دہشت گردی کے لئے خفیہ آپریشن کیا جس کا نام اس نے ''آپریشن سوزنا'' رکھا۔ اس کا منصوبہ تھا کہ آپریشن کے بعد ایسی جھوٹی گواہیاں سامنے لائی جائیں جن سے یہ محسوس ہو کہ یہ کارروائی مصریوں نے کی ہے تاکہ اس طرح امریکہ کا ٹکراؤ براہ راست مصر سے ہو جائے۔ یہودی ایجنٹوں نے قاہرہ اور اسکندریہ میں چند ڈاک خانے اور امریکی لائبریریاں دھماکے سے اڑا دیں۔ تاہم ایک امریکی سینما گھر کو دھماکے سے اڑانے سے قبل ہی اسرائیلی ایجنٹ کے ہاتھوں وہ بم پھٹ گیا اس طرح سارا منصوبہ طشت از بام ہو گیا اور رد عمل آنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ اسرائیلی ایجنٹ پکڑا گیا اور اسی کے نتیجے میں اسرائیلی وزیر خارجہ پہناس لیون کو استعفیٰ دینا پڑا۔ بہت سے یہودی گرفتار ہوئے اور ان میں سے کچھ لوگوں کو پھانسی پر بھی لٹکایا گیا تھا۔

۱۹۶۷ء کی چھ روزہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران اسرائیل نے امریکہ کے خلاف مزید ہولناک کارروائی کی۔ ۸ جون ۱۹۶۷ء کو اسرائیل نے امریکی بحری جہاز ''یو ایس ایس لبرٹی'' پر فائٹرز اور تارپیڈو کشتیاں استعمال کر کے حملہ کیا جس کے باعث ۳۴ امریکی ہلاک اور ۱۷۱ زخمی ہوئے۔ اسرائیلیوں نے سب سے پہلے لبرٹی کے ریڈیو ٹاور پر حملہ کیا تاکہ امریکہ کا چھٹا بحری بیڑا واقف نہ ہو سکے کہ حملہ آور اسرائیل ہے۔ زندہ بچ رہنے والے امریکی سپاہیوں کو بھی، جو حفاظتی کشتیوں کے ذریعے فرار ہو رہے تھے، اسرائیل نے مشین گن چلا کر بھون دیا تاکہ دنیا کو اس حملے کا سراغ نہ مل سکے، تاہم کسی نہ کسی وجہ سے اس کا یہ منصوبہ بھی طشت از بام ہو گیا اور اسرائیل نے یہ کہہ کر معذرت کر لی کہ یہ حادثہ شناخت کی غلطی کے باعث ہوا۔ اسرائیل نے کہا وہ یہ سمجھا تھا کہ یہ کوئی مصری بحری جہاز ہے جس پر جنگ کے دوران حملہ جائز ہے۔ تاہم امریکہ کے اس وقت کے وزیر مملکت ڈین رسک اور چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی ایڈمرل تھومس مورر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے واضح بیان دیا کہ یہ حملہ ہرگز اتفاقی نہیں تھا بلکہ اسرائیل نے جان بوجھ کر یو ایس ایس لبرٹی پر حملہ کیا تھا کیونکہ جہاز پر امریکی پرچم لہرا رہا تھا۔

ایک امریکی یہودی جوناتھن پولارڈ نے امریکہ کے خلاف جاسوسی کی اور امریکہ کے ایٹمی راز سوویت یونین کو فراہم کئے۔ پولارڈ کی فراہم کردہ معلومات نے نہ صرف یہ کہ مشرق وسطیٰ میں امریکی انٹیلی جنس کے کاموں کو برباد کیا بلکہ سوویت روس اور مشرقی بلاک میں بھی اسے نقصان پہنچایا۔ پولارڈ کی فراہم کردہ معلومات کے بعد کمیونسٹ دنیا میں امریکہ کے کئی وفادار ایجنٹوں کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اسی طرح لاس اینجلس ٹائمز نے ۲۰ فروری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اطلاع دی کہ ایک امریکی یہودی اے ٹینے ہام نے اقرار کیا تھا کہ وہ اسرائیل کے لئے جاسوسی کرتا رہا ہے۔ ایرل شیرون نے ایک اخباری رپورٹر کو انٹرویو میں کہا تھا کہ ''ہر بار جب ہم کچھ کارروائی کرتے ہیں تو تم بتاتے ہو کہ امریکہ یہ کردے گا اور امریکہ وہ کردے گا۔ میں تمہیں ایک بات بہت واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسرائیل پر امریکی دباؤ کی کبھی پرواہ نہ کرو۔ ہم یہودی امریکہ پر اپنا تسلط رکھتے ہیں اور امریکہ اسے جانتا بھی ہے۔ (روسی اخبار پراودا۔ ۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

اسرائیلی دہشت گردی کی ایک اور مثال ۱۹۹۶ء میں ''قانا'' لبنان میں اقوام متحدہ کے مرکز پر بمباری تھی۔ یہ اقوام متحدہ کی جانب سے لبنانیوں کے لئے ایک پناہ گاہ تھی۔ ایک مشہور انگریز صحافی رابرٹ فِسک نے اس بمباری اور قتل عام کا نقشہ خود کھینچا ہے۔ ''قانا، جنوبی لبنان میں معصوم افراد کی جو قربانی میں نے دیکھی وہ صابرہ اور شتیلا کے بعد کہیں نہیں دیکھی۔ لبنانی پناہ گزین مرد، عورتیں اور بچے ایک دوسرے پر ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے جن کے یا تو بازو و ٹانگیں غائب تھیں یا ان کے سر جدا ہو چکے تھے یا ان کی آنتیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ اسرائیلی بموں نے انہیں اس وقت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا جب کہ وہ اقوام متحدہ کی پناہ میں آئے ہوئے تھے اور سمجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے کہ وہ عالمی ادارے کی حفاظت میں آ گئے ہیں۔'' بعد میں اسرائیل نے اسے ایک غلطی اور صدر کلنٹن نے اسے ایک حادثہ قرار دیا۔ واضح رہے کہ آج کا وزیراعظم ایرل شیرون صابرہ وشتیلا کیمپوں کی خوں آشام دہشت گردی کی وجہ سے عالمی عدالت انصاف ہیگ ٹریبونل کو بھی مطلوب ہے۔

یہ ہے اسرائیل کی چند محسن کش کارروائیاں، اس کے باوجود امریکی صدور اس کے وزیراعظموں کو گلے لگاتے، مصافحہ کرتے اور ان پر ہر قسم کی امداد روا رکھتے ہیں۔ اسرائیلی دنیا میں کبھی کسی کے وفادار نہیں رہے۔ بدقسمتی کہ آج سعودی عرب، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک اسی اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب: سازشیں۔ ڈیوڈ ڈیوک ترجمہ راقم)۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ فلسطین اور ہماری ذمہ داریاں

دنیا کی جس سرزمین سے بھی اسلام وابستہ ہو یا جہاں مسلمان کفر سے پنجہ آزما ہوں، وہ زمین درحقیقت ہماری ہی ہے۔ اس کے لئے بے قرار رہنا، دعائیں مانگنا اور مادی و اخلاقی تعاون کرنا ہمارے دین کا ایک حصہ ہے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمان آج دین اسلام کے احیاء اور اپنی سرزمین کو کفر کی قوتوں سے آزاد کرانے کی خاطر مصروف جدوجہد ہیں اور اس جرم میں یہ قوتیں ان پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہی ہیں۔ ایسے پہاڑ کہ جنہیں کفر کی یہ طاقتیں خود بھی نہ برداشت کر سکیں۔

سرزمین فلسطین بھی ہماری ایک ایسی ہی سرزمین ہے۔ اس خطے کو دنیا میں مقدس مقام کا درجہ حاصل ہے۔ یہ وہ خطہ ہے جہاں جلیل القدر انبیاء ایک طویل عرصے تک دنیا کے فساد زدہ لوگوں کو اللہ کی طرف پلٹ آنے کی دعوت دیتے رہے۔ یہاں مسلمانوں کا مقدس قبلہ اول بھی واقع ہے۔ اللہ کے نبیوں کی یہ سرزمین آج یہودیوں کے ناپاک قدموں تلے مسلسل روندی جا رہی ہے۔ خود بیت المقدس، حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد، بھی ان کی درندگی سے محفوظ نہیں ہے۔ وہ مسلم فلسطینی جو تقریباً ایک ہزار سال سے وہاں آباد تھے، عیسائیوں اور یہودیوں کی شرمناک سازش کے نتیجے میں وہاں سے نکال باہر کئے گئے ہیں اور ان کے دیرینہ گھروں کو مسمار کر کے ان پر یہودیوں کو آباد کیا جا رہا ہے۔ ناجائز طور پر آباد کیا جانے والا ملک اسرائیل آج اس اسرائیل سے کئی گنا زیادہ وسیع ہو چکا ہے جو ۱۹۴۸ء میں موجود تھا۔

امریکہ اور اس کے حلقوں نے دنیا بھر میں بکھرے ہوئے یہودیوں کو زبردستی لا لا کر اسرائیل میں بسایا ہے جب کہ ان بیرونی یہودیوں کے پاس آج بھی اپنے اصلی ملک کے پاسپورٹ موجود ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بازی کسی بھی وقت پلٹ سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں فلسطین سے نکلنا پڑ سکتا ہے۔ اس لئے اپنے اصلی ملک کا پاسپورٹ ان کی جیب میں موجود رہنا چاہئے تاکہ جب چاہیں یہاں سے پرواز کر جائیں۔ اسرائیل کی ریاست کے ناجائز ہونے کا یہ ایک واضح ثبوت ہے۔ نیز یہ بھی اس کے ثبوت کی نشانی ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ڈیڑھ کروڑ یہودیوں میں سے محض ۶۰ لاکھ یہودی ہی اسرائیل جانے پر رضامند ہو سکے ہیں ورنہ ایک کروڑ یہودی تاحال اپنے اپنے ممالک میں بدستور مقیم ہیں۔ انہیں اندازہ ہے کہ اسرائیل کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

فلسطینی برادران پر بہیمانہ ظلم و تشدد کی خبریں ساری دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب انہیں خاک و خون میں نہ نہلایا جاتا ہو۔ عالمی ضمیر تو اس وقت بے حس ہے ہی کیونکہ یہ محض اپنے مفاد کے تحت ہی کچھ اثر قبول کرتا ہے لیکن اصل سوال امت مسلمہ کے ضمیر کا ہے۔ دنیا کا ضمیر بے شک خراٹے لیتا رہے لیکن امت مسلمہ کا ضمیر آخر کیوں سویا ہوا ہے؟ کیوں ان میں بیداری نہیں پائی جاتی؟ کیوں ان میں دکھ اور تڑپ نہیں پیدا ہوتی اور کیوں وہ ایسا کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھاتے جس سے دشمنوں پر کوئی ہیبت بیٹھ سکے؟ مسجد اقصیٰ کیوں آج فریاد کناں ہے؟ اور کیوں وہ پکار رہی ہے کہ ''امت مسلم سوتی ہے۔ مسجد اقصیٰ روتی ہے''؟

عالمی طور پر مسلمانوں کے کم و بیش ۵۶ آزاد ممالک موجود ہیں جہاں دنیا بھر کے خزانے پائے جاتے ہیں۔ دنیا میں مسلمانوں کی کل تعداد سوا ارب کے لگ بھگ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس دنیا میں ہر پانچواں آدمی مسلمان ہے۔ دنیا کا کوئی کاروبار اور فضائی، بری و بحری نقل و حرکت اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ مسلم ممالک کی مربوط زنجیر پار نہ کر لی جائے جیسا کہ اس کتاب کے ٹائیٹل پر موجود نقشے سے واضح ہے۔ اس کے باوجود اگر وہ ذلت و بربادی اور استحصال کا شکار ہیں تو اس کی وجہ خود ان کی اپنی کوتاہی اور بزدلی ہے ورنہ اتنی بڑی حیثیت کی قوم کو تو تمام دنیا کو خود اپنے پیچھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنے پر مجبور کر دینا چاہئے۔

آج اسرائیل دس عرب ممالک کے وسط میں واقع ہونے کے باوجود انہیں تباہ و برباد کر رہا ہے تو اس میں عرب ممالک کی اپنی کوتاہی اور ان کی مغربی طاقتوں کی کاسہ لیسی شامل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کے درمیان باہمی اتحاد ہو اور مسجد اقصیٰ کے مسئلے پر جرأت مندانہ کردار ہو۔ عرب ممالک اپنی تیل کی بلین ڈالرز سالانہ کی آمدنی سے جو وہ مغربی بینکوں میں جمع کراتے ہیں اور جس کی وجہ سے خود مغرب کی معیشت مضبوط ہو رہی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ پر دباؤ ڈالیں تو ان کا دماغ محض چھ ماہ میں درست ہو سکتا ہے۔

دوسرا بڑا ہتھیار خود تیل کا ہے۔ اسی تیل سے استحصال پسند سامراجی ممالک کے ہر قسم کے پہیے چل رہے ہیں اور اسی تیل کے باعث اسرائیل کے طیارے اور توپیں آگ اُگل رہی ہیں۔ حیرت ہے کہ تیل کے پچاسی فیصد کنوئیں مسلم ممالک میں موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم اس تیل کو مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ حالیہ عراق امریکہ جنگ میں عرب لیگ نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ وہ اس جنگ میں تیل کا ہتھیار استعمال نہیں کرے گی۔ اگر ہم پیٹرول کے مسئلے پر اقوام متحدہ اور امریکہ سے محض سودے بازی کریں۔ تب بھی صرف ایک دو ہفتوں کے بعد ہی یہ قوتیں عرب ممالک کے آگے گھٹنے ٹیک سکتی ہیں۔ اس ضمن میں صرف ایک مجاہد اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک میں پیدا کیا تھا جس کا نام شاہ فیصل مرحوم تھا۔ اس کے اس اقدامات نے پورے مغرب کو بری طرح ہلا دیا تھا۔ مغرب اس زمانے میں فی الحقیقت رو پڑا تھا۔

عرب ممالک استحصال پسند قوتوں کی پیداوار کی ایک بڑی منڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں سے وہ ایک بڑا زرمبادلہ ہر روز اپنے ممالک میں منتقل کر رہے ہیں جس کے ذریعے وہ اسرائیل کو نہتے فلسطینیوں کے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کرنے کا سامان فراہم کر رہے ہیں۔ چنانچہ عالمی منڈی کی اپنی اسی قدر و قیمت کو محسوس کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے بھی عرب ممالک مغرب سے جرأت مندانہ سودے بازی کر سکتے ہیں۔ فلسطین کے ضمن میں مسلم امت کی ایک اور بڑی ذمہ داری فلسطینیوں کی عسکری امداد ہے۔ اس وقت تک وہ محض غلیلوں اور پتھروں کے ذریعے صیہونیوں سے جہاد جاری رکھتے ہوئے ہیں۔ ان کی جرأت و شجاعت پر داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

تاہم اسلحی امداد اب وقت کا تقاضا ہے۔ اگر قریب کے عرب ممالک فلسطینی مجاہدوں کو اسلحے کی فراہمی شروع کر دیں تو یہودی اپنی تمام بربریت بھول جائیں گے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اسرائیل کی بربادی ہی میں تمام عرب ممالک کی زندگی ہے۔ اسی اسلحے کی جدوجہد نے افغانستان سے روس کو نکال باہر کیا تھا۔ فلسطینیوں کو اسلحہ فراہم کرنا اسلام کی ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اس جہاد میں عرب ممالک کو بیس کیمپ کا کردار ادا کرنا چاہئے۔

اسلامی ممالک کی عالمی تنظیم او۔ آئی۔ سی کو بھی اب اپنی مصلحتوں کو ایک کنارے رکھ کر بیدار ہونا پڑے گا۔ انہیں بہتے لہو اور جلتے مکانوں کے درمیان اپنی مدہوش نیندوں سے بیدار ہونا پڑے گا۔ انہیں عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے اور بعض اقدامی Offensive کردار اختیار کرنے ہوں گے۔

حماس اور دوسری جہادی تنظیموں کا کھلے عام ساتھ دینا پڑے گا۔ او۔ آئی۔ سی مسلمانوں کی عالمی تنظیم ہے مگر افسوس کہ اس کے ذمہ داران مغرب سے بے انتہا مرعوب ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ فلسطینیوں کی مؤثر آواز بنیں۔

دوسری طرف عوام الناس کو بھی اپنی غفلتوں سے باہر آنے کی ضرورت ہے۔ انہیں راگ رنگ اور شراب و کباب سے باہر آ کر اپنے ممالک میں بے حس حکمرانوں کو جھنجھوڑنا ہوگا اور انہیں امریکہ سے دوٹوک گفتگو پر اکسانا ہوگا۔ ارض فلسطین انبیاء کی مقدس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرزمین ہے اور اس پر قبضہ گویا خود اپنے وطن پر قبضے کے برابر ہے۔ اس لئے عام افراد کو بھی صیہونیوں سے نجات کی اس جدوجہد میں اپنے حصے کا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔

صحافیوں اور دانشوروں کو چاہئے کہ وہ اپنے قلم کے ذریعے فلسطین کے جہاد کو مضبوط تر کریں اور امریکی و یورپی میڈیا میں اپنے احتجاج مسلسل ریکارڈ کروائیں تاکہ وہاں کے عوام بھی اصل ظلم سے آگاہ ہوسکیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہاں ہم کشمیر، افغانستان اور فلسطین کے بارے میں اگرچہ بہت کچھ جانتے ہیں لیکن مغرب کے عوام ان مسائل کی تفصیل سے اتنے آگاہ نہیں ہوتے اس لئے مغربی میڈیا میں بھی مسئلوں کی تفصیلات بھیجی جاتی رہنی چاہئیں۔

ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ یہودی اداروں کی تیار کردہ مصنوعات جو اس وقت دنیا پر حاوی ہیں اور جن سے ہم بھی بہت مرعوب ہیں، ان کی خریداری سے اجتناب برتیں۔ ان مصنوعات کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ صیہونیوں کی عسکری امداد پر خرچ کیا جاتا ہے جس سے اسرائیل کو ہر لحظہ تقویت پہنچتی ہے۔ ان مصنوعات میں مشروبات، صابن، کھانے پینے کی اشیاء اور کاسمیٹکس وغیرہ شامل ہیں۔ اگر ہمیں اپنے ان فلسطینی بھائیوں کا لہو بچانا ہے تو ان اشیاء کا بھی بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ بعض یہودی صنعتوں کے مالکان بذات خود سرگرم یہودی ہیں۔

مسلم ممالک کے سربراہوں پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، ان کی حیثیت امت مسلمہ کے ترجمان کی ہے۔ اس وقت اقوام متحدہ میں ایک بڑی اکثریت مسلم ممالک کی ہے۔ ان سربراہوں کو اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں میں یہودی و امریکی اقدامات کی مذمت کرنی چاہئے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ننھے طلبہ و معصوم بچے گولیوں سے چھلنی کئے جارہے ہیں اور خواتین کی بے حرمتی کی جارہی ہے مگر ہمارے سربراہان محض اپنے اقتدار کی توسیع و استحکام ہی میں مگن ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ فلسطین کے حل میں ایک بڑی رکاوٹ الفتح خود ہے۔ عزم و حوصلے کی کمی اور مغرب سے مرعوبیت نے اس کی گذشتہ تمام جدوجہد پر پانی پھیر دیا ہے اور اب وہ اسرائیل سے ہر آن ذلت آمیز معاہدے کر رہی ہے۔ ایک طرف وہ یہودیوں سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہے تو دوسری طرف وہ خود حماس کے مجاہدوں کو قید و بند کی صعوبتوں سے گزارتی ہے۔ مسلم ممالک پر یہ بھی لازم ہے کہ فلسطینیوں کی اپنی مرضی سے قائم کردہ حماس کی حکومت کو مکمل قانونی، اخلاقی اور مالی تعاون پیش کریں تاکہ وہ اسرائیل پر حاوی ہو سکے۔

معاملہ یہ ہے کہ فلسطین کے لحاظ سے مسلمانان عالم پر محض دو چار نہیں بلکہ دسیوں ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ یہ وقت خاموش بیٹھنے اور میٹھی نیند سونے کا نہیں بلکہ کچھ کر گزرنے کا ہے۔ یہ ہم سوا ارب سے زائد مسلمانوں کی خاموشی ہی ہے جس نے ظلم و ستم کے لئے یہودیوں کے حوصلے بلند کئے ہیں۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ارض مقدس محض تمنائیں کرنے اور دعائیں مانگنے سے آزاد نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے ہمیں لازوال قربانیاں رقم کرنی پڑیں گی۔

ایک طرف مسجد اقصیٰ یہودیوں کے ناپاک قدموں تلے روندی جا رہی ہے دوسری طرف امت مسلمہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہے۔

نہ جانے غیب سے وہ مردِ مجاہد، سلطان صلاح الدین ایوبی، کب برآمد ہوگا جو یہودیوں کو فلسطین سے نکال باہر کرے گا اور مسجد اقصیٰ کی آزاد حیثیت بحال کرے گا؟

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت آخرکار یہودیت کے آگے ڈھیر ہوگئی

یہودیوں اور عیسائیوں کی دشمنی ہزاروں سال پرانی ہے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کے دور سے شروع ہوئی تھی اور اب سے تقریباً سو سال پہلے تک شد و مد سے جاری تھی۔ عیسائیوں کے نزدیک یہودیوں کے دو بڑے جرائم تھے جن کی بنیاد پر یہ قابل گردن زدنی سمجھے جاتے تھے۔

۱۔ عیسائیوں کے خیال کے مطابق یہودی حضرت عیسیٰ کے قاتل ہیں۔

۲۔ وہ دوبارہ آنے والے حضرت عیسیٰ کو نعوذ باللہ دجال قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ انہی دو بڑے جرائم کی بنیاد پر عیسائیوں کے نزدیک یہودی قوم انتہائی قابل نفرت رہی ہے۔ وہ انہیں روئے زمین پر سب سے شریر اور خبیث مخلوق قرار دیتے تھے اور جہاں پاتے تھے قتل کر دیتے تھے۔ حال یہ تھا کہ ابتدائی دور میں جب یورپ میں طاعون (یا کالی وبا) پھیلی جس کے باعث لاتعداد ہلاکتیں ہوئیں تو عیسائیوں نے اس کا سبب یہودیوں کو ٹھہرایا حالانکہ خود یہودی بھی اس مرض میں ہلاک ہو رہے تھے۔

یہودی کس طرح پوری تاریخ میں عیسائیوں کے ہاتھوں دہشت اور بربریت کا شکار رہے۔ یہودیوں کی نفسیات اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں کیلئے ان تفصیلات کو جاننا بے حد دلچسپی کا حامل رہے گا۔

یہودیوں کی جلاوطنی اور بربادی ''صلیب کے سائے سائے''

586 ق م میں شاہ بابل (بخت نصر) نے یروشلم پر قبضہ کیا اور عبادت خانے کو تباہ کر دیا۔

472 ق م میں یونانی بادشاہ انہولنس نے یروشلم پر حملہ کر کے نو تعمیر سلیمانی ہیکل کا نام و نشان مٹا دیا اور اسے بت خانے میں تبدیل کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

70ء میں رومی بادشاہ Titus نے یروشلم کو تباہ و برباد کر دیا۔

135ء میں رومی بادشاہ ہیڈریان نے یروشلم کو ایک بار پھر تباہ و برباد کر دیا۔

(حوالہ: ویب سائٹ اور دیگر بیرونی رسائل)

مختلف ادوار میں یہودیوں کے ساتھ عیسائیوں کا رویہ

1100ء۔1500 یہودی جرمنی سے فرار کیے گئے۔

1228ء۔اسپین میں یہودیوں کو قانونی طور پر لباس کے اوپر نمایاں نشان آویزاں کرنے کا حکم دیا گیا۔

1266ء۔ پولینڈ کے گرجاؤں نے فیصلے صادر کیے کہ یہودی عیسائیوں کے ساتھ اکھٹے نہیں رہ سکتے۔

1279ء۔ہنگری کے گرجاؤں نے حکمنامہ جاری کیا کہ یہودی اپنے لباس پر بائیں جانب سرخ کپڑا ڈالیں۔

1321ء۔ فرانس: ایک گڑھے میں 160 یہودی دفن کیے گئے۔

1355ء۔ اسپین میں ایک مشتعل ہجوم نے بارہ ہزار یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

1391ء۔ میجورکا کے جزیرے میں پچاس ہزار یہودی تہہ تیغ کیے گئے۔

1391ء۔سسلی میں بڑے پیمانے پر یہودیوں کا قتل عام کیا گیا۔

1399ء۔ پولینڈ: پہلی بار یہودیوں کے خلاف تعزیری کاروائیاں کی گئیں۔

1422ء۔''کیسٹائل'' میں یہودیوں کو علیحدہ علاقے میں رہنے اور امتیازی پٹی پہننے پر مجبور کیا گیا۔

1420ء۔لیون: فرانس سے یہودیوں کو نکال باہر کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1420ء۔طولوس: فرانس میں یہودی طبقوں کا صفایا کر دیا گیا۔
1474ء۔سسلی میں یہودیوں کا ایک بار پھر بڑے پیمانے پر قتل عام کیا گیا
1492ء۔اسپین میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار یہودی ملک بدر کئے گئے۔
1492ء۔اسپین میں ملک بدری کے دوران 20 ہزار سے زیادہ یہودی ایک ساتھ یا تو ہلاک ہو گئے یا انہیں ہلاک کیا گیا۔
1492ء۔سسلی اور مالٹا سے یہودیوں کو نکال باہر کیا گیا۔
1494ء۔ ''کراکاؤ'' میں یہودیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ صرف مخصوص علاقوں تک خود کو محدود رکھیں۔ پولینڈ نے پہلی یہودی حد بندی کا آغاز کیا (یہودیوں کو ایک مخصوص علاقہ میں محدود کرنے کو یورپ میں GHETTO کی اصطلاح سے پکارا جاتا ہے۔)
1498ء۔پرتگال میں ایک بھی یہودی باقی نہ رہنے دیا گیا۔
1541ء۔ ''نیپلز'' سے یہودیوں کو نکال باہر کیا گیا۔
1550ء۔ ''جینوآ'' سے یہودیوں کو نکال باہر کیا گیا۔
1935ء تا 1941ء۔ہٹلر نے لاکھوں یہودیوں کو انسانیت سوز سلوک سے دوچار کر کے عظیم تباہی مچائی۔ (یہودی اس سانحے کو ہولوکاسٹ HOLOCAUST کہہ کر پکارتے اور بے حد مبالغے سے کام لے کر دنیا کی ہمدردیاں سمیٹتے ہیں)
(حوالہ کتاب: عرب اور اسرائیل' از رون ڈیوڈ صفحہ 75 اور صفحہ 108)

مندرجہ بالا تفصیل سے ہمیں یہودیوں کے خلاف عیسائیوں کے بدترین انتقام و حقارت کے جذبات سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

چونکہ اس صورتحال میں یہودیوں کو زمین سے اپنے فنا ہو جانے اور مٹ جانے کے خطرات پیدا ہو گئے تھے لہٰذا انہوں نے عیسائیوں کو زیر کرنے کے لئے تدبیریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دیں۔ اقتدار تو چونکہ انہیں کہیں بھی حاصل نہ تھا لہٰذا انہوں نے فتنہ پروری اور سازشوں سے کام لینا شروع کر دیا۔ واضح رہے کہ یہودیوں کی کتاب ''دی پرٹوکولز'' بھی اسی دور کی اہم کتاب ہے جس میں انہوں نے دنیا کو اپنے حق میں مسخر کرنے کے ہر پہلو سے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب کو انہوں نے ایک طویل عرصے تک خفیہ رکھا تاہم کسی نہ کسی طرح یہ کتاب فاش ہوگئی اور آج یہ ہر جگہ دستیاب ہے۔

تشدد اور بربریت کے اس طویل دور میں یہودیوں کو اگر کہیں پناہ ملی تو وہ صرف مسلمان مملکتیں ہی تھیں جہاں اسلامی قوانین کے تحت جزیہ لیکر انہیں ہر طرح کی ضمانت دی جاتی تھی لہٰذا اس دور میں جبکہ تمام عیسائی دنیا میں ان کے لئے دروازے بند تھے مسلم ممالک ان کے لئے راحت جان محسوس ہوا کرتے تھے۔ ابتداء میں بھی جب یہودی فلسطین آتے تھے تو اسے اپنے مقدس شہر سمجھ کر نہیں بلکہ ایک عمدہ پناہ گاہ سمجھ کر آئے تھے۔ اس وقت شاید یہودیوں کے ذہن میں کبھی خیال بھی نہ آیا ہوگا کہ مسلمانوں کے ساتھ انہیں دشمنی اختیار کرنی ہے۔ اس وقت یہودیوں کے دشمن عیسائی تھے۔ چنانچہ انہیں زیر کرنے کے لئے انہوں نے ظلم و تشدد اور خونی راستوں سے ہٹ کر (جس کی قوت ان کے پاس اس وقت دستیاب نہ تھی)۔ دیگر غیر تشدد پسندانہ راستے اختیار کئے۔ سب سے پہلی ضرب انہوں نے عیسائی مذہب کی کُلّیت یا وحدانیت پر لگائی۔ عیسائیوں کا اصل مذہب کیتھولک ہے لیکن یہودیوں نے اپنی سازشوں سے اس کے اندر ایک نیا بدعتی فرقہ ''پروٹسٹنٹ'' ایجاد کیا۔ جس کے بعد عیسائیت دو بڑے ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی۔ کیتھولک عیسائی اور پروٹسٹنٹ عیسائی' پھر کیتھولک عیسائی پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے بھی اسی طرح جانی دشمن بن گئے جیسے وہ یہودیوں کے جانی دشمن تھے۔ انتشار کے بعد عیسائیت مزید تقسیم در تقسیم ہوتی چلی گئی اور اس کے بپٹسٹ اور میتھوڈیسٹ وغیرہ فرقے پیدا ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ پروٹسٹنٹ طبقے ہی کی وجہ سے عیسائی طلبہ کو بائبل کی اولڈ اور نیو ٹیسٹامنٹ ایک ساتھ پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ واضح رہے کہ ''عہد نامہ قدیم'' توریت سے متعلق کتاب ہے جبکہ ''عہد نامہ جدید'' انجیل سے متعلق کتاب ہے۔ عیسائی طالب علم عہد نامہ قدیم سے اپنی تعلیم کا آغاز کر کے عہد نامہ جدید پر پہنچتے تھے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ ان میں یہودی عقائد جگہ بنانے لگے۔

دوسرا حملہ یہودیوں نے 1908ء میں ''اسکوفیلڈ'' نامی ایک نئی بائبل ایجاد کر کے کیا۔ انہوں نے عیسائیوں کے ایک ذہین فرد ''اسکوفیلڈ'' کو خرید کر گوسپل پر اس سے اپنی مطلب کے حاشیے اور تفسیر لکھوائی اور اس کی بڑے پیمانے پر اشاعت کروائی۔ اس بائبل کی خصوصیت یہ تھی کہ اس حاشیوں میں جگہ جگہ یہودی عقائد داخل کر دیئے گئے تھے۔ حاشیوں کی زبان آسان جبکہ اصل متن قدیم انگلش کا تھا۔ جسے سمجھنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ یوں مشکل متن کے بجائے آسان حاشیئے کا چلن عام ہوا اور یہودی عقائد عیسائیوں کے دلوں میں گھر کرتے چلے گئے۔ انہی ساری کاروائیوں کی وجہ سے عیسائی بطریق اور پادری بھی یہودیوں کے ہمنوا بن گئے۔ حتیٰ کہ ساٹھ کی دہائی میں کیتھولک گرجاؤں سے یہودیوں کے سابقہ جرائم کی معافی کا باقاعدہ سرکاری اعلان جاری کیا گیا

ایک اور حربہ عیسائی دنیا کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے یہ اختیار کیا گیا کہ عالمی سطح پر علمی وفکری تحریکیں شروع کی گئیں۔ یعنی سوشلزم، نیشنلزم، کمیونزم اور نظریہ آبادی وغیرہ۔ ان سب کے بانی عموماً یہودی تھے۔ چنانچہ عیسائی دنیا میں جہاں مذہب کی گرفت برائے نام ہے یہ نظریئے بہت مقبول ہوئے اور انہوں نے مذہب کا اثر کمزور سے کمزور تر کیا۔

اسی کے ساتھ انہوں نے فحاشی وعریانی کو بھی فروغ دیا۔ دنیا میں کوئی بھی مذہب معاشرے میں بے حیائی کی اجازت نہیں دیتا۔ عیسائیت بھی ایسا نہیں چاہتی۔ لیکن یہودیوں نے اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کی خاطر ان میں جنس کے نظریئے کو فروغ دیا۔ حتیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ امریکہ میں دنیا کی مشہور عریاں فلمی صنعت ہالی وڈ کا آغاز ہوا۔ انہوں نے عیسائیوں میں سیکس اور کھلی فحاشی کو فروغ دیا۔ انہیں نائٹ کلبوں اور اوپیراؤں پر لگایا۔ جس سے ان کی اخلاقیات کھوکھلی ہوتی چلی گئیں۔ یہی حال انہوں نے میڈیا کا بھی کیا۔ تمام بڑے رسائل و جرائد' ٹائمز' نیوز ویک' بی بی سی' رائٹر وغیرہ یہ سارے نشری و اشاعتی ادارے یہودی ہیں یا ان کی کلیدی جگہوں پر یہودی فائز ہیں۔ جہاں سے وہ عیسائیوں (اور باقی دنیا کو بھی) اپنی مرضی کی خبریں سناتے اور نشر کرواتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں کو یہودیوں کی سازشوں کے بارے میں عام طور پر آگاہی نہیں ہونے پاتی۔ اس حقیقت کو کئی اہل علم عیسائی مفکرین مثلاً پال فِنڈلے، رابرٹ فسک، ڈیوڈ ڈیوک اور رَون ڈیوڈ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

جنگ عظیم اول اور دوم میں جب یورپی حکومتیں آپس میں ٹکرا کر ختم ہو رہی تھیں' بعض مضبوط یہودی سرمایہ کاروں نے ان مملکتوں کو بڑے بڑے قرضے فراہم کر کے انہیں اپنی مٹھی میں جکڑنے کی کوشش کی۔ اس دور میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک طرز کے ادارے موجود نہ تھے۔ چنانچہ ان کی کسر یہودی ساہوکاروں نے انفرادی طور پر پوری کی۔ مثال کے طور پر روتھ شیلڈ جو گذشتہ دور میں یہودیوں کا ایک بہت بڑا سرمایہ دار تھا، اس نے امریکی نوآبادیوں کے خلاف جنگ کی غرض سے ''ہیسٹین'' کے فوجی دستوں کو سب سے پہلے 20 ملین ڈالر کی ادائیگی کی تھی۔ (حوالہ کتاب: دی انٹرنیشنل جیو۔ از: ہنری فورڈ)۔ اسی طرح برطانیہ کے ولیم آف آرنج (1689ء) نے جسے یہودی برسراقتدار لائے تھے، اولین دور میں بادشاہ بنتے ہی یہودی سودخوروں سے 1/2 12 لاکھ پونڈ کا قرضہ لیا تھا۔ (کتاب: پاکستان اور ہشت پا۔ از خورشید وارثی)۔ دوسری طرف ایک بڑی یہودی شخصیت ''ہرٹزمین'' کے ترکی یہودی نمائندے حافام صوآفندی نے سلطان ترکی عبدالحمید خان کو پیشکش کی تھی کہ اگر وہ فلسطین کا علاقہ یہودیوں کو دے دے تو ترکی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام قرضہ یہودی ادا کرنے کو تیار ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ سلطان نے اس کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا۔ (حوالہ کتابچہ: بیت المقدس۔ از مولانا مودودی ۱۵)۔

یہودیوں کے ایک اور مفکرہ چیمز وائز مین نے انگلستان کی حکومت کو یقین دلایا تھا کہ جنگ عظیم اول کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے انگلستان کو تمام دنیا کے یہودیوں کا سرمایہ مل سکتا ہے بشرطیکہ وہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنا دے۔ (کتابچہ: بیت المقدس۔ از مولانا مودودی۔ صفحہ ۱۷)۔

انہوں نے بڑے بڑے بین الاقوامی کاروبار مثلاً لیور برادرز' پیپسی' کوک اور مکڈونلڈ وغیرہ عالمی طور پر پھیلائے۔ جس کی وجہ سے عیسائی افراد معاشی طور پر ان کے غلام بنتے چلے گئے۔ دوسرے اس طرح انہوں نے عیسائی اسکولوں کے نصاب میں بھی تبدیلیاں کیں اور ان میں اپنے مقاصد شامل کر کے اپنے لئے نرم جذبات پیدا کئے اسی لئے عیسائیوں کی موجودہ نسل یہودیوں کو عام طور پر اپنا دشمن نہیں سمجھتی ہے۔

یہ ہے وہ طویل داستان کہ کس طرح یہودی جیسی شاطر قوم نے اپنے خونی دشمن عیسائیوں کو اپنے دائرہ اختیار میں قید کر لیا ہے اور ان سے وہی کچھ کہلوانے لگے ہیں جو کچھ وہ چاہتے تھے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ عیسائی عوام اپنے پادریوں سے محض واجبی سا رابطہ رکھتے ہیں۔ اس کے باعث مذہب سے ان کی گرفت ڈھیلی ہوتی چلی گئی۔ فادرس ان کے لئے کوئی قابل توجہ ہستیاں نہیں رہے جبکہ یہودی اپنے ربائیوں سے آج بھی گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مذہبی جذبات اس اکیسویں صدی میں بھی شدت سے پائے جاتے ہیں۔ وہ آج بھی نمازیں پڑھنے' روزے رکھنے اور حلال گوشت کھانے میں شدت پسندی کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔

عیسائیوں کو ہر لحاظ سے ڈھیر کرنے کے بعد پھر کہیں جا کر یہودی مسلمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف متوجہ ہوئے ۔ ایک دشمن پر قابو پانے کے بعد انہیں محسوس ہوا کہ بہرحال مسلمان بھی ان کے لئے دشمن ثابت ہوں گے ۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ یہودی صرف اپنے مذہب ہی کو اعلیٰ ترین مذہب جانتے ہیں ۔ دوسری طرف انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی دجال اور اپنے بارے میں احادیث پڑھی ہوئی ہیں (ہوشیار دشمن ہر حال میں چوکنا رہتا ہے) نیز اپنے مسیحا (دجال) کی آمد کی شرائط میں سے ان کے نزدیک ایک یہ بھی ہے کہ دنیا سے غیر یہودی مذاہب سرے سے ختم ہو جائیں ۔ لہٰذا اب انہوں نے مسلمانوں سے جنگ کا آغاز کر دیا اور آج وہ بعینیہ تمام طریقے استعمال کر رہے ہیں جو انہوں نے اپنے دشمن نمبر ایک کے لئے کبھی استعمال کئے تھے ۔ یعنی فحاشی و عریانی کا فروغ ' مملکتوں کو قرضوں کی فراہمی ، نصاب میں تبدیلی ' مذہب میں دراڑیں ' میڈیا پر گرفت ' علمی و فکری تحریکیں ' حکمرانوں کی خریداری اور بین الاقوامی کاروبار پر گرفت وغیرہ ۔ اس وقت عیسائیوں اور یہودیوں نے ایک دوسرے کے گناہ معاف کر کے صرف ایک بات پر اتفاق کیا ہے کہ مسلمانوں کو مارو جہاں پاؤ اور یہ کہ ان نسلیں تباہ کر دو ۔ آپس کے جھگڑوں سے ہم اس وقت نمٹیں گے جب حضرت عیسیٰؑ تشریف لے آئیں گے ۔

البتہ مسلم دنیا میں انہیں ایک بالکل ہی مختلف قسم کے ردعمل کا سامنا کرنا پڑا ۔ عیسائی چونکہ برائے نام مذہبی ہوتے ہیں اس لئے یہودیوں کے آگے وہ بالکل ڈھیر ہو گئے ۔ اسلام چونکہ متحرک ' زندہ اور عملی مذہب ہے اور اس میں عوام کا اپنے علماء ' مساجد اور قرآن پاک سے مستقل رابطہ رہتا ہے ۔ اس لئے یہودیت کو مسلمانوں کے خلاف سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا بلکہ انہیں اس کے برعکس مسلمانوں کے جہاد سے سابقہ پیش آ گیا ۔ جو ان کے لئے انتہائی اچنبھے کی بات تھی ۔ عوام پر ان کے اقدامات سے تھوڑے بہت تو اثرات قائم ہوئے لیکن مجموعی طور پر امت مسلمہ ان کے خلاف غم ' وغصہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھر گئی۔ اور انہوں نے یہودیوں کے ساتھ اپنے مذہب پر صلح کرنے سے واضح طور پر انکار کر دیا۔

یہ تھی وہ طویل داستان کہ کس طرح عیسائیت یہودیوں کے آگے ڈھیر ہوگئی۔ کل بھی ان کے حربے وہی تھے اور آج بھی ان کے حربے وہی ہیں۔ صدر واشنگٹن کے الفاظ میں ''یہ لوگ خون آشام چمگادڑیں (VAMPIRES) ہیں اور یہ عیسائیوں اور دوسری قوموں کا خون چوستے ہیں۔'' (حوالہ کتاب: اینٹی زائن از ولیئم گرمسٹارڈ)۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں اور عیسائیوں کا گٹھ جوڑ

1492ء تک سارے مسیحی مغرب میں یہودیوں کا داخلہ بند تھا۔ یہودیوں کے بارے میں عیسائی یقین رکھتے تھے کہ اللہ کی پیدا کردہ مخلوقات میں سب سے بدترین اور شریرترین مخلوق یہودی ہیں۔ اس قوم پر سب سے زیادہ تشدد اور عذاب عیسائی دنیا ہی نے پہنچایا ہے۔ وہ انہیں اپنے مسیحا جناب عیسیٰؑ کا قاتل سمجھتے تھے۔ لیکن عجیب اتفاق ہے کہ 1948ء میں اسرائیل کے قیام سے پہلے عیسائیوں کی یہود دشمنی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کے وہ یہودیوں کی محبت میں گرفتار ہونے لگے۔ چنانچہ عیسائی آج یہودیوں سے بھی زیادہ اسرائیل کی توسیع اور استحکام کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے مبلغین مثلاً جیری فال ویل اور جمی سواگراٹ جنہیں امریکہ کی بہت بڑی اکثریت انتہائی انہماک سے سنتی ہے سارے امریکہ کو اسرائیل کی مدد کے لئے اکساتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب امریکہ کے مختلف صدور بھی اسرائیل کو اپنا ایک مذہبی عقیدہ قرار دینے لگے ہیں۔ سابق صدر جمی کارٹر کا کہنا ہے کہ ''اسرائیل کا قیام بائبل کی پیشین گوئی کی تکمیل اور بائبل کے بیان کا حصہ ہے''۔ (جدید صلیبی جنگ۔ گریس ہالسیلز صفحہ 69)۔ اسی طرح سابق صدر رونالڈ ریگن نے بھی کہا تھا کہ ''عنقریب دنیا فنا ہوجائے گی''۔ (تاکہ عیسائی اور یہودی زندہ رہ سکیں)۔

البتہ حیرت انگیز طور پر صدر کینیڈی تک امریکہ کے بیشتر صدور اسرائیل اور یہودیوں کے سخت ترین مخالف تھے۔ صدر آئزن ہاور یہودیوں کی توسیع پسندی کے سخت دشمن تھے۔ امریکہ کے ایک اور اولین صدر جارج بش واشنگٹن نے اپنے عوام کو متنبہ کیا تھا کہ ''یہودی خون چوسنے والی چمگادڑیں ہیں اور اگر تم نے انہیں امریکہ بدر نہ کیا تو دوسو سال سے بھی کم عرصہ میں یہ تمہارے ملک پر حکمرانی کرنے لگیں گے اور تمہاری آزادی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلب کرلیں گے۔'' (بیان ایمسٹرڈم چیمبر1654-9-22۔کتاب اینٹی زائن۔ از ولیئم گرمسٹارڈ)

یہ دور یہودیوں پر عیسائیوں کے بدترین تشدد کا دور تھا۔ان کیلئے دنیا میں کوئی جائے پناہ نہ تھی۔خوش قسمتی سے اسی زمانے میں کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تھا۔ چنانچہ یہودیوں نے خود کو محفوظ رکھنے کی خاطر امریکہ کو اپنا وطن بنانے کا فیصلہ کرلیا۔انہوں نے دور اندیشی کی بنیاد پر نیو یارک کی بندرگاہوں کو اپنے لئے منتخب کیا تاکہ سمندری و تجارتی راستے سے وہ پہلے امریکہ اور پھر ساری دنیا پر قبضہ کرسکیں۔ان کے اسی فیصلے کے باعث آج نیو یارک کو جیو یارک بھی کہا جاتا ہے۔دوسری طرف پروٹسٹنٹ عیسائی بھی امریکہ چلے گئے۔اس طرح امریکہ میں آج تک یہی فرقہ اکثریت میں موجود رہا ہے۔یہ پروٹسٹنٹ عیسائی ہی تھے جنہوں نے اپنی طرح کے مظلوم یہودیوں کے لئے دلوں میں نرم گوشہ پیدا کیا اور ان کی حمایت کی۔ان کے اثرات ہی کی وجہ سے عیسائیوں کی بڑی آبادی اس بات کی قائل ہوئی کہ فلسطین کو یہودیوں کی سرزمین قرار دیا جائے۔یہودیوں کے ساتھ ان کی ہمدردی کا یہ حال تھا کہ صیہونی (اسرائیلی) تحریک سے پہلے قیام اسرائیل کا مطالبہ کرنے والے یہودی نہیں بلکہ خود عیسائی تھے۔(مزید تفصیل: صلیبی جنگ گریس ہالسیل صفحہ 95) عیسائیوں کا کہنا تھا کہ ارض مقدس میں یہودیوں کی واپسی نزول مسیح کا پیش خیمہ ہے۔یہودی تو بلکہ نیو یارک ہی کو وہ موجودہ مقدس بستی سمجھنے لگے تھے جس کا ذکر ان کی تورات میں آیا تھا۔آج عیسائیوں کو یہودیوں سے اس لئے بھی ہمدردی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جناب عیسیٰؑ کی آمد کے بعد تمام یہودی آخرکار عیسائیت اختیار کرلیں گے۔

صیہون پرست عیسائی مبلغین دنیا کو تباہ کرنے کی خاطر ہولناک جنگ کی پیشن گوئی کررہے ہیں۔اس مقصد کے لئے وہ تیزی سے جنگ کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے آرما گیڈون کا نظریہ تصنیف کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میگڈون کی جنگ میں 200 میل تک خون بہے گا۔ (صلیبی جنگ صفحہ 26)۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت تقریباً ایک درجن ممالک کے پاس ایٹمی اسلحے موجود ہیں چنانچہ ہم ان اسلحوں کی مدد سے دنیا کو یقینی طور پر ختم کر سکتے ہیں۔ (جدید صلیبی جنگ صفحہ:۷)۔ عیسائی مبلغین دعا کرتے ہیں کہ کاش وہ ایک ایسی ہولناک جنگ لڑ سکیں کہ انسانی تاریخ اس کے بعد بالکل ختم ہو جائے۔ ان کا نظریہ ہے کہ کٹر یہودی مسجد اقصیٰ کو بم دھماکے سے اڑا دیں گے جس کے نتیجہ میں مسلم دنیا میں غم وغصہ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ اسرائیل کے ساتھ یہ ایک مقدس جنگ ہوگی جو ان کے مسیح کو مجبور کریگی کہ وہ درمیان میں مداخلت کریں۔ ایک بڑے امریکی یہودی براؤن نے اعلان کیا تھا کہ مسجد اقصیٰ کی موجودگی اس سرزمین پر بہت بڑا بوجھ ہے۔ (ایضاً صفحہ 83)۔ صدر ریگن بھی آرما گیڈون کے اس فلسفے پر پوری طرح یقین رکھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یقین کیجئے کہ یہ پیشن گوئیاں یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جن سے ہم گزر رہے ہیں۔ (ایضاً صفحہ:22) ایک بڑے کاروباری عیسائی کلائڈ کا کہنا ہے کہ پہلا وار حضرت عیسیٰ ہی کریں گے۔ ان کے پاس کوئی نیا ہتھیار ہوگا جس سے انسان کے بدن کا گوشت اور زبان خود بخود گل سڑ جائیں گے۔ مشہور صیہونی امریکی مبلغ جیری فال ویل کہتا ہے کہ ''عیسیٰ محض نبی نہیں ہیں بلکہ وہ ایک فائیو اسٹار جنرل ہیں جو گھوڑے پر سوار ہوں گے اور ساری دنیا کی فوج کی قیادت کر رہے ہوں گے۔ وہ ایٹمی اسلحہ سے لیس ہوں گے اور ان کروڑوں اور اربوں انسانوں کو جو غیر مسیح ہیں، ہلاک کر دیں گے۔'' (ایضاً صفحہ 25)۔

ایک اور تبلیغ کار جارج اولٹس کا کہنا ہے کہ یہ پوری ارض مقدس (فلسطین) غیر یہودیوں کے لئے ناقابل استعمال ہے۔ عیسائیوں کے ایک بڑے راہنما نے اسرائیل سے کہا کہ ''وہ کسی بین الاقوامی قانون کے چکر میں نہ آئے اور نہ ہی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے پھندوں میں پھنسے۔'' جم رابرٹسن جیسے عیسائی مبلغ نے کہا ہے کہ'' ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی ہوتے ہوئے بھی نزول مسیح کی تاخیر کا سبب بن رہے ہیں۔ کیونکہ مزید فلسطینی علاقے حاصل کرنے میں ہم اسرائیل کی مدد نہیں کر رہے ہیں۔''

عیسائیوں اور یہودیوں کی اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ملکوں کی فوجیں ختم کردی جائیں اور ان کا دفاع اقوام متحدہ کے حوالے کردیا جائے جہاں پہلے ہی سے یہودی موجود ہیں۔ اسی طرح وہ چاہتے ہیں کہ انتفاضہ کی موجودہ تحریک بھی فلسطین سے ختم کردی جائے جس نے یہودیوں کے دن کا چین اور رات کی نیند حرام کردی ہے۔ انہوں نے خوبصورت الفاظ کے ذریعے مسلم حکمرانوں سے اپنے تمام مطالبات منوالئے ہیں۔ حتیٰ کہ کالجوں اور اسکولوں کے نصاب میں بھی تبدیلی کروالی ہے تاکہ طلبہ بانجھ پیدا ہوسکیں۔ آج کے حالات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے پہلے ہی فرمادیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم یہودیوں کے ساتھ جنگ نہ کرلو پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ ہر درخت اور ہر پتھر پکار کر کہے گا کہ اے مسلمان میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے۔ ادھر آ اور اس کو مار ڈال۔'' (مسلم۔ ترمذی)۔

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ روم کے عیسائیوں کا لشکر دابق کے علاقے میں اترے گا اس کے بعد دجال نکلے گا جسے حضرت عیسیٰ اپنی تلوار سے قتل کردیں گے'' (مسلم)۔ ایک اور موقع پر اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم روم والے نصاریٰ سے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کردے گا۔ پھر تم دجال سے لڑو گے تو اللہ تعالیٰ دجال کو بھی فتح کردے گا (مسلم)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر لکھا ہوگا'' (مسلم)۔ معروف امریکی پادری جیری فال ویل بھی کہتا ہے کہ ''اینٹی کرائسٹ یقیناً ایک یہودی فرد ہی ہوگا۔ (گریس ہال سیل)۔ ایک اہم بات آپ نے یہ بھی فرمائی کہ قیامت سے پہلے کچھ فتنے ہوں گے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح۔ جس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی صبح کو مسلمان ہوگا تو شام میں کافر اور شام میں مومن ہوگا تو صبح میں کافر۔ (مسلم)۔

یہ ہیں وہ حالات جن سے مسلمان گذر رہے ہیں اور انہیں آئندہ بھی گذرنا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی انتہائی کوشش ہے کہ وہ دنیا سے مسلمانوں کو پاک کردیں۔ یہی وہ وجہ ہے کہ انہوں نے مسلم دنیا کا چاروں طرف سے گھیراؤ کیا ہوا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف آخری خونیں جنگ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق اسی مشرق وسطیٰ میں لڑی جائے گی جہاں صلیبی و یہودی فوجیں آج بھی کثرت سے موجود ہیں' عجیب سانحہ ہے کہ کبھی سارا مغرب یہودیوں کا جانی دشمن تھا۔ لیکن آج سارا مغرب مسلمانوں کا جانی دشمن ہے۔

☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کے فتنے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کی پیشنگوئی کے مطابق دجال کی آمد مسلمانوں کے لئے شدید ابتلاء کی ہوگی۔ اس شخص کے لئے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ''کذب'' کی بجائے ''دجل'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی فریب دینے والا اور شعبدہ باز۔ وہ پانی کو آگ اور آگ کو پانی کر دکھائے گا۔ مثلاً

دجال ایک بدو کو لیکر آئے گا اور اس سے پوچھے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپ دونوں کو زندہ کر دوں تو کیا تم مجھے خدا مان لوں گے؟ آدمی کہے گا۔ ''ہاں'' اس طرح شیطان اس کے ماں باپ کا روپ اختیار کر لیں گے۔ (ہوسکتا ہے کہ یہ آج کے دور کے کلوننگ کی طرف اشارہ ہو جس میں مصنوعی گائے اور بھیڑ زندہ پیدا کئے جا رہے ہیں)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وسیع و عریض فتنوں کے دور میں عبادت کرنا ایسا ہی ہے گویا ہجرت کر کے میری طرف آنا۔ (مسلم)۔ آزمائشوں کے اس زمانے میں لالچ اور ترغیبات کے باعث بے شمار لوگ گناہوں اور غیر اخلاقی کاموں کی طرف اس طرح لوٹیں گے جیسے شہد کی مکھیاں شہد کے گرد ٹوٹتی ہیں۔ دجال دنیا کے لوگوں کو گناہ، بے حیائی اور ظلم کی طرف تیزی کے ساتھ دھکیل رہا ہوگا۔

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا کہ:

''دجال شام اور عراق کے درمیانی علاقے سے برآمد ہوگا۔ اور دائیں بائیں ہر طرف اپنے فتنے پھیلائے گا'' (ابن ماجہ کتاب الفتن)۔ چنانچہ دجال کی آمد سے کافروں اور منافقوں کو اپنا ایک اہم رہنما میسر آجائے گا جس کا وہ پہلے ہی بے چینی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظار کر رہے ہوں گے۔ اس کے بعد یہ دشمن بہت تیزی سے حضرت امام مہدی اور مجاہدین کے مضبوط مورچوں پر حملہ کر دے گا۔ ان کا جھوٹا مسیحا دجال اپنے سارے ذرائع و وسائل کو امام مہدی کے خلاف جھونک دے گا۔ اس مقصد کے لئے وہ ان کے جھوٹے نام بھی رکھے گا۔ مثلاً ''دجال'' ''صیہون کے دشمن''۔ ''تہذیب کے باغی'' اور ''یاجوج ماجوج'' وغیرہ۔ دجال کے لشکر مسلمانوں کا اس حد تک گھیراؤ کر لیں گے کہ انہیں پانی کا ایک قطرہ اور روٹی کا ایک نوالہ بھی حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اپنے ان اقدامات سے یہ مسلمان دشمن قوتیں دجال کی قیادت میں نہ صرف یہ کہ شام پر قبضہ کر لیں گی بلکہ مدینے اور مکے کے قریب تک پہنچ جائیں گی۔ تاہم مکہ اور مدینہ دجال کی پہنچ سے باہر رہیں گے جن کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ ان شہروں میں فرشتوں کو مقرر کرے گا۔

وہ وجہ جس کے باعث لوگ اتنے بڑے پیمانے پر دجال کے ساتھ شامل ہوں گے یہ ہے کہ اس کا اقتدار بے انتہاء وسیع ہوگا۔ اس کی ذات تمام دنیا کے وسائل، دولت اور اختیارات کا سرچشمہ ہوگی۔ چاول' غلہ' پانی اور گھریلو جانور سب کچھ اس کے قبضہ میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ کافروں کا سردار ہوگا اس لئے ہر اس مسلم ملک یا فرد کو سزا دے سکے گا جو اس کی اطاعت کرنے سے انکار کرے گا۔

اس موقع کے لئے نبی مکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ ہر وہ شخص جسے دجال کے بارے میں سننے کو ملے۔ اس سے دور چلا جائے۔ ''میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آدمی یہ سمجھ کر دجال کے قریب آئے گا کہ وہ مسلمان ہے لیکن وہ اس کے الجھے ہوئے خیالات کی وجہ سے اس کی اطاعت کرنے لگے گا''۔ (ابوداؤد۔ کتاب الملاحم)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دجل اور فریب اتنا خوفناک ہوگا کہ مسلمان اسے اپنا ہم مذہب سمجھیں گے اور اس پر ایمان لا کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو لیں گے۔

دجال اپنی پُر ہیبت اور وسیع و عریض افواج کے مقابلے میں جب امام مہدی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر افواج کو دیکھ کر اسلام کے عظیم مراکز کو تباہ کرنے کی خاطر مکے اور مدینے کی طرف افواج کو لیکر روانہ ہوگا تو اس کی تمنا ہوگی اسلام کی بنیادوں والے ان شہروں کو ہمیشہ کے لئے ڈھا دیا جائے۔ توحید کے خلاف جو کینہ اس کے دلوں میں بیٹھا ہوگا۔ اس کی وجہ سے وہ اپنے ناکام منصوبے ترتیب دیگا۔ اس وقت امام مہدی دمشق (شام) میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے۔

دجال اپنی بہترین مسلح، ترقی یافتہ اور خونخوار افواج کے ساتھ مکے اور مدینے پر پہاڑوں کی جانب سے حملہ کرے گا۔ وہ اور اس کی افواج احد پہاڑ کے نزدیک مجتمع ہوں گی۔ وہاں سے مسجد نبویؐ رات کے وقت ایک خوبصورت سفید محل کی شکل میں نظر آتی ہے۔ احد پہاڑ سے دجال اپنے کمانڈروں کو مسجد نبوی پر حملے کے احکامات جاری کرے گا۔ صدیوں پرانی صلیبی جنگ کے دور سے لیکر آج اس وقت تک تمام اسلام دشمنوں کا ہدف یہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے یکسر مٹا دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ دجال مسلمانوں کے دونوں اہم اور مقدس مقامات پر حملے کی کوشش کرے گا۔

لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں شہروں کی حدود تک فرشتوں کو محافظ مقرر کردے گا تاکہ وہ جھوٹا کانا دجال ان دونوں شہروں کے اندر داخل نہ ہو سکے۔ حالانکہ وہ مدینے میں تین دفعہ داخل ہونے کی کوشش کر چکا ہوگا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں دجال داخل نہ ہو سکے سوائے مکے اور مدینے کے۔ اور ان دونوں شہروں کی طرف جانے والا کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر فرشتے قطاروں میں نگہبانی کے لئے نہ کھڑے ہوں۔ اس کے بعد مدینے کے باشندے تین بار ہلا دیئے جائیں گے۔ (یعنی وہاں تین بار زلزلہ آئے گا) جس کے باعث اس سرزمین سے منافقین اور کفار نکال باہر کیئے جائیں گے۔ (بخاری)۔ اس حدیث کے مطابق گویا دجال کے زمانے میں مدینے کے اندر بھی منافقین کی بہت کثرت ہو جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال اپنے ہی ماننے والوں کے سامنے اپنے مصنوعی خول کو اترتا دیکھے گا جس سے اسے سخت دھچکا پہنچے گا۔ وہ شخص جسے دجال نے دو ٹکڑوں میں کاٹا اور دوبارہ زندہ کیا ہوگا۔ وہی زندہ ہو کر اسے دجال اور Anti Christ کہہ کر پکارے گا۔ پھر مومنین بھی اسے دجال تسلیم کر لیں گے۔ اس کے بعد وہ پھر متقیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ ابھی وہ اپنی بدنامی کو سنبھال بھی نہ سکے گا کہ اسے یہ خبر سن کر مزید ذہنی صدمہ پہنچے گا۔ کہ جناب عیسیٰؑ آسمان سے تشریف لے آئے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ساری دنیا کو وہ خود اپنے بارے میں بتاتا پھرتا تھا کہ مسیح علیہ السلام وہ خود ہے۔

اپنا دفاع کرنے کیلئے آخر کار وہ ایک بار پھر جعلی چالبازیوں اور جھوٹ کا سہارا لے گا۔ تاہم اب سب کچھ بیکار ثابت ہوگا۔ وہ جناب عیسیٰؑ کے بارے میں یہ چرچا کرے گا کہ دمشق میں (نعوذ باللہ) دجال اترا ہے (جبکہ اس سے پہلے وہ امام مہدی کو بھی دجال کہہ کر پکارتا رہا ہوگا)۔ البتہ اپنے تمام تر پروپیگنڈے کے باوجود وہ دل ہی دل میں یقین کر چکا ہوگا کہ عالمی شہنشاہ بننے کا اس کا جھوٹا خواب اور تمام عیارانہ چالیں اب ختم ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اب وہ اپنے فرار کے راستے سوچ رہا ہوگا۔ وہ کہاں جائے اور کدھر سے جائے؟ وہ یہ بھی سوچ رہا ہوگا کہ لوگوں کے سامنے اپنے فرار کا وہ کیا جواز بنائے؟ اس وقت تک اسے خوب اندازہ ہو چکا ہوگا کہ اس کی موت کے علاوہ اب کوئی چارہ کار باقی نہیں ہے۔ اندر اندر وہ پگھل رہا ہو گا لیکن بظاہر بڑا پر اعتماد نظر آئے گا۔ اپنی بے عزتی محسوس کر کے دجال ایک پھر شام کی طرف لوٹے گا۔ تاکہ امام مہدی کا راستہ روکے۔ دجال کا حملہ بظاہر کامیاب ہوگا۔ لیکن وہ زمین پر اپنا قبضہ برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ جو جنگ اسے بظاہر فتح کے ساتھ محسوس ہو رہی تھی وہی بالآخر اس کی تباہی کا مقدر بنے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ: ☆ دجال کی آمد تک مسلمانوں پر عرصہ حیات بہت تنگ ہو چکا ہوگا۔

☆ امام مہدی کی فتح کے باعث تمام کفر دجال کی قیادت میں متحد ہو جائے گا۔

☆ مسلمانوں پر دباؤ اور زیادہ بڑھا دیا جائے گا۔ خصوصاً خوراک اور پانی کے معاملے میں۔

☆ ایک آنکھ سے کانا دجال جس کی پیشانی پر حروف ''ک ف ر'' لکھے ہوں گے۔ تمام کافرانہ نظام کی قیادت سنبھالے گا تاکہ توحید کو اکھاڑ پھینکے اور شیطان کا نظام مسلط کر دے۔

☆ دجال بہت سارے ممالک کو فتح کرے گا جن میں مسلم ممالک بھی شامل ہوں گے۔

☆ وہ مکے اور مدینے پر بھی قبضہ کرنا چاہے گا۔ لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

☆ دجال کی دہشت اور بربریت کے عین عروج کے زمانے میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو دنیا میں بھیجیں گے۔ وہ دمشق میں اتریں گے جہاں ان کے نام پر ''مسجد عیسیٰؑ'' آج بھی موجود ہے۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں دجال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور زمین کے چپے چپے پر اسلام داخل ہو جائے گا۔

☆ دجال کے جبر و دہشت کے دور میں مسلمان بدترین مایوسی کا شکار ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ انہیں امام مہدی کی آمد کا بھی اعتبار نہیں ہوگا۔ اس کی دہشت و بربریت کا حال یہ ہوگا کہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دور میں آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام میں کافر ہو جائے گا۔ شام میں مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام: حکمتیں

حدیث میں وارد متعدد روایات کے باعث مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ قیامت سے پہلے دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا۔ یہ نزول دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر فجر کی نماز کے وقت ہوگا (مسلم کتاب الفتن) جبکہ اقامت کہی جا چکی ہوگی۔ آپ علیہ السلام آسمان سے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتر رہے ہوں گے جبکہ آپ کے کپڑے زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے ہوں گے۔ (مسلم کتاب الفتن)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول ثانی پر ہم مسلمانوں کی طرح عیسائیوں کا بھی کامل اعتقاد ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ ان کا نزول یروشلم میں قرار دیتے ہیں جہاں بیت اللحم میں ان کی پیدائش ہوئی تھی، اگرچہ عیسائی قوم غلط طور پر ان کے مصلوب کئے جانے کا عقیدہ رکھتی ہے لیکن ان کے عقائد میں بہرحال یہ بات بھی شامل ہے کہ تدفین کے بعد اللہ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اٹھائے جانے کے اس دن کو وہ ''گڈ فرائیڈے'' کہتے ہیں، اس موقع پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر دوبارہ نزول کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو کیوں منتخب فرمایا؟ اس کے لئے اللہ کی نظر انتخاب آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام یا خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں نہ پڑی؟ یہ ایک دلچسپ ایمانی سوال ہے جس پر ہمیں لازماً غور کرنا چاہئے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کا مالک ہے، جس کے ذریعے جو چاہے کام لے لے۔ لیکن بہرحال نزول ثانی کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی بعض حکمتوں سے پُر ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے دور اول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا۔ انہیں طبعی موت نہیں آئی تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ انہیں طبعی موت دینے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے دوبارہ دنیا میں اتارے گا۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم کی طرف نازل کئے گئے تھے۔ ان کی جدوجہد اور تبلیغ مسلسل کے نتیجے میں بنی اسرائیل کی ایک بڑی آبادی ان کی مخالف ہوگئی تھی۔ یہ لوگ بعد ازاں یہودی کہلائے جانے لگے۔ دوسری طرف اسی بنی اسرائیل کا ایک چھوٹا طبقہ ان کی تعلیمات پر ایمان لے آیا اور انہیں اپنا نبی تسلیم کر لیا۔ یہ لوگ بعد میں عیسائی کہلائے جانے لگے۔ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر رہے ہیں اور یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد اب ہمیں کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا انہوں نے سازشیں کر کے انہیں پھانسی چڑھا دینے کی کوشش کی۔ دوسری طرف شکل سے مشابہت کے باعث عیسائی بھی اپنے پیغمبر کے بارے میں دھوکا کھا گئے اور انہوں نے بھی فی الاصل سمجھ لیا کہ ان کے پیغمبر نعوذ باللہ مصلوب ہو گئے ہیں۔

لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ان دونوں گمراہ قوموں کے عقائد کی تردید کے لئے بھی کیا جائے گا۔ یہودیوں کو اس سے یہ بتانا مقصود ہوگا کہ تم نے جنہیں پھانسی پر چڑھانے کی کوشش کی تھی وہ مصلوب نہیں ہوئے تھے بلکہ آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے، اور جن سے تم اس وقت جان چھڑانا چاہتے تھے، وہ آج ایک بار پھر تمہارے درمیان موجود ہیں۔ تاہم یہودی اپنی خسیس اور کج بحثی کی صفت کی بناء پر دوبارہ ان کی مخالفت کریں گے اور انہیں نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہودی کل بھی اینٹی کرائسٹ تھے اور وہ آج بھی اینٹی کرائسٹ ہیں! یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جانی دشمن!

دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول ثانی کے ذریعے عیسائیوں کو یہ یقین دلانا مقصود ہوگا کہ مصلوب ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں اٹھائے گئے تھے بلکہ وہ پھانسی سے محض چند لمحے قبل براہ راست آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے درمیان موجود رہ کر اپنی ہی زبان سے اس کے تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کن عقائد کی تردید کریں گے۔ وہ اسے بتائیں گے کہ (احادیث کے مطابق) میں عیسیٰ ابن اللہ نہیں بلکہ عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ وہ صلیب توڑ کر بتائیں گے کہ میرے مصلوب ہونے کا تصور ہی غلط ہے۔ وہ سؤر کے ذبیحہ کو حرام قرار دیں گے اور دین اسلام کو اپنا پسندیدہ دین قرار دیں گے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الملاحم)۔ وہ یہودیوں کو بتائیں گے کہ میں بن باپ کے معجزۂ الٰہی سے پیدا ہوا تھا اور میری والدہ طاہرہ اور طیب ہیں۔

آپؑ کی ان تصریحات کے جواب میں یہودی قوم کے برعکس عیسائی اقوام جناب عیسیٰؑ کے ارشاد کو دل و جان سے قبول کریں گی اور مسلمان ہو جائیں گی۔ اسی لئے قرآن پاک میں حیرت انگیز طور پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''اللہ سے زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں''۔ (المائدہ۔۸۲)

آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر صرف 33 یا 35 سال کی تھی (ظالموں نے انہیں بالکل نوجوانی ہی میں تختہ مشق بنانے کی کوشش کی تھی)۔ حدیث کے مطابق دنیا میں اپنی دوبارہ آمد کے بعد جناب عیسیٰؑ مزید 40 برس جئیں گے (ابوداؤد۔ الملاحم) جس دوران وہ خانہ کعبہ کا طواف اور حج کریں گے (اپنے ابتدائی دور میں وہ جس سے محروم رہے تھے) اس کے بعد ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد۔ الملاحم)

جناب عیسیٰؑ کے نزول ثانی میں یہی ساری حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائداعظم اسرائیل کو ایک ناجائز وجود سمجھتے تھے

گذشتہ دنوں ملک میں اسرائیل کی ناجائز ریاست کو تسلیم کئے جانے کا موضوع یکا یک شدت سے اٹھایا گیا تھا۔ گذشتہ ساٹھ سالوں سے پاکستان کا ایک اصولی سرکاری موقف تھا کہ اسرائیل ایک ناجائز ریاستی وجود ہے جو فلسطینیوں پر جبر کر کے اور انہیں ان کی آبائی زمینوں سے بے دخل کر کے زبردستی قائم کی گئی ہے۔ لیکن اب یہ سب باتیں ماضی کا قصہ قرار دی جا رہی ہیں۔ اس موقعہ پر دیگر دلائل سے قطع نظر ضروری محسوس ہوتا ہے کہ معمار پاکستان قائداعظم محمد جناح کا بھی اس ضمن میں اصولی موقف جان لیا جائے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ وہ مغربی سازشوں کو وہ خود کس نظر سے دیکھا کرتے تھے؟ تو آیئے ذرا تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں۔

اسرائیلی ریاست حکومت برطانیہ کے اعلان بالفور (1917) کے تحت وجود میں آئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ عرب ممالک کے قلب میں (زبردستی کی بنیاد پر) ایک یہودی ریاست تخلیق کی جائے گی۔ لہٰذا مئی 1948ء میں عربوں کے قلب میں یہ ریاست عملاً قائم کر بھی دی گئی۔ معروف تاریخی اعلان بالفور کے الفاظ یہ ہیں:

''ملکہ عالیہ (برطانیہ) کی حکومت یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن کی خاطر فلسطین میں ایک ریاست کے قیام کا اعلان کرتی ہے۔'' تاہم مسلمانوں کی اشک شوئی کی خاطر اس اعلان میں اس جملے کا مزید اضافہ کیا گیا کہ ''تاہم یہ بات بہت واضح طور پر سمجھ لینی چاہئے کہ (اس کی وجہ سے) پہلے سے موجود غیر یہودی (یعنی فلسطینی) طبقوں کے مذہبی اور شہری حقوق کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے گا۔''[1] (یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو تا حال

[1] واضح رہے کہ اس اعلان میں فلسطینیوں کے مذہبی اور شہری حقوق کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کے سیاسی حقوق کا ذکر گول کر دیا گیا ہے۔ (حوالہ: تو میں جو دھوکہ دیتی رہیں۔ روزن ڈیوڈ)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا نہیں کیا گیا اور نہ ہی کبھی پورا ہونے کی امید ہے)۔ عیسائیوں نے خلافت عثمانیہ پر جو قبضہ کیا تھا، اس کے بعد امت مسلمہ کے لئے یہ ایک اور اندوہناک سانحہ تھا۔ اس زمانے میں قائداعظم محمد علی جناح ایک بڑے رہنما کے طور پر خاصے نمایاں ہو چکے تھے۔

بانیٔ پاکستان کو انگریزوں کی یہ عیاری سخت ناگوار گزری۔ انہوں نے جب سیاست میں قدم رکھا تھا تو اسی وقت اس عزم کا اظہار کر دیا تھا کہ ایک طرف وہ برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں اور انگریزوں کے ظلم وستم سے نجات دلائیں گے تو دوسری طرف بقیہ مسلم دنیا کے مصائب و آلام پر بھی آواز بلند کریں گے۔ لہٰذا قیام اسرائیل کی جاری تحریک کے خلاف آل انڈیا مسلم لیگ کے لکھنو کے اجلاس منعقدہ 15 اکتوبر 1937ء کی صدارتی تقریر کے موقع پر انہوں نے کہا ''فلسطین کے مسئلے نے بھارت کے تمام مسلمانوں کو بری طرح دکھ پہنچایا ہے۔ برطانیہ کی تمام پالیسیاں عربوں سے بے وفائی پر مشتمل ہیں جس میں برطانیہ نے عرب مسلمانوں کی بھروسہ کرنے والی فطرت سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ حکومت برطانیہ نے عربوں سے کئے گئے اس وعدے سے کہ، ان کے ممالک کو مکمل طور پر خودمختاری دی جائے گی، پوری طرح بے وفائی کی ہے، ان کے ساتھ جھوٹے وعدے کرتے ہوئے اور ان سے پوری طرح فائدہ اٹھا لینے کے بعد سلطنت برطانیہ نے ان پر ناپسندیدہ اعلان بالفور مسلط کر دیا ہے۔ یہودیوں کے لئے ایک آزاد وطن کے قیام کے منصوبے کے بعد برطانیہ نے طے کیا ہے کہ اب فلسطین کو بھی تقسیم کر دیا جائے۔ اگر یہ منصوبہ عمل میں لایا گیا تو یہ عرب مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو ان کے اپنے ہی وطن میں تباہ و برباد کرنے کے مترادف ہوگا۔''

قائداعظم نے مزید کہا ''میں برطانوی راج کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ مسئلہ فلسطین کو اگر منصفانہ اور آبرومندانہ طور پر حل نہ کیا گیا تو یہ سلطنت برطانیہ کے لئے تبدیلی کا نقطہ آغاز ہوگا۔ برطانیہ نے فلسطینی عربوں کی رائے عامہ کو طاقت و جبر سے کچلنے کا فیصلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیا ہے۔ اس موڑ پر ہم ہند کے مسلمان عرب موقف کے حامی اور ان کی منصفانہ جدوجہد میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ عرب مسلمان اپنے جائز حق کی جدوجہد میں ضرور کامیابی حاصل کریں گے۔''

اس مقصد کے لئے مسلم لیگ کی جانب سے 16 اگست 1938ء کو بھارت بھر میں یوم فلسطین منایا گیا جس میں عرب بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں مظاہرے اور جلسے کئے گئے۔ اس موقع پر مسٹر جناح نے کہا ''مسلمان جب اپنے عرب بھائیوں کی بہادرانہ جدوجہد اور ان پر کئے جانے والے ان گنت مظالم کی خبریں سنتے ہیں تو ان کے دل زخمی ہو جاتے ہیں۔'' قائداعظم نے بتایا کہ اس مسئلے کے لئے مسلم لیگ نے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی ہے جس کے نمائندے فلسطین اور انگلینڈ کے دورے کریں گے تاکہ وہ فلسطینی عربوں کے معاملے پر حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈال سکیں۔ انہوں نے سرکار برطانیہ کو متنبہ کیا کہ اگر فلسطین میں عربوں کو ان کا جائز اور منصفانہ حق نہ دیا گیا تو مشرق وسطیٰ میں کبھی امن قائم نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد 26 ستمبر 1938ء کو مسلم لیگ کے اجلاس منعقد پٹنہ بہار کی صدارت کرتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا ''مسلمانانِ ہند اپنے عرب بھائیوں کی جدوجہد آزادی برائے خودمختار ریاست کے معاملے میں ان کی مدد سے ہرگز دریغ نہ کریں گے''۔ انہوں نے برطانوی راج کی جانب سے تحریک آزادی کے مجاہدوں کو دہشت گرد پکارنے اور ان پر ہر قسم کا ظلم وستم توڑنے کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے 7 فروری 1939ء کو خود لندن میں ایک فلسطینی کانفرنس طلب کی اور حکومت برطانیہ سے بھی اپنا ایک نمائندہ بطور مبصر بھیجنے کی درخواست کی۔ تاہم برطانوی حکومت نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ اس کے بعد قائداعظم نے برطانوی وزیراعظم اور دیگر وزراء کو مسئلہ فلسطین کے عرب احساسات کے تحت حل کے لئے لگاتار برقیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ کیے۔ نیز مسلم لیگ کی تمام شاخوں کو ہدایت جاری کی گئی کہ وہ بھی برطانوی وزیر اعظم کو اپنی طرف سے تار روانہ کریں۔ اسی طرح کے ایک برقیہ میں فروری 1939ء میں قائداعظم نے برطانوی سیکریٹری برائے انڈیا کو آگاہ کیا کہ چونکہ فلسطین مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، اس لئے مسلمانانِ ہند اپنے مقامات مقدسہ کی حفاظت کے پابند ہیں۔

جنگ عظیم دوم کے موقع پر ستمبر 1939ء میں قائداعظم نے اس وقت کے برطانوی وائسرائے کو ایک تار روانہ کیا جس میں حکومتِ برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھارتی مسلم افواج کو بھارت سے باہر کسی مسلم ملک کے خلاف استعمال نہ کرے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر محمد علی جناح نے بحیثیت صدر آل انڈیا مسلم لیگ، فلسطینیوں کے لئے فنڈ جمع کرنے کی مہم شروع کی اور ان کے رہنماؤں کو مسلمانانِ ہند کی جانب سے علامتی طور پر پانچ سو اسٹرلنگ پونڈ (آج کے حساب سے تقریباً پچاس ہزار روپے) کا ایک بینک ڈرافٹ روانہ کیا۔

10 مارچ 1944ء کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو طلبہ سے ایک پرجوش خطاب کے دوران انہوں نے امریکی صدر روز ویلٹ کو خبردار کیا کہ وہ فلسطینی عربوں پر ظلم وستم کرنے سے باز آجائیں۔ انہوں نے دنیا بھر سے فلسطین کی جانب بڑے پیمانے پر یہودیوں کی ہجرت کی سخت مذمت کی۔ اس وقت تک کم وبیش 50 ہزار یہودی یورپ سے منتقل ہو کر فلسطین میں آباد ہو چکے تھے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر بانیٔ پاکستان نے برطانیہ کو تنبیہ کی کہ وہ مقاماتِ مقدسہ میں کثیر برطانوی فوج کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر عربوں کو اپنے آگے جھکنے پر مجبور نہ کرے۔ (23-3-1940)

یہ تھے وہ عظیم خیالات جو قائداعظم محمد علی جناح نے مسئلہ فلسطین پر اظہار یکجہتی کے لئے بھارتی مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ظاہر کئے۔ حقیقت یہ ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح کو فلسطینی عوام کے متعلق برطانوی وامریکی پالیسیاں کبھی مطمئن نہ کر سکیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ قدم بقدم دونوں حکومتوں سے مسلسل احتجاج کرتے رہے۔ اگر ایک طرف وہ مسلمانانِ بھارت کی جدوجہد آزادی کو مہمیز دے رہے تھے تو دوسری جانب وہ عرب مسلمانوں اور دیگر مسلم ممالک کے مقدموں کو بھی خوبصورتی سے لڑ رہے تھے۔ اپنے مسلم بھائیوں کے دفاع سے وہ کبھی غافل نہیں رہے۔

اسرائیل کے مسئلے پر فلسطینی عوام کے لئے ایک طرف بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کے یہ خیالات ہیں اور دوسری جانب ہمارے سربراہان مملکت کا یہ بیان ہے کہ ''ہمیں فلسطینیوں سے زیادہ فلسطینی بننے کی کیا ضرورت ہے؟'' اور یہ کہ ''اسرائیل سے ہماری براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے''۔ دونوں بیانات میں کتنا عظیم تضاد ہے!

قائداعظم مغربی ماحول میں پلے بڑھے ہونے کے باوجود فلسطین کو ''قبلہ اول'' قرار دیتے تھے اور بھارتی فوج کو عربوں کے خلاف استعمال نہ کرنے کی تنبیہ کرتے تھے جبکہ ہم ایک غاصب اور سازشی یہودی قوم کی ناجائز ریاست اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے بے چین ہوئے جا رہے ہیں۔ قائداعظم آج کے ملکی حکمرانوں سے کہیں زیادہ ڈوراندیش، مدبر اور مسلم بھائی چارے کے حامی تھے۔ (حوالہ امپیکٹ انٹرنیشنل لندن۔ اگست ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھارت اور اسرائیل.....دو متضاد کیس

اسرائیل کو تسلیم کرائے جانے کی حالیہ جارحانہ مہم میں بعض طبقوں کی جانب سے مختلف عجیب وغریب دلائل دیئے جا رہے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب ہم بھارت جیسے جارح اور غیر مسلم ملک کو 60 سالوں سے تسلیم کئے ہوئے ہیں تو اسرائیل کو تسلیم کر لینے میں ہمیں آخر کیا تکلیف ہے؟

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ محض الفاظ سے کھیلنے کی کوشش ہے۔ بطور ریاست اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کے حوالے سے اسے بھارت پر قیاس کرنا، جہالت کی علامت ہے، کیونکہ بھارت اور اسرائیل کے بارے میں حقائق بالکل مختلف ہیں۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ بھارت ہزاروں سال سے اپنا ایک آزاد وجود رکھتا ہے۔ یہ اس وقت بھی ایک علیحدہ مملکت تھا جب ڈیڑھ ہزار سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا نام لے کر غزوۂ ہند میں شریک مسلمانوں کو جنت کی بشارت دی تھی۔ اس کے بعد اس ملک میں مختلف خاندان حکمرانی کرتے رہے جن میں مرہٹہ، خلجی، غوری، غلام اور مغل خاندان شامل ہیں۔ بعد میں پھر یہاں تقریباً ایک سو سال تک انگریز بھی صاحب اقتدار رہے۔ تخلیق پاکستان کے وقت بھی بھارت ایک بڑی سلطنت تھا جبکہ اس کے برعکس پاکستان ایک نئی ریاست کے طور پر وجود میں آیا تھا۔ 1947ء کے بعد ہندوستان بے شک ایک جارح اور توسیع پسند ملک کے طور پر سامنے آیا تھا جس کے شر سے آس پاس کی تمام چھوٹی بڑی ریاستیں پناہ مانگتی ہیں تاہم وہ اپنی آزاد سرحدیں ضرور رکھتا تھا۔

دوسری جانب اسرائیل نامی ملک کا تاریخ میں کبھی کوئی وجود نہ تھا۔ اسے تو 1917ء کے بعد برطانوی و امریکی سازشوں کے نتیجے میں عربوں کے قلب میں دھونس اور دھاندلی کے ساتھ وجود میں لانا شروع کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں لاکھوں فلسطینیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ان کے آبائی علاقوں سے زبردستی بے دخل کیا گیا جبکہ ہزاروں بے گناہ مردوں، عورتوں اور بچوں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کیا گیا (اور یہ سلسلہ آج بھی بدستور جاری ہے)۔ تو اس طرح کہیں جا کر اسرائیل کو وجود بخشا گیا جو سراسر ایک بین الاقوامی دھوکے بازی کا نتیجہ اور ناجائز جنم ہے جسے دنیا کا کوئی قانون بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ آج بھی اسرائیل اپنی سرحدیں وسیع کرنے سے باز نہیں آ رہا ہے کیونکہ 1948ء کے قائم شدہ اسرائیل اور آج کے اسرائیل میں کم از کم تین گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں یہودیوں کو تو اسرائیل میں آباد ہونے کا حق حاصل ہے لیکن لاکھوں فلسطینیوں کو دوبارہ اپنے گھروں کو لوٹنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسرائیل کے وجود کو تو خود بہت سے یہودی بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں جن میں معروف یہودی دانشور نوم چومنسکی اور اسرائیل شحاک بھی شامل ہیں۔ اس قسم کی ایک تنظیم ''نیٹورائی کارٹا'' کا تذکرہ امریکی مصنف ''رون ڈیوڈ'' نے بھی اپنی کتاب ''عرب اینڈ ازرائیل'' (اردو ترجمہ: قومیں جو دھوکہ دیتی رہیں) میں کیا ہے۔ اگر اسرائیل کو تسلیم کیا جانا اتنا ہی قانونی اور ''انسانی'' ہے تو پھر ہم قائداعظم کو کیا کہیں گے جنہیں اسرائیل کے قیام پر تکلیف ہوئی تھی اور انہوں نے قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں برطانیہ اور امریکا سے سخت احتجاج کیا تھا اور انہیں دھوکے باز قرار دیا تھا۔

اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کا ایک بڑا نقصان پاکستان کو یہ بھی ہوگا کہ ہمارا ملک سخت خطرے سے دوچار ہو جائے گا۔ ملک میں اسرائیلی سفارت خانے اور قونصل خانے کھل جائیں گے جن کے پردے میں موساد کے ایجنٹ مقامی افراد کو خریدیں گے اور انہیں سرمایہ فراہم کر کے ملک کے خلاف بغاوت پر اکسائیں گے۔ اس طرح یہاں مزید بے چینی اور تقسیم در تقسیم کا عمل شروع ہوگا جو خدانخواستہ پاکستان کی شکست و ریخت پر ختم ہوگا۔ پہلے ہی ہم ''را'' کی کاروائیوں کو بھگت رہے ہیں تو اس کے بعد مزید موساد کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروائیوں کو بھی بھگتیں گے۔ کئی مواقع پر ایسا ہوا ہے کہ پاکستان میں قائم بھارتی سفارت خانے ''را'' کا کردار ادا کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ یہی حال اسرائیلی سفارتخانوں کا بھی ہوگا۔ یہاں ہم اسرائیل کے ایک سابق وزیراعظم ڈیوڈ بن گوریان کے الفاظ نقل کر رہے ہیں جو پاکستان سے متعلق خاصے تشویشناک ہیں۔ اس نے 1967ء میں پیرس میں کہا تھا کہ ''صیہونی عالمی تحریک پاکستان کے خطرے کو کبھی نظر انداز نہ کرے بلکہ اب اس کا ہدف پہلے پاکستان ہی ہونا چاہئے''۔

بن گوریان کے علاوہ ایک سابق امریکی یہودی پروفیسر ''ہرٹز'' اپنی ایک کتاب کے صفحہ 215 پر کہتا ہے کہ ''پاکستان اور عربوں کے درمیان محبت کے گہرے رشتے قائم ہیں لہٰذا یہ انتہائی ضروری ہے کہ یہودی (پاکستانیوں کے دلوں سے) پیغمبر اسلام کی محبت نکال دیں خواہ اس کے لئے انہیں کوئی ذریعہ بھی استعمال کرنا پڑے۔'' ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے خلاف کیا کیا عالمی سازشیں ہو رہی ہیں۔ یہی وہ خطرناک سازشیں ہیں جن کی بنیاد پر اسرائیل اور امریکا نے بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کا ایک بازو توڑ دیا تھا اور پاکستان کی مضبوط قوت کو نقصان پہنچایا تھا۔ سوال یہ ہے کہ جب اسرائیل باہر رہ کر پاکستان کو توڑ سکتا ہے تو پاکستان کے اندر آ کر وہ اس اسلامی ملک کے خلاف کاروائی آخر کیوں نہیں کرے گا؟

اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کا ایک دوسرا بڑا نقصان یہ ہوگا کہ اب کالجوں اور اسکولوں کے نصاب سے جہاد اور یہودیوں سے متعلق آیات اور احادیث خارج کر دی جائیں گی تاکہ پاکستانیوں کے دلوں میں یہودیوں سے نفرت نہ بیدار ہو۔ اس قسم کے اقدامات بعض عرب ممالک میں کئے بھی گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی یہ کام اب بہت تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ پھر اسرائیل کو تسلیم کرنے سے پہلے ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اسرائیل بھارت اور امریکا نے ہمارے لئے کب اپنی خارجہ پالیسیاں تبدیل کی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم ان کے لئے اپنی خارجہ پالیسیاں تبدیل کرلیں؟ یہودی تو عظیم تر اسرائیل کے منصوبے کے تحت ترکی، عراق، شام اور مدینہ منورہ تک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا ہمیں ان تمام حقائق سے آنکھیں بند کرلینی چاہئیں؟ عجیب بات ہے کہ ہم مظلوم فلسطینیوں کی دست گیری کرنے کے بجائے آج خود دہشت گرد اسرائیل کی دست گیری کررہے ہیں۔ کیا دنیا سے انصاف اور اصول کے معنی آج تبدیل ہو گئے ہیں؟ اہل فلسطین تو آج بھی یہودیوں سے اپنی جان و مال کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں لیکن ادھر ہم ہیں کہ اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کیلئے بے چین ہوئے جارہے ہیں۔

ہم ذمہ دارانِ مملکت سے گزارش کریں گے کہ چونکہ اس یہودی ریاست کا ایک طویل تاریخی اور مذہبی پس منظر ہے اس لئے وہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ذرا یہودیوں کی تاریخ کا گہری نظر سے ایک بار ضرور مطالعہ کرلیں۔ اس سے ان کے خیالات کو ایک نئی جہت ملے گی۔ خصوصاً وہ سابق امریکی صدر جارج واشنگٹن، فرانسیسی جنرل نپولین بوناپارٹ اور بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے خیالات ضرور جان لیں کیونکہ یہ حضرات بڑے اسٹیٹسمین تھے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ملائشیا کے سابق وزیر اعظم مہاتیر محمد اور موجودہ ایرانی صدر احمدی نژاد کا یہودی تاریخ کا مطالعہ بہت زیادہ ہے۔ ہمیں جان لینا چاہئے کہ ہم اسرائیل کو تسلیم کرکے خود اپنے ہی پیروں پر وار کریں گے۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ پاکستان اور تحریکِ اسرائیل۔ ایک تقابلی مطالعہ

دنیا کے نقشے پر اُبھرنے والی پہلی نظریاتی مملکت پاکستان تھی۔ اسے نظریاتی مملکت اس لئے قرار دیا گیا تھا کہ اسے اسلام سے وابستہ کیا گیا تھا اور اس کے حصول کے وقت تمام لوگوں نے اللہ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس آزاد مملکت میں اس کے نام کا کلمہ جاری کریں گے، اگر یہ عہد نہ کیا گیا ہوتا تو پھر یہ بس ایک عام سا ملک ہوتا جس کا کوئی نظریاتی تشخص نہ ہوتا۔ اس اسلامی مملکت کے لئے ایک طویل تحریک چلائی گئی تھی، جس کی ابتداء کے لئے ہم 1857ء کا سال مقرر کر سکتے ہیں جب مسلمانوں نے انگریزوں کے خلاف پہلی جنگ آزادی لڑی تھی۔ اس تحریک کو ہم ''تحریکِ پاکستان'' کے نام سے بھی یاد کر سکتے ہیں۔

حسن اتفاق یا سوئے اتفاق کہ ہماری طرح ایک اور قوم بھی اپنی نظریاتی مملکت کے قیام کے لئے تحریک چلا رہی تھی جس کے پاس مسلمانوں کی مانند خود بھی کوئی وطن موجود نہ تھا۔ اس قوم کا نام یہودی تھا اور قیام وطن کی ان کی تحریک کا نام ''تحریک اسرائیل'' تھا۔ آخر طویل جدوجہد کے بعد اس قوم نے بھی اپنا وطن پایا، جسے انہوں نے ''اسرائیل'' کے نام سے موسوم کیا۔ یہ بھی تاریخ کی عین مطابقت ہے کہ ہمارے اور ان کے، دونوں کے وطن کے قیام کی تاریخیں تقریباً ایک سی تھیں۔ پاکستان 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر وجود میں آیا جبکہ اسرائیل 14 مئی 1948ء کو ایک نئی مملکت کی شکل میں اُبھر کے سامنے آیا۔ پاکستان کی مانند اسرائیل کو بھی ایک نظریاتی مملکت کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہودی بھی اس سرزمین کو اپنے پیغمبروں کی بشارت اور خدائی وعدہ قرار دیتے ہیں۔

تحریک پاکستان مکمل سچائی اور جائز حقوق کے لئے چلائی گئی تھی اور اس میں جھوٹ، مکر و فریب اور تشدد کا کوئی عنصر شامل نہ تھا، لیکن تحریک اسرائیل مکمل جھوٹ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناجائز حقوق کے لئے چلائی گئی تھی جس میں جھوٹ، مکر وفریب اور تشدد کے بھرپور عناصر شامل تھے۔ آزادی کے بعد پاکستان کو تمام دنیا نے ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے تسلم کیا، حتی کہ خود اس ملک نے بھی جس سے کٹ کر پاکستان قائم ہوا تھا۔ اس کے برعکس اسرائیل کو آج بھی تقریباً ایک چوتھائی دنیا تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے اور وہ اسے محض ایک ناجائز ریاست کا درجہ دے کر رہ جاتے ہیں۔

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ ان دونوں نظریاتی مملکتوں کی تحریکوں میں بہت حد تک مماثلت پائی جاتی ہے، جن میں سے ایک دو کا ذکر ہم نے اوپر کے پیراگرافوں میں کیا۔ تاریخ کی ان دو مطابقتوں کا مطالعہ تاریخ و مذہب کے طالب علموں کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جس طرح علامہ اقبال ہمارے ایک متفقہ ''قومی مفکر'' کا درجہ رکھتے ہیں، اسی طرح صیہونیوں کیلئے ''تھیوڈور ہرزل'' بھی قومی مفکر یا مفکر اسرائیل کا درجہ رکھتا ہے۔ علامہ اقبال کا تذکرہ کئے بغیر ہماری تاریخ اور تھیوڈور ہرزل کا تذکرہ کئے بغیر ان کی تاریخ نامکمل رہتی ہے۔ علامہ اقبال نے ہمیں سمجھایا کہ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ بھارت سے کٹ کر ایک آزاد نظریاتی مملکت قائم کریں، انہوں نے ہماری اندر ایک علیحدہ قوم ہونے اور آزادی حاصل کرنے کا جذبہ ابھارا۔ یہی کام صیہونیوں کے لئے تھیوڈور ہرزل نے کیا۔ یہودی اس وقت دنیا بھر میں منتشر اور راندۂ درگاہ بنے ہوئے تھے۔ عیسائیوں کے جبر وستم اور بربریت کے باعث بحیثیت قوم وہ اپنے مستقبل سے مایوس ہو چکے تھے۔ دوسری طرف ہزار سالہ بادشاہت کے خاتمے اور 1857ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد مسلمان بھی اپنے مستقبل سے مایوس ہو چکے تھے اور سمجھنے لگے تھے کہ انہیں اب ہمیشہ انگریزوں اور بھارت کی غلامی ہی میں محصور رہنا ہے۔ ہرزل نے یہودیوں کے اندر صیہونیت کی رُوح پھونک پھونک کے اور اسرائیل کے قیام کا خواب سمجھا کر، انہیں ایک قوم ہونے اور روشن مستقبل کی اُمید رکھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اُبھارا۔ اس کا یقین تھا کہ اسرائیلی ریاست کا نظریہ دنیا بھر کے یہودیوں کو اکٹھا کر دے گا اور ان میں اس کے حصول کے لئے آگ لگا دے گا۔

لہٰذا اس نے 1896ء میں اپنی کتاب ''دی جیوئش اسٹیٹ'' (اصل نام Der Juden staat) لکھی۔ علامہ اقبال نے بھی اس مقصد کے لئے شاعری اختیار کی اور 1930ء میں خطبہء الٰہ آباد دیا۔ تھیوڈور ہرزل نے 1897ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر ''باسل'' میں پہلی ''عالمی صیہونی کانگریس'' طلب کی، جہاں لگ بھگ ان الفاظ کے ساتھ ایک قرارداد منظور کی گئی کہ ''صیہونی تحریک عہد کرتی ہے کہ یہودی قوم کے لئے فلسطین کے اندر قانونی طور پر محفوظ اور عالمی طور پر تسلیم شدہ ایک وطن حاصل کیا جائے''۔ مسلمانانِ ہندو پاک نے بھی 1940ء میں لاہور میں ایک قومی کانفرس طلب کی، جس میں مسلمانوں کے لئے ایک آزاد وطن کی قرارداد، مکمل تائید کے ساتھ منظور کی گئی۔ اس قرارداد کو آج تاریخ میں ''قراردادِ پاکستان'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ یہودیوں کی قرارداد کو ہم ''قراردادِ اسرائیل'' کہہ سکتے ہیں۔

ہرزل کا خیال تھا کہ نئی مملکت کے قیام سے یہودیوں کو دنیا میں عزت کا مقام ملے گا، وہ منظم ہوں گے، اپنی مذہبی اقدار کو بچائیں گے اور اپنی قدیم زبان ''عبرانی'' کا احیاء کریں گے۔ علامہ اقبال اور قائداعظم کا بھی یہی نظریہ تھا، انہوں نے بھی مسلمانوں کے لئے عزت کا مقام، تنظیم، مذہبی اقدار کی حفاظت اور اُردو زبان کی ترقی کا مقصد پیش نظر رکھا تھا۔ اسرائیل کا بانی صدر ڈیوڈ بن گوریان تھا، جبکہ پاکستان کے بانی گورنر جنرل بانی پاکستان محمد علی جناح تھے۔ یہودیوں کا نظریہ ہے کہ ''اگر یہودی مضبوط ہیں تو اسرائیل بھی مضبوط ہے''۔ انہوں نے اسرائیل اور خود کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کر لیا ہے۔

قیامِ اسرائیل کے بعد ان کے ہاں بھی ہجرت ہوئی اور یہودی تمام دنیا سے ہجرت کر کے اپنے وطن میں آنے لگے۔ اپنی اس ہجرت کو وہ ''عالیہ'' کہتے ہیں۔ ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح سے ہمارے ہاں بھی ہجرت ہوئی اور پورے برصغیر سے مسلمان اپنے آبائی علاقے چھوڑ چھوڑ کر پاکستان آنے لگے۔ اپنی اس ہجرت کو وہ نبی اکرم ﷺ کی ہجرت کے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ اُن کے ہاں بھی یہودیوں کی اکثریت (تقریباً ایک کروڑ کی تعداد) نے اسرائیل میں آباد ہونے کی بجائے اپنے اصلی وطن (امریکہ، فرانس، انگلینڈ) ہی میں رہنے کو ترجیح دی تھی اور ہندوستان میں بھی مسلمانوں کی اکثریت نے ہندوستان چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ بیرونی یہودیوں کے دل ہجرت نہ کرنے کے باوجود آج بھی اسرائیل کیلئے دھڑکتے ہیں، جب کہ ایسا ہی کچھ معاملہ بھارتی مسلمانوں کا بھی ہے۔ برصغیر کے بعض سرکردہ رہنماؤں کی طرح یہودیوں کی بھی ایک قلیل تعداد قیام اسرائیل کی مخالف ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس طرح یہودیوں نے خود کو دائمی عذاب سے دوچار کر لیا ہے۔

اب سے تقریباً 40 سال پہلے جون 1968ء میں صیہونی کانگریس نے یروشلم میں صیہونی مقاصد کی تجدید کی ہے، جو یہ ہیں۔ (۱) یہودی قوم کا اتحاد اور ان کی زندگی میں اسرائیل کی مرکزیت (یعنی ان کے لئے اسرائیل ہی سے ہدایات جاری ہوں گی)۔ (۲) تمام یہودیوں کی اسرائیل میں آبادکاری۔ (۳) الہامی پیشن گوئیوں کی بنیاد پر اسرائیل کا استحکام۔ (۴) یہودی قوم کی شناخت کا تحفظ جس کے لئے نصاب میں اسباق رکھے جائیں، عبرانی زبان کا احیاء۔ (۵) یہودی ثقافت و اقدار کا فروغ اور (۶) ساری دنیا میں یہودی حقوق کا تحفظ۔

ہم نے اب تک اپنے وطن میں نظریہء پاکستان اور مسلم شناخت کو نصاب کے ذریعے تحفظ دینے کی کوشش کی اور پاکستان اور اسلام پر اسباق پڑھائے جاتے رہے، لیکن اب ہم نے اس جانب سے الٹی زقند لگا لی ہے اور سارے سابقہ نصاب پر خط نسخ کھینچ دیا ہے۔ ان کے ہاں نسل در نسل نظریاتی نصاب پڑھایا جا رہا ہے اور عبرانی زبان سکھائی جا رہی ہے۔ لیکن ہم نے نظریاتی رویہ پس پشت ڈال دیا ہے اور اُردو زبان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے رحمانہ سلوک روا رکھا ہوا ہے۔ پہلے ہم بھی عالم اسلام کی بھرپور نمائندگی کرتے تھے۔ کہیں بھی کوئی مسلم مسئلہ ہوتا تھا، سب سے پہلے پاکستان سے اس کی آواز اٹھتی تھی۔ جس طرح اسرائیل ساری دنیا میں یہودیوں کے حقوق کے تحفظ کا علمبردار ہے، ہم بھی ساری دنیا میں مسلم حقوق کے تحفظ کے علمبردار تھے، لیکن اب ہم نے سب کچھ تج کر صرف ''پہلے پاکستان اور پھر کوئی اور ملک'' پر اکتفاء کر لیا ہے، ہمیں اب عالمی طور پر مسلمانوں سے کوئی زیادہ دلچسپی باقی نہیں رہی ہے۔

تام ہم اتنی ساری مماثلتوں کے باوجود یہودی ہم سے بہت آگے نکل گئے ہیں، ان کے عوام اور حکمرانوں کو اسرائیل سے شدید محبت ہے اور وہ اس کی توسیع و استحکام کے لئے دن رات مصروف کار ہیں، جب کہ ہمارے حکمرانوں کو پاکستان سے برائے نام محبت ہے اور اور وہ اس کے زوال کے لئے کوشاں ہیں۔ یہودیوں کے اکابرین نے اسرائیل کی سرحدیں بہت وسیع کر دی ہیں، جب کہ ہم نے ایک بازو کاٹ کر اپنی سرحدیں مختصر کر لی ہیں۔ اب ہماری اور ان کی تحریک میں فی زمانہ کوئی مماثلت ہی نہیں ملتی۔

☆☆☆☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی حکومت

عالمی حکومت کا قیام یہودیوں کی ایک دیرینہ خواہش ہے جسے وہ گزشتہ ہزار سال سے اپنے سینوں میں پال رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دنیا سے تمام حکومتیں اور فوجیں مٹ جائیں اور صرف ایک حکومت قائم ہو جس کی قیادت ان کا مسیحا ''دجال'' کرے۔ واضح رہے کہ ایک مسیحا کی آمد کی پیشین گوئی ان کے صحیفوں تالمود اور تورات میں بھی ملتی ہے۔ وہ بے چین ہیں کہ ان کا مسیحا آئے اور ایک عالمی حکومت قائم ہو۔ وہ اپنی عبادتوں میں ہر روز دعا کرتے ہیں کہ ان کا مسیحا جلد آئے۔

صورت حال یہ ہے کہ یہودی نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ بلکہ عیسائیوں کی بھی ناپسندیدہ ترین قوم رہی ہے۔ عیسائی انہیں اپنے پیغمبر کا قاتل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے تو یہودی ایک بار پھر انہیں قتل کرنے کی سازش کریں گے۔

چنانچہ اپنے پیغمبر کے قتل کے باعث عیسائیوں نے اب سے تین سو سال قبل تک یہودیوں کو کبھی معاف نہیں کیا۔ انہوں نے پورے یورپ میں ان کا پیچھا کیا۔ انہیں اجتماعی اور انفرادی طور پر قتل کیا۔ ان کے گھر بار کو جلا دیا۔ ان کی فصلیں اور کاروبار تباہ کیں اس کے ہیکل Temple کو مسمار کیا۔ اور انہیں اچھوتوں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا۔ یہودی جہاں بھی گئے قرآن کے بقول ''اللہ کے غضب ہی میں گھرے رہے''۔ ہٹلر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے 60 لاکھ یہودیوں کو اجتماعی طور پر قتل کیا تھا جسے آج یہودی Holocaust کے نام سے دنیا بھر میں پھیلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر اگر دس سال مزید زندہ رہ جاتا تو یہودیوں کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ جاتا۔ اگرچہ اب خود مغرب کے مفکرین ہولوکاسٹ کی حقیقت کو چیلنج کر رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا کہنا ہے کہ یہ محض افسانوی باتیں ہیں جن کی بنیاد پر یہودی، عیسائیوں سے ہمدردی حاصل کر رہے ہیں۔

تو یہ تھی وہ صورت حال جس سے گزشتہ صدی میں یہودی گزرتے رہے۔ یورپ اس وقت دو حصوں میں تقسیم تھا۔ ایک عیسائی یورپ جو اصل یورپ تھا اور دوسرا مسلم یورپ جو بہت چھوٹا تھا۔ چنانچہ عیسائیوں کی سختی اور بربریت کی وجہ سے پورا عیسائی یورپ ان کے خون کا پیاسا تھا۔ انہیں کہیں پناہ حاصل نہ تھی۔ وہ جہاں بھی جاتے، انہیں وہاں مارا جاتا اور نکال دیا جاتا۔ قبل مسیح سے ان کا یہی حال تھا۔ ان کا یروشلم اور ان کا ہیکل کئی بار اجاڑا اور کئی بار بسایا گیا۔ اس دوران ہزاروں سال تک انہوں نے جلاوطنی کی زندگی گزاری جسے وہ آج Diaspora کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ وہ دنیا کی سب سے زیادہ ذلیل قوم گنے جاتے تھے۔ اب سے 200 سال پہلے تک عیسائی انہیں روئے زمین کی سب سے خبیث ترین قوم قرار دیتے تھے حتیٰ کہ ابتدائی دور میں جب یورپ میں طاعون پھیلا تو اس کا ذمے دار بھی انہوں نے یہودیوں کو ٹھہرایا حالانکہ یہودی خود بھی اس مرض میں مبتلا تھے۔

اپنے خلاف ہونے والے اس وحشیانہ سلوک کی وجہ سے یہودی قوم نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اب رہتی دنیا تک ان کی قسمت میں ذلت وخواری لکھی گئی ہے اور وہ اب کبھی ایک آزاد اور باعزت قوم کی حیثیت سے زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے مایوس ہو کر اپنی تمام تمنائیں آنے والے مسیحا ''دجال'' سے وابستہ کر لیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ آئے گا اور انہیں عزت وسربلندی عطا کرے گا جس کے بعد ساری دنیا پر ان کی حکمرانی ہو گی۔ دجال ان کا لیڈر ہو گا اور اس کی قیادت میں وہ باقی قوموں، خصوصاً عیسائیوں کو اپنا غلام بنائیں گے۔ اسی کو وہ عالمی حکومت کہتے ہیں اور اقوام متحدہ ان کی انہی تمناؤں کی تکمیل کا ایک ذریعہ ہے۔ سیاسی منصوبوں پر مبنی ان کی اہم دستاویز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پروٹوکول'' میں واضح طور پر درج ہے کہ ہمیں ہر صورت میں اپنی ایک سپر (اعلیٰ ترین) حکومت کے قیام کی راہ ہموار کرنی چاہئے'' امریکہ کے ایک معروف وکیل ہیری کلسن نے اپنی کتاب "Zionism Rules the World" (1948) میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ''اقوام متحدہ صیہونیت کا دوسرا نام ہے۔ یہ اس عالمی حکومت کا نام ہے جسے بزرگ صیہونیوں نے اپنی کتاب ''دی پروٹوکول'' مرتب شدہ 1895ء تا 1897ء میں قائم کرنا چاہا ہے۔'' چنانچہ انہی حالات و واقعات اور اپنے طے شدہ منصوبوں کے تحت یہودی اب عالمی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تاکہ دنیا بھر سے اپنی بے عزتیوں اور خون کا بدلہ لے سکیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ زمین سے بت پرستوں کا خاتمہ کر دیں۔ اسی مقصد کے لئے انہوں نے جو بصورت نام سے اقوام متحدہ کا عالمی ادارہ قائم کیا ہے۔ اپنی اس سپر گورنمنٹ کے لئے اب وہ باقاعدہ آوازیں اٹھانے لگے ہیں۔

دوسری طرف عیسائی بھی ان کے عقائد سے متاثر ہو کر اپنی ایک علیحدہ عالمی حکومت کے خواب الگ دیکھنے لگے ہیں۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ زمین سے یہودیوں اور مسلمانوں کو پاک کر دینا چاہئے تاکہ دنیا میں صرف عیسائی قوم باقی رہ سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی عالمی حکومت ان کے مسیحا حضرت عیسیٰ علیہ السلام قائم کریں گے۔ یہ وہ مقصد ہے جس کی خاطر وہ خوفناک خونی جنگ آرمیگاڈون برپا کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہودی بھی مٹ جائیں اور مسلمان بھی۔ ان کے نزدیک آرمیگاڈون خیر و شر کے معرکے کا نام ہے۔ چنانچہ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بادلوں سے اتر کر تمام عیسائیوں کو اوپر بلا لیں گے جہاں سے وہ زمین پر برپا ہونے والے اس خونی معرکے کو آرام سے بیٹھے دیکھا کریں گے۔ اپنے اس عقیدے کو وہ Rapture کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

لہٰذا عالمی حکومت کا قیام دونوں قوتوں کے ایجنڈے میں موجود ہے اور وہ اس کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ اس وقت بظاہر یہودیوں اور عیسائیوں میں ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہنگی ہے لیکن اندر اندر دونوں ایک دوسرے کے خلاف منصوبے بنائے ہوئے ہیں۔

لیکن اگر اس وقت ہم یہ کہیں کہ اک عالمی حکومت کا قیام خود اسلام کے ایجنڈے میں بھی شامل ہے تو اس پر کسی کو حیران نہیں ہونا چاہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد عیسائی اپنے پیغمبر کو شناخت کر لیں گے اور ان کی زبان مبارک سے اسلام کو اصل اور واحد دین قرار دیئے جانے کے بعد وہ اپنے تمام عقائد سے تائب ہو کر از خود اسلام قبول کر لیں گے۔ اس طرح دنیا سے عیسائیت کا خود بخود خاتمہ ہو جائے۔ بدقسمتی سے یہودی اس وقت بھی بدبخت ثابت ہوں گے اور وہ دجال کی قیادت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جنگ کا آغاز کریں گے۔ حتیٰ کہ جس درخت اور پتھر کے پیچھے یہودی چھپے ہوئے ہوں گے وہ مسلمانوں کو پکار پکار کر انہیں قتل کرنے کے لئے دعوت دے رہا ہوگا۔ اس طرح آخر کار یہودی چن چن کر قتل کر دیئے جائیں گے اور یوں دوسرا اہم سازشی مذہب یہودیت بھی زمین سے نیست و نابود ہو جائے گا[1]۔ باقی دوسرے جعلی مذاہب بھی انہی کی مانند زمین سے مٹ چکے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ زمین پر تشریف لانے کے بعد حضور ﷺ کی شریعت میں ایک تبدیلی کریں گے کہ وہ جزیے کا سلسلہ ختم کر دیں گے۔ یعنی اس کے بعد ٹیکس دے کر اپنے مذہب کو برقرار رکھنے کی شق ختم ہو جائے گی۔ یعنی یا تو اسلام قبول کر لو یا پھر جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ درمیان کا کوئی راستہ پھر باقی نہیں رہے گا۔

یوں آخر کار اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دین اسلام ہر اس جگہ پہنچے گا جہاں دن اور رات طلوع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے آگاہ کر دیا ہے کہ اسلام ہر محل، ہر جھگی اور ہر اونچی نیچی جگہ پر پہنچ جائے گا۔

---

[1] ایک حدیث کے مطابق غزوۃ الہند کے نتیجہ میں غالباً ہندومت بھی دنیا سے فنا ہو جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور موقعہ پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر جگہ امن و امان قائم ہو جائے گا اور لوگ تلواروں کو اپنی درانتی کے طور پر استعمال کریں گے۔ بھیڑیا بھیڑ کے ساتھ چرے گا اور شیر بیل کے ساتھ رہے گا اور کسی کو کسی سے کوئی خطرہ محسوس نہ ہو گا'' (مسلم کتاب الایمان)۔ جب صورت حال یہ ہو جائے گی تو ایک عالمی حکومت کا قیام خود بخود عمل میں آجائے گا جس کی قیادت اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود کریں گے۔ وہی اس وقت کی سپر گورنمنٹ کے صدر، وزیر اعظم اور سپہ سالار اعلیٰ ہوں گے۔ اس مقصد کے لئے ہمیں کسی بھی اقوام متحدہ کے ادارے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

چنانچہ عالمی حکومت کا قیام ایک بالکل صحیح امر ہے اور اسلام بھی اس ایجنڈے کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ عالمی حکومت اسلام کی ہوگی اور اس کے سربراہ حضرت عیسیٰؑ ہوں گے۔ افسوس کہ مسلمانوں کی جانب سے اس نعرے کو بلند کرنے والا اس دنیا میں کوئی بھی نہیں پایا جاتا۔ ہاں عالمی حکومت کے منصوبے کو ہم بھی OWN کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبغوض قوم یہودی۔ مگر اس کی خوبیاں۔ آہ!

یہودی دنیا کی سب سے بدترین قوم سمجھ جاتی ہے بلکہ ہمارے ہاں ''یہودی'' کا لفظ ہی گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں اس قوم پر متعدد بار پھٹکار برسائی گئی ہے۔ اب سے ڈیڑھ سو سال پہلے تک پوری عیسائی دنیا بھی یہودیوں کے بارے میں انہیں خیالات کی حامل سمجھی جاتی تھی۔ یہودی کا لفظ ان کے ہاں نحوست کی جگہ استعمال ہوتا تھا لیکن ہمیں یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ یہودی جہاں دنیا کی بدترین فسادی قوم ہیں اور دنیا کی کم و بیش تمام جنگوں میں وہ ملوث رہے ہیں وہیں ان کے اندر بعض منفرد خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں جو شاید دنیا کی کسی اور قوم میں موجود نہیں ہیں۔ زیر نظر مضمون سے آپ پر یہ خوبیاں تفصیل سے منکشف ہوں گی جنہیں جان کر ہمیں بحیثیت مسلمان اپنے کردار سے خاصی شرمندگی محسوس ہوگی۔

یہودی دنیا کی سب سے چھوٹی الہامی قوم ہیں۔ چھ ارب کی موجودہ عالمی آبادی کے اندر ان کی تعداد روئے زمین پر محض ڈیڑھ کروڑ ہے جبکہ مسلمان ان سے کئی گنا زیادہ یعنی سوا ارب اور عیسائی دو ارب کی تعداد میں موجود ہیں۔ اب اسے یہودیوں کی دانائی اور فراست کے سوا اور کیا کہا جائے گا کہ اس حقیر سی اقلیت نے جن کی کل منتشر آبادی محض کراچی کی آبادی کے برابر ہے پوری دنیا کو کلی طور پر اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ حال یہ ہے کہ عالمی طور پر کوئی ایک قدم بھی ایسا نہیں ہوتا جس میں یہودیوں کا دخل نہ ہو۔ حالانکہ اصولاً اس حقیر سی منتشر اقلیت کا دنیا میں کوئی وزن ہی محسوس نہیں کیا جانا چاہیئے۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ 56 آزاد مملکتیں رکھنے والے سوا ارب مسلمان اس وقت ساری دنیا میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح بن گئے ہیں اور عالمی طور پر ان کی کوئی دھاک ہی محسوس نہیں کی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ یہودیوں نے سارے عالم کو اپنی مٹھی میں لے رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جناب ابراہیمؑ کو جب پہلے بیٹے جناب اسماعیلؑ کی بشارت دی تو ان کے لئے کچھ اور لفظ استعمال کیا۔ اور جب دوسرے بیٹے جناب اسحٰقؑ کی بشارت دی تو ان کے لئے کچھ اور لفظ استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے الفاظ کا یہ مختلف استعمال دراصل خاصا معنی خیز اور پر از حکمت ہے۔ سورۂ ہود رکوع نمبر ⑦ میں ارشاد ہوا کہ:
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ (ہم نے اسے ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دی)۔
دوسری طرف سورۂ الحجر آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ہوا کہ ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ'' (ہم تمہیں ایک ''بڑے عالم'' (مولانا شبیر عثمانی) ''ہوشیار لڑکے'' (مولانا محمود الحسن) اور ''سیانے'' (مولانا مودودی) لڑکے کی بشارت دیتے ہیں''۔

چونکہ جناب اسحٰقؑ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ''علیم'' کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی بہت وسیع ہیں۔ یعنی بڑا عالم، ہوشیار، دانشمند، دوراندیش اور سیانا۔ اس لحاظ سے بنی اسرائیل یعنی یہودیوں میں آج بھی یہ ساری صفات ایک ساتھ پائی جاتی ہیں۔ (بنی اسرائیل جناب اسحٰقؑ ہی کی نسل کو کہتے ہیں)۔ اور اپنی انہی صفات کے ساتھ وہ منتشر ہو کر بھی ساری دنیا پر راج کر رہے ہیں۔ اور چھ ارب کی باقی دنیا ان کی بندۂ بے دام بنی ہوئی ہے۔

جیسا کہ راقم نے اپنے مضامین اور گفتگوؤں میں یہ بات جا بجا رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ ''یہ جہاں بھی رہے، ان پر ذلت کی مار پڑی'' (آل عمران آیت ۱۱۲) اور ''وہ قیامت تک برابر ایسے لوگ بنی اسرائیل پر مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیں گے''۔ (الاعراف آیت ۱۶۷)۔ یہودی قوم سدا سے تشدد اور تعذیب سے گذرتی رہی ہے۔ دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں گذری ہے جس نے ان پر بدترین تشدد نہ کیا ہو۔ مشرک رومی، آتش پرست ایرانی، وحدت پرست مسلمان اور تثلیث پسند عیسائی، یہ سب کے غیض و غضب کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ جس ہیکل کی یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تلاش کر رہے ہیں، قبل مسیح میں اسے شاہ بخت نصر اور رومی سالار طیطوس نے دو بار زمین بوس کر کے دنیا سے ہمیشہ کے لئے غائب کر دیا تھا۔ عیسائی اپنے دو اوّلین سے ان کے خونی دشمن رہے ہیں اور پورے عیسائی یورپ میں انہیں ایک انچ زمین بھی پناہ کے لئے حوالے نہ کی۔ انہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں انہیں اجتماعی طور پر قتل کیا اور بے شمار یہودیوں کو زمین میں گڑھے کھود کر زندہ دفن کیا۔

اگر حالات اتنے بدترین رہیں اور اگر دو ہزار سال تک کوئی قوم بری طرح در بدر ماری پھرتی رہے کہ پچیس پچیس اور تیس تیس ہزار کے لحاظ سے دنیا بھر میں بکھر جائیں حتی کہ انہیں آپس میں رابطہ کرنا بھی ناممکن نظر آ رہا ہو تو آنے والی نوجوان نسلیں قدرتی طور پر اپنے مذہب کو کوسنے اور اپنے بزرگوں پر زبانِ طعن دراز کرنے سے نہیں چوکتیں۔ لیکن یہودی قوم کی یہ حیرت انگر خصوصیت ہے کہ اس سب کے باوجود اسے اپنے مذہب سے محبت ہے اور اپنے بزرگوں کو وہ اپنا محسن قرار دیتی ہے۔ اس کا کل بھی یہ دعویٰ تھا کہ ہم دنیا کی سب سے اعلیٰ اور اللہ تعالیٰ کی سب سے چہیتی قوم ہیں اور آج بھی اس کا یہ دعویٰ برقرار ہے۔ دو ہزار سالوں میں مایوسی ان کے پاس سے پھٹک کر بھی نہیں گذری ہے جبکہ مسلمان دنیا کے سب سے برتر دینِ (اسلام) کو دنیوی ترقی کے خلاف نعوذ باللہ سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے، اور ہر جگہ اپنے مذہب سے جان چھڑانے کے درپے نظر آتے ہیں۔

اس قوم کی ایک اور بڑی خوبی مذہب پر اس کا عملدرآمد ہے۔ نماز، روزے، ذبیحے اور توحید پرستی پر اسے آج بھی فخر ہے۔ وہ اپنی مذہبی عبادات کے لحاظ سے کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہے۔ اور اس ضمن میں وہ کسی بھی مفاہمت کے قائل نہیں ہیں۔

یومِ سبت (ہفتہ) ان کے ہاں تقدس کا درجہ رکھتا ہے اور اس دن وہ ڈاک وصول کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ انہیں سبت سے اتنی عقیدت ہے کہ انہوں نے ہفتے کے دن کی تعطیل کو اقلیت میں رہنے کے باوجود ساری دنیا میں تسلیم کرایا ہے جبکہ بیشتر مسلم ممالک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اتوار کے ساتھ ہفتے کی تعطیل لازمی منائی جاتی ہے۔ عیسائیوں نے اپنا اتوار اور یہودیوں نے اپنا ہفتہ ساری دنیا میں رائج کروالیا لیکن سوا ارب کی آبادی کے ساتھ ۵۶ ممالک کے ہوتے ہوئے بھی ہم خود اپنے ممالک میں بھی جمعے کی تعطیل نہیں منوا سکے۔ بلکہ جہاں نافذ ہے اسے بھی قانوناً ختم کر دینے کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ نماز، روزہ اور قربانی آج ایک بڑی تعداد کو پسماندگی کی علامت نظر آتی ہے۔

صیہونی آج دنیا کے تمام اہم صنعت و کاروبار پر قابض ہیں۔ پیپسی، لیور برادرز، والز، باٹا، ٹائمز میگزین، سی این این، بروک بانڈ، لپٹن، کیوی، کولگیٹ، سنگر مشین اور نیسلے، یہ تمام عالمی ادارے یا تو خود یہودیوں کی ملکیت ہیں یا انمیں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ اگرچہ یہودی پیسے کے معاملے میں انتہائی خسیس سمجھے جاتے ہیں لیکن اسے اُن کی خوبی کا کمال کہنا چاہیئے کہ اپنی مصنوعات کی کیفیت (کوالٹی) کے معاملے میں وہ کوئی سمجھوتہ کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنی مصنوعات کی کوالٹی برقرار رکھتے ہیں بلکہ اسے مسلسل بہتر بناتے رہتے ہیں۔ اس معاملے میں وہ کامل ایمانداری سے کام لیتے ہیں جبکہ ہم مسلمان صنعت کاروں کا حال یہ ہے کہ ابتداء میں کوالٹی بہتر رکھتے ہیں اور جب وہ چیز چل پڑتی ہے تو اس میں زوال شروع کر دیتے ہیں۔ مسلم تاجروں اور صنعت کاروں کا نمایاں وصف بے ایمانی اور ملاوٹ ہے۔ گذشتہ دنوں جب ہمارے ہاں یہودی مصنوعات کی بائیکاٹ کی مہم چلی تو کچھ عرصے کے بعد وہ خود ہی ٹھنڈی پڑ گئی کیونکہ یہودی مصنوعات کے مقابلے میں پاکستانی مصنوعات گھٹیا ثابت ہوتی تھیں۔

اس قوم کی ایک اور خوبی بھی ہم سے داد طلب ہے۔ یہودیوں نے تین ہزار سال تک دربدر مارے پھرنے اور دنیا جہان سے اپنا لہو بہانے کے بعد سازشوں کے ذریعے جب اپنے خوابوں کی ریاست ''اسرائیل'' حاصل کر لی تو اسے مضبوط و مستحکم بنانے اور عروج پر لے جانے کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کا مرکز نگاہ آج اسرائیل ہی ہے اور اسے وہ ایک مقدس اور خدائی ریاست کا درجہ دیتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ''مملکتِ خداداد اسرائیل'' ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ تورات اور تالمود میں خدا نے انہیں یہ وطن دینے کا ازلی وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے مملکت بنا کر اسے توڑنے کا سامان نہیں کیا اور نہ اپنے ازلی دشمن عیسائیوں سے جذبات میں بے خود ہو کر گلے لگ جانا چاہا۔ اس کے برعکس ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے مملکت خداداد پاکستان کو محض ۲۴ سال کے عرصے میں دو نیم کر دیا اور اب ۵۰ سالوں کے بعد اپنے ازلی دشمن سے گلے ملنے کے لئے گھر و دیوار سب کچھ وقف کئے دے رہے ہیں۔ آج ہم اتنے بے خود ہو رہے کہ نظریہء پاکستان، خونی لکیر اور قائداعظم سب پر خطِ تنسیخ کھینچ رہے ہیں۔

بنی اسرائیل کی اصل زبان عبرانی ہے لیکن گذشتہ تین ہزار سالوں میں وقت کے اتار چڑھاؤ کے سبب یہ زبان تقریباً ناپید ہو گئی تھی لیکن اسے یہودیوں کی خوبی کہا جائے گا کہ اسرائیل کے قائم ہوتے ہی انہوں نے اس مردہ زبان کو زندہ کیا اور آج تل ابیب میں عبرانی زبان کی ایک باقاعدہ یونیورسٹی موجود ہے۔ وہ اپنی عبرانی زبان کو آج دل سے جان سے لگائے ہوئے ہیں۔ ادھر ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں اُردو سے نفرت ہو گئی ہے اور ہم بار بار اس کا جنازہ نکالتے رہتے ہیں۔ اس کا حال اس شعر کی مانند ہے کہ:

تقدیر نے، فلک نے، مقدر نے، آہ!
جس جس نے چاہا، میرا تماشا بنا دیا

یہودیوں کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ انہوں نے اپنے علماء کو ہمیشہ مقدس مقام دیا۔ انہوں نے کبھی ان کا مذاق نہیں اُڑایا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا ملک ان کے رَبّیوں ہی کی بدولت چل رہا ہے۔ مملکت چلانے کے لئے وہ انہی سے ہدایات لیتے ہیں۔ اخباروں میں ان کے علماء کے خلاف کبھی کوئی بات سامنے نہیں آتی۔ جبکہ عیسائیوں اور مسلمانوں نے اپنے علماء کا دل کھول کر مذاق اُڑایا۔ مسلمانوں نے دنیا جہان کے لطیفے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منسوب کر دیئے جس سے علماء سے ان کی کراہیت واضح ہو کر سامنے آتی ہے۔

اس قوم کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اقلیت میں ہونے اور کبھی ایک انچ خطہء زمین بھی پاس نہ ہونے کے باوجود وہ خود کو دنیا کی سب سے افضل قوم قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ لیکن دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ بغیر کسی استثناء کے ہم مجموعی طور پر خود کو دنیا کی سب سے بیکار، جبکہ ساری دنیا کو اپنے سے افضل قوم قرار دیتے ہیں۔ ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہم دنیا کو ہدایت دینے کے لئے نہیں بلکہ دنیا سے ہدایت لینے کے لئے آئے ہیں۔ خود کو دنیا سے افضل ترین قوم سمجھنے کے باعث ہی یہودی آج ساری دنیا کو ہدایت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کی ہدایت قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ CHOSEN قوم ہیں۔

اس قوم پر اس کے عروج کے دور میں بھی اللہ کی پھٹکار پڑتی رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب اللہ نے جناب موسیٰ کے زمانے میں اسی پر بھیجا تھا۔ اس قوم پر الزام ہے کہ اس نے توارۃ میں تحریفیں کیں اور اسے من مانا کلام بنا دیا۔ تاہم اس قوم کی خوبی یہ ہے کہ الہامی کتاب میں تحریفوں کے باوجود، اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت اور پھٹکار برسائی تھی، اسے بھی اس نے من وعن محفوظ رکھا ہے۔ دنیا کے لوگ جب تورات پڑھتے ہیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کا یہ غیض وغضب بھی انہیں پڑھنے کو ملتا ہے۔ یہودیوں نے اسے چھپانے کی بجائے محفوظ رکھا ہے۔ ذیل میں ہم اس قسم کے ایک دو اقتباسات پیش کرتے ہیں:

☆ ''او یعقوب کے سردارو، اور اے بنی اسرائیل کے حکمرانو سنو! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم انصاف کو پہچانو؟ تم جو برائی کو پسند اور اچھائی کو ناپسند کرتے ہو، جو میرے بندوں کی کھالیں کھینچتے اور ان کی ہڈیوں سے گوشت علیحدہ کرتے ہو، اور تم جو میرے بندوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہو''؟ (میکاہ 1۔3 تا 5)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ''دیکھو ایک وفادار شہر کس طرح منافقت میں بدل گیا ہے؟ پہلے اس شہر میں انصاف کا دور دورہ تھا اور سچائی یہاں قیام کرتی تھی لیکن اب یہاں قاتلوں کا راج ہے۔ تمہاری چاندی اب کھوٹی ثابت ہو رہی ہے۔ تمہارے شہزادے چوروں کے ساتھی اور بغاوت کرنے والے ثابت ہوئے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک کو رشوتوں سے دلچسپی ہو گئی ہے۔ تم میں سے کسی کو یتیموں کی سرپرستی کرنے اور بیواؤں کی دیکھ بھال کا خیال نہیں آتا اس لئے خدا تعالیٰ، جو اسرائیل کا سب سے طاقتور بادشاہ ہے، کہتا ہے کہ میں اپنے مخالفین سے اپنی جان چھڑا لوں گا۔ میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ میں اپنی سرپرستی تم سے ہٹا لوں گا''۔ (نہمیاہ 21:1 تا 25)۔

☆ ان کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ ان کا ہر بڑا تاجر، صنعتکار اور ملٹی نیشنل کمپنیاں صیہونی مقاصد اور اسرائیل کے استحکام کی خاطر اپنی آمدنی کا متعین حصہ لازماً وقف کرتے ہیں اور اس طرح صیہونیت سے اپنی اعلانیہ وفاداری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف مسلمانوں کی جیب سے اسلام اور وطن کی خاطر رقم نکلتی ہی نہیں ہے۔ یہودیوں سے زیادہ مال سے محبت صرف ہم ہی کو ہے۔ دوسری طرف انہوں نے اپنے ملک میں جمہوریت کو مسلسل پروان چڑھانے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان اور اسرائیل تقریباً ہم عمر ریاستیں ہیں لیکن اسرائیل میں کبھی فوجی جنتا نے عوام کا اقتدار نہیں چھینا۔ وہاں حکومتوں کی تبدیلی باقاعدہ الیکشن سے ہوتی ہے اور ان کی حکومتیں حزب اختلاف کو بھی یکساں اہمیت دیتی ہیں جبکہ تمام مسلم ممالک میں یا تو بدترین آمریت ہے یا بادشاہت ہے یا محض سیاسی توڑ جوڑ ہے۔

تحسین کئے جانے کے لائق ان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ بحیثیت مجموعی اسرائیلی ایک قوم کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کے اندر یکجہتی و اتحاد ہے اور وہ باہمی طور پر کبھی گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے۔ باوجودیکہ اسرائیل میں دنیوں ممالک کے یہودی جمع ہیں۔ (ہمیں معلوم ہے کہ اسرائیل کی جانب دنیا کے تقریباً ہر ملک سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اُن کے اندر جرمن یہودی ہیں، انگلش یہودی ہیں، امریکی یہودی ہیں، اسپینی یہودی ہیں، بھارتی یہودی ہیں اور افریقی یہودی ہیں وغیرہ) لیکن اس کے باوجود ان کے اندر کبھی باہمی انتشار نہیں رہا۔ حالانکہ جس ملک میں بھانت بھانت کی قومیتیں آباد ہوں اور جن کا ملک بیسیوں قسم کے خطرات سے گھرا ہوا ہو وہاں انتشار کا پیدا ہوانا فطری امر ہے لیکن اسے بھی یہودیوں کی عظیم خوبی گردانا جائے گا کہ وہ مختلف ہو کر بھی متحد ہیں۔ انہوں نے اس سوچ کو اپنایا ہے کہ ہم سب یہودی اور ہم سب اسرائیلی ہیں۔ البتہ یہ حقیقت ہے کہ اسرائیل کے اندر ایک گروہ حکومت کے خلاف کبھی کبھی مظاہرے بھی کرتا ہے لیکن وہ بہت چھوٹا سا گروہ ہے اور دنیا میں اس کی پذیرائی نہیں ہوتی ہے۔ اسرائیل کی کوئی بھی حکومت اس گروہ کی مخالفت کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوئی ہے۔

اپنی انہی تمام تر خوبیوں کی بنیاد پر سابق وزیراعظم ایرل شیرون نے امریکہ میں ایک خطاب میں کہا تھا کہ: ''اسرائیل نے اپنے قیام کے بعد مختصر عرصے میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ہم نے پانچوں براعظموں سے دسیوں لاکھ یہودیوں کو اسرائیل منتقل کیا ہے۔ یہ سب علیحدہ علیحدہ 82 قسم کی زبانیں بولنے والے لوگ تھے لیکن آج یہ تمام مہاجرین اسرائیل میں پوری طرح جذب ہو گئے ہیں اور وہ سب کے سب ایک ہی زبان ''عبرانی'' بولتے ہیں جو کتاب مقدس کی زبان ہے۔ ہم نے اپنی ریاست میں صحت، تحقیقاتی کام اور تعلیمی اداروں کے اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں جن کی مثال دنیا میں بہت کم ہے۔ ہم نے زراعت کے میدان میں بھی عمدہ کامیابی حاصل کی ہے اور ہمارے ہاں دوسرے ممالک کے مقابلے میں آبادی کے تناسب سے سب سے زیادہ انجینئر ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ اسی طرح ہمارا ملک ان چند منتخب ممالک میں سے ایک ہے جس نے خلا میں سیٹلائیٹ روانہ کئے ہیں''۔ (واشنگٹن پوسٹ 24-5-2005)۔

اسی طرح ایک اور امریکی یہودی ''ایری فلیشر'' نے جو ابھی حال تک وہائٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاؤس کا ترجمان تھا، امریکی یہودی پالیسی کانفرنس میں یہودیوں کی خوبیاں گنواتے ہوئے کہا: ''کیا، کیوں اور کہاں کے سوالوں سے قطع نظر ہمیں بس صرف ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم یہودی ہیں۔ ہم خواہ واشنگٹن میں ہوں یا کسی بھی دوسرے ملک میں۔ ہم واشنگٹن میں بھی اسی طریقے سے اپنی عبادتیں ادا کرتے ہیں جیسے نیویارک، لندن، شنگھائی، ایتھوپیا یا یروشلم میں ادا کرتے ہیں۔ یہی وہ بنیادی سبب ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہمیشہ ہمیشہ اور ہمیشہ متحد رکھے گا''۔ (واشنگٹن پوسٹ 22-5-2005)۔

مندرجہ بالا اہم تقریروں سے ہماری بیان کردہ تمام خوبیاں بہت واضح طور پر ابھر کر سامنے آتی ہیں۔

یہودی ایک بہت دور اندیش قوم ہے۔ تسخیر عالم کے منصوبے وہ کم از کم ایک صدی پیشگی تیار کرتی ہے۔ اپنے مستقبل کی خاطر وہ بہت تحمل سے کام لیتی ہے۔ وہ جو کام بھی کرتی ہے بہت صبر کے ساتھ بغیر شور و غوغا کے کرتی ہے۔ دنیا کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی لیکن تسخیر عالم کے اس کے منصوبے جاری رہتے ہیں۔ دنیا بھر میں ہفتے (سبت) کی چھٹی عام کرنے کے لئے اس نے کبھی کوئی ہنگامہ نہیں کیا لیکن منصوبے اس طرح بنائے کہ ساری دنیا نے اسے از خود قبول کر لیا۔ اقوام متحدہ کا قیام ان کی کامیابی کی ایک اہم دلیل ہے۔ وہ ایک عالمی حکومت کے قیام کا طے شدہ ایجنڈا رکھتے ہیں۔ اور اقوام متحدہ اس کی جانب ایک اہم پیشرفت ہے۔ آج یو این او کے قیام میں یہودیوں کے کردار سے کوئی واقف نہیں ہے۔ سب اسے عیسائی حکومتوں کا کارنامہ قرار دیتے ہیں۔ پہلی اور دوسری عظیم جنگوں کے بارے میں بھی آج تک ساری دنیا کو یہی پتہ ہے کہ انہیں عیسائی حکومتوں نے کرایا تھا لیکن یہ حقائق اب سامنے آ رہے ہیں کہ دراصل ان جنگوں کو بھڑکانے میں یہودیوں کا ہاتھ تھا۔ عیسائیوں میں پروٹسٹنٹ فرقے کا قیام، کیتھولک پادریوں پر تابڑ توڑ حملے اور خلافت عثمانیہ کا تیا پانچہ، ان سب کے پیچھے یہودیوں کا صبر آزما خاموش کام تھا۔ وہ اپنے کام کا کبھی ڈھنڈورا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹتے جبکہ ہم مسلمان اپنے مستقبل کے بارے میں کبھی فکر مند ہی نہیں رہے۔ دوراندیشی تو غالباً ہمارے پاس سے پھٹک کر بھی نہیں گئی ہے۔ ہم بڑھکیں تو بہت مارتے ہیں مگر تحمل کے ساتھ کام کرنے کے عادی نہیں ہیں۔

یہودیوں کا علامتی سانپ پورے یورپ کو پہلے ہی ہڑپ کر چکا ہے جبکہ اس کی حرکت ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اب وہ مسلم دنیا کے گرد گردش کر رہا ہے۔ پروٹوکول میں درج ہے کہ جب ہمارا یہ سانپ اپنا دائرہ مکمل کر لے گا تو ہماری عالمی حکومت ازخود قائم ہو جائے گی۔

جسے یہودی منصوبوں سے باخبر ہونا ہو وہ ان کے خفیہ ''بڑوں'' کے لکھے ہوئے پروٹوکولز پڑھ لے۔ دنیا کے موجودہ حالات اس پر خود بخود واضح ہو جائیں گے۔ واضح رہے کہ یہودی اپنے منصوبے کبھی فاش نہیں کرتے لیکن یہ پروٹوکولز ان میں سے چند کی نادانستہ غلطی کی وجہ سے منظر عام پر آ گئے۔

اوپر ہم نے مبعوض قوم یہودی کی بیشتر اہم خوبیوں کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں ہم مسلمان جب اپنے کارناموں کا جائزہ لیتے ہیں تو ندامت و شرمندگی کے سوا ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا۔ اور اس کے باوجود ندامت کا کوئی احساس ہمارے ذہنوں میں نہیں ہے۔ وائے افسوس کہ

کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اور یہ کہ

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

''عیب ہائے او جملہ بگفتی۔ ہنرش نیز بگو''۔ تم نے اُن (یہودیوں کے) سارے عیب گنوا دیئے، ذرا ان کی خوبیاں بھی تو بیان کرتے جاؤ!۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض اہم یہودی اصطلاحیں

یہودی	SEMITE
غیر یہودی	GENTILE/GOYIMS
یہودیوں کی جلاوطنی	DIASPORA
یہودی حلال گوشت	KOSHER
یوم مغفرت	YOM KIPUR
یہودیوں کو سزا کے طور پر ایک علاقے میں محدود کر دینا	GHETTO
یہودی عبادت گاہ	SYNAGOGUE
زبور	PSALMS
بائبل کے مطابق دو پرانے شہر جنہیں ان کے باسیوں کے ظلم اور زنا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے برباد کر دیا	SODOM/GOMORAH
یہودیوں کا ایک پرانا سکہ	SHEKEL
خدا۔ اللہ	JEHOVAH

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسطین میں آبادی کا اتار چڑھاؤ

سال	فلسطینی باشندے		یہودی باشندے	
	تعداد	فیصد	تعداد	فیصد
1917[1]	6,44,000	92	56,000	8.0
1948[2]	14,15,000	68.5	6,50,000	31.5
1990	25,97,000	39.8	39,26,000	60.2
2006[3]	12,50,000	19.9	50,28,000	80.1

۱ فلسطین پر برطانیہ کے قبضے کا سال

۲ قیام اسرائیل کا سال

۳ ویب سائٹ cia.govt/cia/publication/factbook/geos/is.html

مندرجہ بالا نقشے کے لحاظ سے آج یہودی 1917ء کی تعداد کے مقابلے میں 80 گنا زیادہ ہو چکے ہیں۔ اوران میں سے بھی تقریباً 95% یہودی غیر ممالک سے لا لا کر آباد کئے گئے ہیں۔ (غیور احمد۔ سابق سفیر پاکستان۔ روزنامہ ڈان بحوالہ بیت المقدس اسلام آباد۔ دسمبر 2002ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت عثمانیہ 1683ء میں جو تین براعظموں، یورپ، افریقہ اور ایشیاء پر پھیلی ہوئی تھی

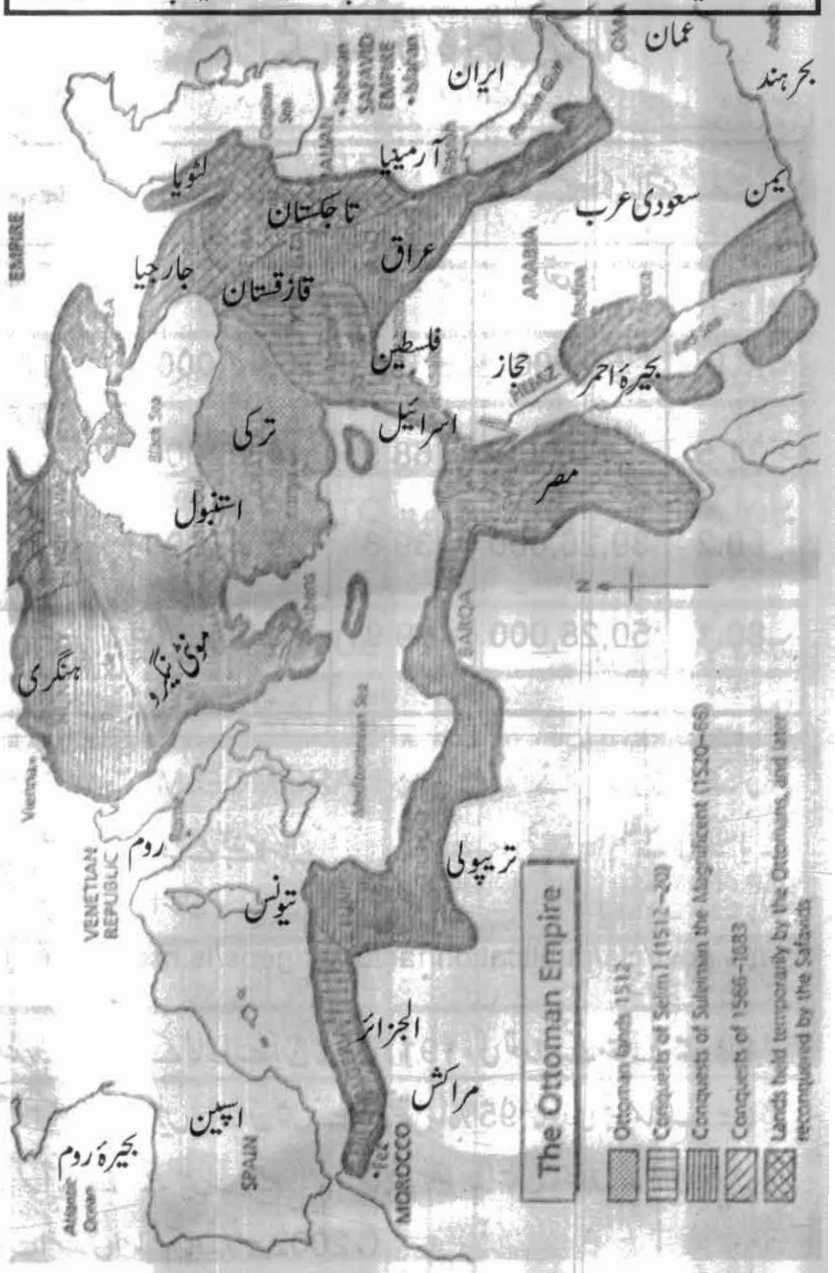

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دنیا کے نقشے میں اسلامی ممالک کی ایک مسلسل مضبوط دیوار جسے پار کئے
بغیر کوئی عالمی آمد درفت اور کوئی بین الاقوامی تجارت ممکن نہیں ۔
لیکن افسوس کہ مسلم حکمرانوں کو اپنی اس طاقت کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

DAWN
November 3, 2004

Israel biggest threat to world peace, says EU poll

Brussels, November 3, Europeans believe Israel poses biggest threat to world peace.

صدر ضیاء الحق کا طیارہ اسرائیل نے تباہ کرایا

سابق امریکی سفیر

1987ء میں صدر پاکستان کے ایٹم بم کی تیاری کے بہت قریب پہنچ جانے کا اشارہ دینے پر یہودی ریاست خدشات میں مبتلا ہوگئی

اسرائیل کے حمایتی امریکی پالیسی ساز اور ارکان کانگریس پاکستانی ایٹمی پروگرام ختم کرنے کے حوالے سے اسرائیلیوں سے تعاون پر دباؤ ڈالتے تھے

اسرائیلیوں نے اپنی پالیسیوں سے اتفاق نہ کرنے پر مجھے قتل کردینے کی کوشش کی، 1988ء میں بھارت میں امریکی سفیر کے انکشافات

روزنامہ نوائے وقت کراچی (6) 12 مئی 2005ء

ایران اسرائیل پر وار کرے تو امریکہ مکہ پر ایٹمی حملہ کردے، امریکی پروفیسر

مکہ پر حملہ سے مسلمانوں کی کمر ٹوٹ جائے گی، جیرووم آر کوری کی اپنی کتاب ہم ایٹمی ایران میں تجویز

روزنامہ نوائے وقت کراچی (9)23 مارچ 2006ء

جنگ کے فیصلے میں نوے فیصد

گروار یہودی لابی کا ہوتا ہے

نیویارک (نمائندہ خصوصی آئینہ نیوز) عراق پر امریکی قبضے کے تین برس پورے ہونے پر اتحادی ممالک

روزنامہ نوائے وقت کراچی (3) 22 فروری 2005ء

اسرائیل میں خودکشی کی شرح میں اضافہ

سات دنوں میں 13 یہودیوں کی غیر فطری ہلاکت جبکہ 35 افراد کی غیر طبعی موت واقع ہوئی

ماہرین عمرانیات اسکی بنیادی وجہ اسرائیلی معیشت کی ابتری اور فلسطینی فدائی حملے قرار دیتے ہیں

تل ابیب (ثناء نیوز) اسرائیل میں اقتصادی بدحالی اور امن و امان کی مخدوش ہوتی صورت حال کی وجہ سے

نہ صرف سولین یہودیوں میں پایا جاتا ہے بلکہ اسرائیلی فوج میں بھی اس کے نمایاں اثرات موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''زیرِ نظر کتاب اصلاً اہل یہودی کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لئے لکھی گئی ہے لیکن ان کا بنیادی مقصد اُمت مسلمہ اور بالخصوص پاکستان کے حکمرانوں کو خوابِ خرگوش سے بیدار کرنا ہے۔ رضی الدین سید خطرے کا نقارہ اپنے کالموں کے زریعے بجا رہے ہیں اس کتاب میں یہودی سازشوں اور فتنوں کے متعلق کالم جمع کئے گئے ہیں اور ان کی حیثیت موجودہ دور کے حالات کی روشنی میں بہت اہم نظر آتی ہے۔ انہوں نے متنوع مضامین لکھ کر مسلمان قارئین کو باخبر کرنے اور خوابِ خرگوش سے جگانے کی سعی کی ہے۔ ان کی اس قومی خدمت کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے''۔

(روزنامہ نوائے وقت 05-5-30)۔

یہودیوں کی عالمی سازشوں نے عیسائیوں کو مسلمان کے خلاف کر دیا ہے اور لگتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان تصادم ہو کر رہے گا۔ اس موضوع پر یہ ایک معلوماتی کتاب ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہوئی تو وہ کیسے اور کہاں ہوگی ؟ جستہ جستہ یہودی چالوں کے بارے میں بھی معلومات ملتی ہیں''۔

(ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ جون 2005)

''یہودی کی سازشوں اور اسلام دشمنی سرگرمیوں سے اُمت مسلمہ کو آگاہ کرنے کی اہم ذمے داری رضی الدین سید صاحب احسن طریقے سے پوری کر رہے ہیں۔ ان کی تازہ تصنیف معرکہء عظیم بھی اس سلسلے کی بہت ہی اہم کتاب ہے جس میں بہت ہی مفید مطلب مباحث تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ یہود کے فتنوں، سازشوں، قابتوں، دشمنیوں، رنجشوں کے اس دور میں ہر مسلمان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے''۔

(صحیفہ اہل حدیث کراچی 12-3-2005)